کلام الشیوخ شیوخ الکلام

بفضل حافظ حقیقی دیوان مبارک ارشادی زمان ولایت بیان پناه عالمیان شاه جهانیان
عارف باللہ معشوق اللہ الولی الہادی حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد حبیب علیشاہ چشتی رضوی
المدنی الحیدرآبادی ادام اللہ تعالی برکاتہم وفیوضاتہم علینا الی یوم الدین

دیوان مبارک ثانی

بحسن تمام وسعی مالا کلام المتوکل الی رب المعین شیخ حاجی برہان الدین المتوطن بدالبوحنہ
سلمہ الغفور کہ غلام حضرت پیر حافظ حبیب دام برکاتہم درسنہ ۱۳۰۸ ہجریہ المقدسہ در
معمورہ بمبئی طبع شد

در مطبع مخدومی المرتضوی واقع بمبئی طبع شد
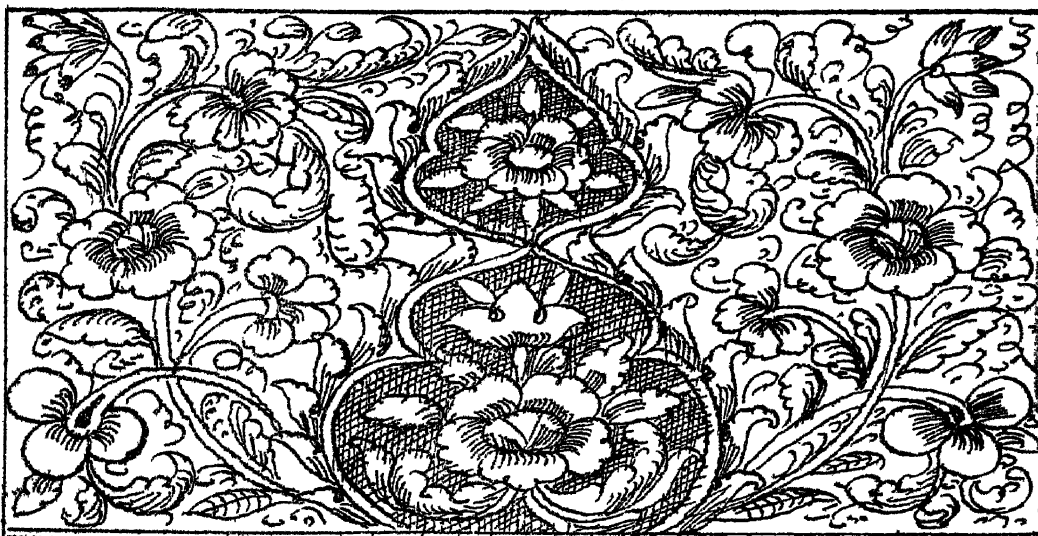
باب الالف
رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبہ نستعین
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مین تری در کا گدا ہون مرے خواجہ بابا
نام پر تیری فدا ہون مرے خواجہ بابا
طالب وصل ہون دیدار کا ارمان ہے مجھے
دام الفت مین پھنسا ہون مرے خواجہ بابا

جلد دلوادو مجھی خواجۂ عثمان کے لئے
تمسے جو چاہ رہا ہون میرے خواجہ بابا

بادشاہ چھوڑ کے مادر کو پدر کو اپنی
مین تری در پہ پڑا ہون میرے خواجہ بابا

شہ سلیمان کے لئے میری ہو تقصیر معاف
سربسر جرم و خطا ہون میرے خواجہ بابا

مجکو اجمیر ہے کعبہ میرا قبلہ اجمیر
تیرا دیوانہ بنا ہون میرے خواجہ بابا

۱۰

اس حبیبِ دلخستہ کو عنایت کیجے
مانگتا در پہ کھڑا ہون میرے خواجہ بابا

۲

یا نظام الحق و الدین اولیا
چشمِ رحمت سے ادہر دیکھو ذرا

اپنی اپنی حاجتین لیکر کے سب
در پہ حاضر ہین تیری شاہ و گدا

ہی نہین تیرے سوا میرا کوئی
چھوڑ کر یہ در کہان جاؤن بہلا

شیخنا اُنظُر الی احوالنا
اس ضعیفِ خستہ کی کیجے دوا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے
کر میری بہرِ خدا حاجت روا

عاجز و مسکین ترے در کا غریب
شَیْخُنَا اُمِّیْ اَبِیْ رُوْحِیْ فِدَاكْ
در پہ پڑے کی دستگیری کیجئے
رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن مجہپر رحم

کیا ترا دربار ہے صلِّ علیٰ
مَرْحَبَا یَا نُوْرَ عَیْنِیْ مَرْحَبَا
آبرو و عزت میری رکھئے ذرا
جلد کیجیگا برائے مصطفیٰ

۹ عاجز و مسکین حبیب خستہ کا
دو جہان مین کون ہے تیرے سوا ۳

نہ کچھ پروا ستایش کی نہ طالب نیکنامی کا
ازل سے حق کیا ہی خاکِ رہِ خواجگانِ چشت
خدا خود پاس ہے بیشک رگِ جان سے قریب اپنے
قیامت تک نہ پورا ہو جو چہیڑون ذکر مین اسم
کیا خود رفتہ مجکو آج تیری لن ترانی نے

بہروسا ہے دو عالم مین مجہے اونکی غلامی کا
فلک کو رشک آتا ہے مری عالی مقامی کا
اوسی گر دو جہان سمجہون تو سبب ہے اپنی خامی کا
ہمیشہ روز و شب اونکی عنایات تمامی کا
فسونگر تو نے کیسا ڈہنگ ڈالا ہمکلامی کا

لڑا کر آنکھہ ہمسی یار نے ہنسکر یہ فرمایا
رکھا ہی عین کعبہ مین خط تیری غلامی کا

نگہہ پیدا ہی شاہونکی نگہہ مطلب امیرونسے
ہون کتا حافظی فخری نصیری اور نظامی کا

میسر یہ آرزو واللہ بر لائی قیامت مین
کہ اپنی ہاتھہ سے دامن پکڑ لون اپنی جامی کا

١٠

خداوندا حبیب جامی کے اوپر رحم ہو تیرا
مین عاجز ہون کمینہ خواجہ بو اسحاق شامی کا

١۴

جہانمین کون ہی کہئے مثال حافظ کا
کہ بے مثال ہی عزّ و جلال حافظ کا

یہ لحن تو انی کی آتی ہی پے بہ پی آواز
جو دلنے چاہا کہ دیکھون جمال حافظ کا

نصیب ہوویگی تب اتحاد کی نسبت
مدام کہئے تو دلمین خیال حافظ کا

تمام جسم مین ہی اونکی آنکھہ کی تاثیر
کہ محو دید ہی بس بال بال حافظ کا

ملا ہی جنکی تئین یہ فنا فی الشیخ
وصال حق ہی اونہین بس وصال حافظ کا

کدھر ہی تو دلِ وحشی کہا ہمارا مان
جمالی دلمین تو اپنی جمال حافظ کا

ہزاروں طائرِ دل دم میں صید ہونے لگے
بچھایا کونسا صیاد جال حافظ کا

اوچاٹ ہو دل جا کے باغ جنت میں
جو یاد آنے لگا خط و خال حافظ کا

کسی بشر کے تئیں اسقدر کہاں رتبہ
خدا سو انہیں معلوم حال حافظ کا
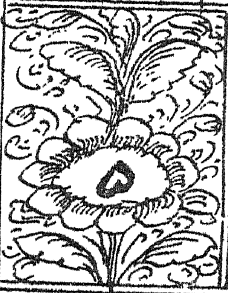
۴ فقط حبیب خطاوار ہے تو کیا پروا
ہر اک غلام ہی صاحب کمال حافظ کا ۵

جو ہے اسم حافظ محمد علی کا
وہ ہی نام اللہ محمدؐ علی کا

نحو صرف اس مدرسہ میں نہیں ہے
یہاں ذکر ہے فعل اور فاعلی کا

یہاں طالب علمِ حق کا سبق ہے
سدا ہو رہا عارفی کاملی کا

٩ حبیب علی ہے غلامِ کمینہ
وصی کے وصی کا خدا کے ولی کا ٦

دلا تو نام لیا کر مدام حافظ کا
ہے تیری خانۂ دل میں مقام حافظ کا

ہوا جو اوسکی گہر انہمین داخل بیعت
عزیزو اوسکو کہو تم سلام حافظ کا

یہ بعد مرگ کے جنت مین حورین کہتی ہین
یہ کون آتا ہی دیکھو غلام حافظ کا

اگر ہی طالب مولی جمالی برزخ شیخ
خیال دلمین تو رکہہ صبح و شام حافظ کا

برائے دفع مہمات کے دلا ہر شب
ہزار بار پڑہا کر تو نام حافظ کا

جلانا مردونکو ڈوبونکی تین تیر الینا
سنبہال گرتونکی کرنا ہی کام حافظ کا

ہی دنیا دار یہان کا فقیر سے بہتر
ہزار ریختہ سے بہتر ہے خام حافظ کا

یہ اتصال کہ مین جسم ہون تو وہ ہی روح
یہ میری جان ہے تمہین قیام حافظ کا

حاجت روائی اوسکی ہوئی ہی مشکلکشائی اوسکی ہوئی

جو وقت مشکل ورد کے بولا انظر الینا ارحم علینا

تیرے سوائے یا شیخ عالم ہی کون میرا دو نو جہانمین

کونین مین ہی تیرا بہروسا انظر الینا ارحم علینا

اپنی حبیب خستہ کی اوپر رہوے عنایت تیری شفقت

مین ہون تمہارا مین ہون تمہارا انظر الینا ارحم علینا

غزل

اگر دیکھہ لیوے پیارا ہمارا
چمک جائے دم مین ستارا ہمارا

مجہے بولتے ہین سگ کوئی حافظ
ولا اوج پر ہے ستارا ہمارا

غضب ناز و انداز غمزے بلا کے ‌ ‌ یہ معشوق ہے رشک لیلی ہمارا

اگر تم نہ ہو تو پھر کون دیوے ‌ ‌ بہلا کون ہے بولو شیخا ہمارا

مجھے دیکھہ ہنس ہنس کے وہ شوخ بولا ‌ ‌ ہے گردن مین الفت کا رشتا ہمارا

مجھے اپنے یارونکا دلوا دے صدقہ ‌ ‌ تو بندا الولی ہے شہنشا ہمارا

بہکاری ہون کچھہ بہیک دلوا دو در سے ‌ ‌ کہ تو پیر حافظ ہے مولا ہمارا

خیالی بنے ہین خیال صنم مین ‌ ‌ بڑا اکسقدر اب تو سودا ہمارا

مین صدقے زبانسے ذرا اتنا بولو ‌ ق ‌ حبیب علی ہے یہ کتا ہمارا

دیا مین اوسے اپنے یارونکا صدقہ ‌ ‌ کدہر جائے اب یہ بیچارا ہمارا

۴ ‌ غزل ‌ ۹

ہون سگ مین اونکی گلی کا ‌ ‌ خواجہ حافظ محمد علی کا

مین نے مانگا وہ مجکو دلایا ‌ ‌ کام اوسکا تہا عاقلی کا

یار و نعمت یہان لٹ رہی ہے
وقت اب یہ نہین غافلی کا

ہے حبیب کمین نام لیوا
آل احمد خدا کے ولی کا

۱۰

یا نظام الحق والدین اولیا
چشم رحمت سے ادہر دیکھو ذرا

اپنی اپنی حاجتین لیکر کے سب
در پہ حاضر ہین تیری شاہ و گدا

ہے نہین تیرے سوا میرا کوئی
چہوڑ کر یہ در کہان جاؤن بہلا

شَیخنَا اُنظُرِا لی اَحوَالِنَا
اس ضعیف خستہ کی کیجئے دوا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے
کر میری بہر خدا حاجت روا

عاجز و مسکین تیری در کا غریب
کیا تیرا دربار ہے صلِّ علےٰ

شیخنا امی ابی روحی فداک
مرحبا یا نور عینی مرحبا

در پڑے کی دستگیری کیجئے
آبرو عزت میری رکھئے ذرا

رحمةٌ للعٰلمین مجھپر رحم | جلد کیجیوگا برائے مصطفیٰ ؐ

۱۳

عاجز و مسکین حبیب خستہ کا
دو جہان مین کون ہی تیرے سوا

۱۱

رحم کیجئے مجھپہ یا شاہ مینا | کہ دیکھو نہ ڈوبے ہمارا سفینہ
کرون کیا مین لیکے باغ ارم کو | مجھے رشک جنت ہی اسدر کا زینہ
دیکھو بیڑ رہا ہی اب سخت مشکل | مدد شاہ مینا مدد شاہ مینہ
خدا کے سوا غیر کو مین نہ دیکھون | غبار دوئی سی رہے صاف سینہ
نکالو میرے دلسے زنگ دوئی کو | چمک جائے اب میرے دل کا نگینہ
غریبونکی دیجئے مراد دلی | جو ہوتی ہین حاضر بروز ادینہ
مجھے گنج مخفی سے کچھہ دیجئے | ہون محتاج بہر دیجئے میرا خزینہ
میرے دلمین دیجئے محبت خدا کی | نکلجائے سب مجھسے یہ حرص و کینہ

مین نادان ہون مجھکو آتا نہین
یہ مفلس جو کچھہ مانگتا ہے ملے
ہی اللہ جمیل یحب الجمال
معطر کرو جسم خاکی کو مرے

سکہا دو مجھے اپنے گہر کا قرینہ
مرے سجدہ گاہ ہی تیری درکا زینہ
کہڑی ہین تیری درپہ سارے حسینہ
عوض عطر کے اپنا دیجے پسینہ

۸
رہے حشر تک میرا روشن چراغ
مدد شہ صفی شہ سعد شاہ مینا
۱۲

مین تیرا ہون تو میرا اُنظُرْ اِلَینَا یا مولیٰ

بحر سے کب ہے قطرہ جدا اُنظُرْ اِلَینَا یا مولیٰ

دیکھو میرا خستہ حال ہجر کے غمسے دلپہ ملال
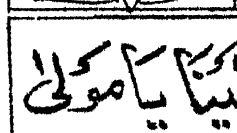
آپ سوا ہے کون میرا اُنظُرْ اِلَینَا یا مولیٰ

عرض ہی تمسے عالیجناب میری مدد کو پہونچو شتاب

حق نے حکومت تمکو دیا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

جلدی سن میری فریاد شاہا کر میری امداد

بہر امام علی رضا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

اپنا صدقہ دلوا دے جام وصلت پلوا دے
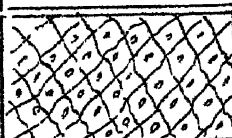
یہ سایل ہے در پہ کہڑا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

شاہ خیر آباد کرو یہ دل غمگین شاد کرو

آپکے در کا مین ہون گدا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

شکل دکہا دے اپنی ذرا تڑپ رہا ہے دل میرا
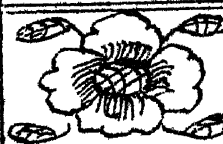
نقاب رخسے کرکے وا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

ہے یہ بہکاری خستہ حبیب مانگ رہا ہے تجہسے غریب

صدقہ اپنا اسکو دلا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

ردیف بائے موحدہ

۱۴

۱۳
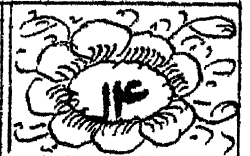
دیوانہ پن پیدا ہوا مخدوم سید خورد اب
مری طرف دیکھو ذرہ مخدوم سید خورد اب

جو ہے نوا سا آپ کا وہ پیر و مرشد ہے میرا
جسپر ہوا ہون مبتلا مخدوم سید خورد اب
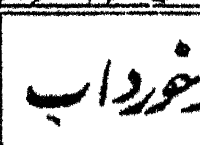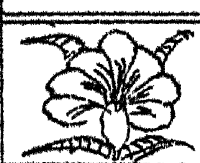
طفلی مین آیا اونکی در اب ہے ضعیفی سربسر
سن لیجے میرا ماجرا مخدوم سید خورد اب
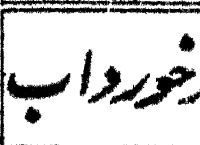
خویش و برادر چھوڑکر جو آپڑا ہون اوسکے در
کچھہ خیر ملجائے بہلا مخدوم سید خورد اب
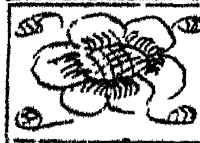
با قر امام پنجتن جو اونکے پوتے آپ ہو
مری کرو حاجت روا مخدوم سید خورد اب
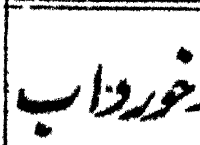
مخدوم سید ماہ کی خاطر سے اب سن لیجیے

ملجائے میرا بادشاہ مخدوم سید خورداب

حافظ محمد اور علی چشتی نظامی کہیروی
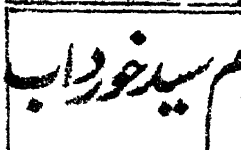
ہون نام پر اونکے فدا مخدوم سید خورداب

میری سفارش کیجیے اپنے نواسے ذرہ
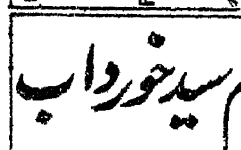
در کا ہون اونکے مانگتا مخدوم سید خورداب

حافظ ہمارے پیر ہین حافظ ہماری رہنما
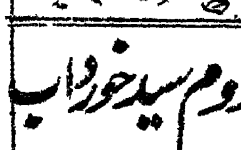
حافظ کے ہون در کا گدا مخدوم سید خورداب

صدقہ نواسے کا تیرے کچھ بھیک مجکو اب ملے
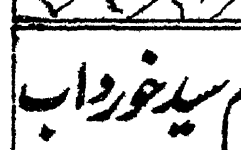
سائل ہون ہین در پر کھڑا مخدوم سید خورداب

اب اندنون لاچار ہون اور عشق کا بیمار ہون

میرے کرو جلدی دوا مخدوم سید خورد اب
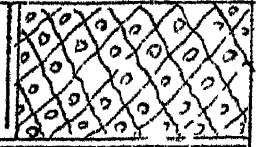
تیرے نواسے کا گدا جائے کدہر وہ بے نوا

دیکھو ادہر بہر خدا مخدوم سید خورد اب
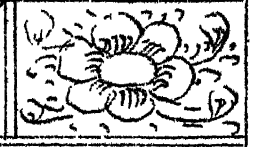
ملجائے میرا بادشاہ ملجائے میرا پیشوا

ملجائے میرا رہنما مخدوم سید خورد اب

عاشق حبیب خستہ پر حافظ کی ہووے ایک نظر

ہون جان و دل سے مین فدا مخدوم سید خورد اب

۱۰ ردیف تاء فوقانی ۱۴

میرے حافظ کی ہے جسپر شفقت
خدا کی ہے بہت اوسپر عنایت

میرے حافظ سے ہے جسکو محبت
اوسیکی واسطے ہے دین کی ثروت

محمد اور علی حافظ ہین میرے
مجھے درکار ہے اونکی حفاظت

میرے حافظ کا جو کوئی گدا ہے
اوسی دونون جہان مین ہوگی عزت

میرے حافظ کا جو ہے نام لیوا
ہے دائم اوسکے اوپر حق کی حرمت

محمدؐ اور علیؓ کا جو ہے کتا
اوسی ہے شیر سے بڑھکے شرافت

یہی ایمان یہ سب ہے ایمان ہمارا
محمدؐ اور علیؓ کی دل سے الفت

بھری ہے خانۂ دل مین ہمارے
محمدؐ اور علیؓ کی ہے جو دولت

غلامونکو اونھوکے روز محشر
محمدؐ اور علیؓ کی ہے حمایت
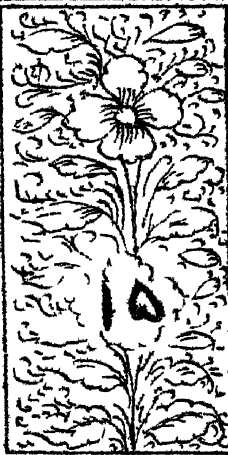
حبیب خستۂ پریا رب زدنی
محمدؐ اور علیؓ کی ہووے الفت

۱۵ ۸

ردیف دال مہملہ

اگرچہ نہین ہین خدا پیرومرشد
خدا سے نہین ہین جدا پیرومرشد

فنا اسقدر ہوگئی ذاتِ حقمین
ہے شانِ فنا مین بقا پیرومرشد

چلا جائیگا باغ جنت مین بیشک
جو دل مین ہو تیری دلا پیر و مرشد

مجھے فخر دین شہ سلیمان کی خاطر
ذرا اپنی صورت دکھا پیر و مرشد

پیاسا کھڑا ہون تیری سامنے
شراب محبت پلا پیر و مرشد

نہین لیلیٰ عقل کا مین ہون مجنون
کہ دیوانہ اپنا بنا پیر و مرشد

نظر مین نہ آوے کوئی غیر تیرا
مجھے ایسا عاشق بنا پیر و مرشد

حبیبا نکر خوف حافظ ہین تیرے
محمد علیؑ رہنما پیر و مرشد

ردیف راء مہملہ

تجھ پہ ہو جاوے اگر اہل فنا کی تاثیر
ہو عدم شکل فنا آوے بقا کی تاثیر

اسلئے چھوڑ دے سلطنت شاہی کو
بادشاہونپہ پڑی ہے جو گدا کی تاثیر

جان دے ہستی موہوم کو مطلق معدوم
دیکھ پھر اپنے مین تو نام خدا کی تاثیر

حل مشکل کے لئے بھیج محمد پہ درود — تا نظر آوے تجھے صل علےٰ کی تاثیر

وجد مین آکے انا الشیخ انا یار کہو — مجھ مین آجاوے اگر راہنما کی تاثیر

تیری ہر دم مین ہی موجود جلال او جمال — ہر نفس مین ہے فنا او بقا کی تاثیر

اولیاؤنسے ڈرو بے ادبی تم نکرو — جان لو اونکی زبانمین ہی قضا کی تاثیر

محتسب قاضی و مفتی تیرے دیوانے بنے — کیا تیری حسن مین ہی یار بلا کی تاثیر

یار ہو باغ ہو بادہ ہو مغنی بھی ہو — جمع عشاق مین ہو شور و نوا کی تاثیر
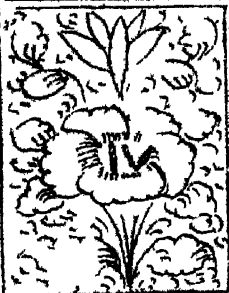
دے مٹا نقش دوئی دیدۂ دل سے تو حبیب

تا نظر آئے تجھے اہل صفا کی تاثیر

مجھکو جو درد و غم ہے حافظ پیر — اور رنج و الم ہے حافظ پیر

پر کسی سے بھی کچھ نہین ہوتا — تیرا لطف و کرم ہے حافظ پیر

جب سے عاشق بنا ہون مین تیرا — ابتلک چشم نم ہے حافظ پیر

مجھکو جنت ہے آپ کا کوچہ — یا کہ باغِ ارم ہے حافظ پیر

ہجر کی آفتین سہون کب تک — کیا یہ ظلم و ستم ہے حافظ پیر

کیا کرون لیکے چترِ شاہی کو — سر پہ تیرا قدم ہے حافظ پیر

سگِ درِ تیرے آستانے کا — مجھکو فغفور و جم ہے حافظ پیر

سجدہ گہ اس حبیب عاشق کی
طاقِ ابرو کا خم ہے حافظ پیر

خدا کا ولی ہے نبیؐ کا وزیر — محمد علی شاہِ روشنضمیر

تو سلطان ہے ابن سلطان ہے — کھڑے ہین تیرے در پہ شاہ و امیر

فقط ایک مجنون تھا لیلیٰ پہ شیدا — ہین تیری محبت کے کتنے اسیر

طفیلِ شکر گنج گنجشکر - — نکیجیے گا مجھکو ذلیل و حقیر

کوئی حسنِ خوبی مین ایشاہِ خوبان — نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

نقطہ مین نہین سارے عشاق کو
ثنا محمد علی دلپذیر

مدد سیدی مرشدی ماسکیے -
حبیب علی ہے تمہارا فقیر

۷
ہے یہ قندیل شیخ باتدبیر
مجیا مینو پارِ لگا -
لاکھون تیرے دیوانے
دونون جہان مین کوئی نہین
روشن کیجیے میرا چراغ
اپنی اپنی حاجت سے لیکے
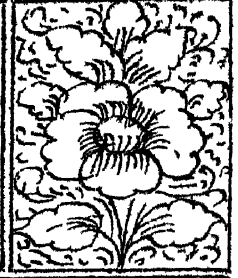
۱۹
خواجہ سلیمان چشتیِ پیر
تونسہ والی مینڈھیِ پیر
دام محبت کے ہین اسیر
تیرا ثانی تیرا نظیر
چراغ دہلی خواجہ نصیر
در پہ کھڑے ہین شاہ وزیر
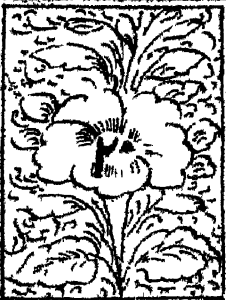
ارحم ارحم یا مولا
حبیب علی ہے تیرا فقیر

مدد کیجیے میری پیران پیر
بحق محمد علیؓ دستگیر
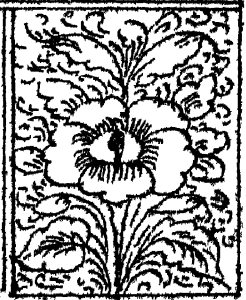
توئی غوث اعظم ہے محبوب سبحان
نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

دو عالم کا حاکم تجھے حق کیا
تیرے در کے گتے ہین شاہ و وزیر

میری یہ تمنا یہی آرزو ہے
محبت مین اپنے کرو تم اسیر

خدا نے دیا ہے وہ رتبہ تمھین
ابھی چاہین مفلس کو کردین امیر

میری ناؤ طوفان مین آئی نکالو
نبیؐ کے نواسے علیؓ کے وزیر

مجھے اپنی دولت سے بھر دیجیے گنج
طفیل شکر گنج و خواجہ نصیر

مین ہنستا ہوا دیوں اونکو جواب
لحد مین جب آوینگے منکر نکیر

تجھے شاہ نوری کا صدقہ ملے
حبیب علی ہے تمہارا فقیر

ردیف زاء معجمہ

عاشقونکا پیشوا ہے خواجہ بندہ نواز — عارفونکا مقتدا ہے خواجہ بندہ نواز

واقف راجع ہو سالک تیری دربار کا — طالبونکا رہنما ہے خواجہ بندہ نواز

پلتے ہیں یہاں آنکر سب اپنی اپنی حاجتیں — مبدء جود و سخا ہے خواجہ بندہ نواز

ہاں مگر اوس وقت میں اونکا نہ تھا ثانی کوئی — فیض بخش اولیا ہے خواجہ بندہ نواز

عفو تقصیرات کو حاضر ہوا یہ حبیب

جو ہوئی او بس خطا ہے خواجہ بندہ نواز

ردیف طاء مہملہ

مرحبا صل علیٰ دیکھیو کس شان کا خط — آیا حافظ کے تئین خواجہ سلیمان کا خط

لکھا محبوب الٰہی نے نصیر الدین کو — ہے عجب شوق بھرا عشق کے سامان کا خط

حضرت شیخ کلیم اللہ نظام الدین کو — لکھ کے بھیجے ہیں کئی بار جو احسان کا خط

فخر دین نور محمد کو جو لکھ بھیجے — اپنے الطاف کے کچھ اور ہی سامان کا خط

بزرخ شیخ کا رکھ دلمین ہمیشہ تو خیال — مصحف رو پہ نمودار ہو قران کا خط

شرف مین افضل مخلوق ہے ذاتِ انسان — ہیگا انسان سے بڑھکے نہ ابو الجان کا خط

دیکھو خط طلی عجب ڈہبکی ہے اہل دلکی — ہے یہ کیا ہوش ربا صاحب عرفان کا خط

بدر سا جبکہ چمک جائے ستارا اپنا — آئے ذرہ مین نظر مہر درخشان کا خط

دلکی کملا گئی تہی خط کرنہ آئینے کلی — دل ہوا رشک چمن دیکھ مہربان کا خط

شیخ کی خدمت عالیمین ذرا تو پوچہا — نامہ بر جلد لیجا عاشق بیجان کا خط

شکر کیا اسکا بجالائے حبیب عاصی
ہوگیا پیش نظر پہ سگِ دربان کا خط

۵ — ۲۱

ردیف ظاء معجمہ

رحم کیجے طفیلِ احمد مختار یا حافظ — کرم کیجے بحقِ حیدرِ کرار یا حافظ

خدا کیواسطے اپنے غلامون پر رحم کیجے — ہوئے ہم اندنو مین اسیرِ لاچار یا حافظ

ہماری ہاتھہ پکڑ کی شرم ہی آپکو شاہا
تمہیں آسان ہے میرے تئیں دشوار یا حافظ

گنہگاری ہوں سلیمان کا تصدق مجکو دلوادو
میرے مرشد میرے مولا میرے سردار یا حافظ

حبیب کمترین عاجز کمینہ کی ہی کیا گنتی
بہت سے ہیں تمہاری چشم کے بیمار یا حافظ

دو جہاں میں ہی مجھے تیری حمایت حافظ
اور ہر دم میرا اوپر ہی عنایت حافظ

تجھسے جو مانگ رہا تھا وہ مجھی تونے دیا
حبذا اصل علی تیری سخاوت حافظ

کچھ فقط ساتوں زمینوں پہ نہیں مولا
آسمانوں پہ بھی ہی تیری حکومت حافظ

سگ دربان بنایا مجھے اپنے در کا
خاکروبی کی دیا میرے کو خدمت حافظ

کوئی سائل تیری سرکار سی خالی نہ گیا
تیری مشہور ہے عالم میں سخاوت حافظ

ہی حفاظت تیری ہر وقت میری شامل حال
روز میثاق سی ہے تیری حفاظت حافظ

کچھ فقط ہند دکن کوکن و مدراس نہیں
کل عرب جملہ عجم تیری ریاست حافظ

کب زبان سے ہوا ادا شکر تیرا یا خواجہ
ہمکو سب کچھ ہی ملا تیری بدولت حافظ

اوسکی تئین ہین نے بڑا صاحب قسمت پایا
جس میسر کے تئین ہی تجھ سے ارادت حافظ

بار ہا دست مبارک سے جو کچھ تم نے دیا
آجتک ہے وہ زبان پر میرے لذت حافظ

خوب تقسیم کیا اپنے غلامونکے تئین
ہاتھ آئی جو تیری حشیت کی نعمت حافظ

کیا کرون شکر ادا بندۂ احسان ہون تیرا
کوئی طرح کی نہین مجھ مین لیاقت حافظ

شکر کیا تیرا بجا لائے حبیب عاصی
زندگی اوسکی ہی بس تیری کرامت حافظ

دل ہے دیوانہ روئے حافظ
جان ہے پروانہ کوئے حافظ

جسکو حاصل ہے ارادت کامل
اوسمین پیدا ہوئی بوئے حافظ

دیر و کعبہ سے ہمین کیا مطلب
سجدہ گاہ اپنی ہی سوئے حافظ

خیر آباد مین پہونچا دو مجھے

٢٦ — ہون حبیب سگ کوئے حافظ — ٦

دو نو جہان مین تیری سو حافظ حافظ میری حافظ — کون ہمارا ہی بتلا حافظ حافظ میرے حافظ

مین ہون پریشاں گردان ہجر کے غم سی ہون نالان — دل کو نہین ہی چین ذرا حافظ حافظ میری حافظ

کام مین میرے ہمت کر دے پیر سائین تنڈ یے فری خیر — مجہ یا مینو پار لنگا حافظ حافظ میری حافظ

جلدی مقصد کو تسلی صدقے پیر بٹھان دیے — مین ہون تیری در کا گدا حافظ حافظ میری حافظ

وصل کی مے مجہکو پلاو صدقہ اپنا کچہ دلاو — یہ سائل ہے در پہ کہڑا حافظ حافظ میری حافظ

٢٧ — ١٠

عاجز و مسکین خستہ حبیب تیرے در پہ کہڑا ہی غریب

فانظر الینا یا مولا حافظ حافظ میرے حافظ

نبولو مین ہرگز خدا تم کو حافظ — نہ سمجھون خدا سے جدا تمکو حافظ

فقیرون کو کچہ بہیک دلاؤ بابا — سناتا ہون اپنی صدا تم کو حافظ

فنا کیجئے ذات مین مجہکو اپنے — ہو منظور میری بقا تم کو حافظ

اگر چاہین ذرہ کو خورشید کر دین
وہ رتبہ خدا اسنے دیا تم کو حافظ

کوئی اپنا قبلہ کوئی اپنا کعبہ
سمجھتے ہین اہل صفا تم کو حافظ

غلامون کو اپنی بہت آپ بانٹے
جو دربارِ حق سے ملا تمکو حافظ

نظر سے بناتے ہو پتھر کو پارس
یہ کیسی ملی کیمیا تم کو حافظ

یہ کہتے محمد علی قطب عالم
ہین سب صوفی باصفا تمکو حافظ

سمجھتے ہین انسان جن و ملائک
یہ سب مرشد رہنما تم کو حافظ

حبیب علی پر کرم کیجیے گا
خدا نے کیا پیشوا تم کو حافظ

مرشد و راہنما حضرت حافظ حافظ
رہبر و عقدہ کشا حضرت حافظ حافظ

تو سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم
مین ہون محتاج ترا حضرت حافظ حافظ

منتظر دید کا ہون وصل کی اے عید کا ہون
اپنی صورت کو دکھا حضرت حافظ حافظ

ہون خطاوار شرمسار گرفتار گنہ
حال ابتر ہے مرا حضرت حافظ حافظ

اپنی دربار سے کچھ بھیک لادی مجھکو
دیکھ سائل ہی کھڑا حضرت حافظ حافظ

دیکھ کشتی میری اب آگئی گرداب مین ہے
پار جلدی سے لگا حضرت حافظ حافظ

دو جہا نین یہ حبیب دلخستہ کے تئین
کون ہے تیرے سوا حضرت حافظ حافظ
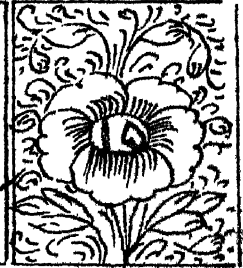
بیان کیا کرون لطف و احسان حافظ
مین خود جان و دل سے ہون قربان حافظ

جو دیکھا نظر بھر کے چوگان حافظ
ہوا شل گو وہ تو غلطان حافظ

حکومت دیا ہے خدا اونکو ایسی
ہین جن و ملک زیر فرمان حافظ

کرون کونسے منہ سے تعریف اونکی
نہین کوی تعریف شایان حافظ

خدا کی محبت ہے اونکی محبت
ہے عرفان حق عین عرفان حافظ

بفضل خدا بعد مدت کے آج
میرے ہاتھہ آیا ہے دامان حافظ

تجلی پرستی ہے حق کی سدا
ہے شان خدا روئے خندانِ حافظ

اندہیرا شب ہجر کا کب رہے
چراغ ہدایت ہی دندانِ حافظ

بہلا کیون نہو عید عشاق کی
ہے ماہِ دو ہفتہ گریبانِ حافظ

دمِ واپسین قبر مین حشر مین
مری پاس ہی روئے تابانِ حافظ

خدا اونسے راضی نبی اونسے راضی
ہین کیا نیک قسمت غلامانِ حافظ

ہے لیلی کا مدّاح بیچارہ مجنون
مجھے حق بنایا ثنا خوانِ حافظ

فقیر ونسے بہتر مری اہل دنیا
غلامونکی حق مین ہی فرمانِ حافظ

خدا یا بحقِّ نبی فاطمہؓ
رہی تا قیامت یہ فیضانِ حافظ

حبیب کمین تجہسے لاکہون ہزار
پڑے ہین سگ کوئے دربانِ حافظ

خیر آباد کا صدقہ مجہی سلوا حافظ
جام الفت کا مجہی اپنی تو پلوا حافظ

دلکو اب چین نہین جسم کو آرام نہین
مانگنے بہیک تیری در پہ ہوا ہون حاضر
اسنحی سوختہ جان تشنہ دہن آیا ہون

اپنے یارونکا تصدق مجہے بہر لوا حافظ
شہ سلیمانکا تصدق مجہے بہر لوا حافظ
جام وصلت سے مجہے بہر بہرکے تو پلوا حافظ

بہوکا پیاسا تیری سرکار مین آیا ہے حبیب
اپنے تو خوان کرم سے اوسے کہلوا حافظ

بہت ہون اندنون دلگیر جا حافظ
سدا آنکہونمین ہو صورت تمہاری
مین تمسے مانگتا ہون شاہ تمکو
مری حاجت روائی کیجے جلدی

مدد بہر خدا یا پیر جا حافظ
بسے دلمین تیری تصویر جا حافظ
زبانمین ہو مرے تاثیر جا حافظ
بحق حضرت شبیر جا حافظ

حبیب کمترین ہے نام جسکا
سگ کوئے جناب پیر جا حافظ

مانگنے بھیک تیرے در پہ مین آیا حافظ
جو مین مانگا تیرے دربار سے پایا حافظ

اپنے دربار کا صدقہ مجھے دینے کے لئے
خیرآباد مین تو مجھکو بلایا حافظ

خالی مت پھیر مجھے اپنے تو دروازے سے
کوئی خالی تیرے کوچہ سے نہ آیا حافظ

کون ہے تیرے سوا دونو جہان مین میرا
اسقدر آنکھہ مین میری تو سمایا حافظ

کیون ہے میرے حال پہ اب رحم نہین آتا ہے
اتنا رو رو کے تمہین حال سنایا حافظ

دیکھو جی جاؤنگا مین مارے خوشی کے اسدم
اتنا دیکھون کہ میری لاش پہ آیا حافظ

شاد کر دل کو مرے خواجہ سلیمان کے طفیل
کئی رو تو نے تئین تو نے ہنسایا حافظ

کسقدر دیر ہے میرے کام مین اے شاہ شہان
میرے ہادی میرے مرشد میرے مولا حافظ

شکر کیا مجھسے ادا ہووے کہ فضل رب سے
تیرا دامن سر اب ہاتھہ مین آیا حافظ

جو طلب مین نے کیا تھا وہ مجھے تو نے دیا
تیرے دربار سے مین مانگ کے لایا حافظ

برق نوشین جو قدم عشق کے کوچہ مین رکھا
آپکو بھول گیا تیرے کو پایا حافظ

یہ گنہگار نمک خوار حبیب عاصی
اوسے نسبت تجھسے تیری سرکار سے ہر پایا حافظ

ردیف لام مہملہ

مہر کرامت ماہ کمال خواجہ بشیر خواجہ اقبال
صبح شرافت شام وصال خواجہ بشیر خواجہ اقبال
مشکلیں آسان مری ہوں دلکی مرادیں پوری ہوں
آپکو آسان مجکو محال خواجہ بشیر خواجہ اقبال
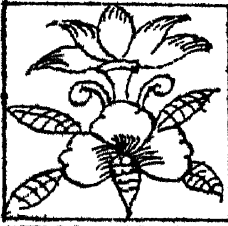
جاؤن دہلی سب کو لیکر محبوب الٰہی کے در پر

عرس مبارک مین ہر سال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
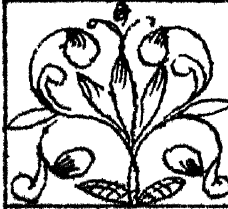
مانگتا ہون کچھہ ہر دم آپکے در سے مین پیہم
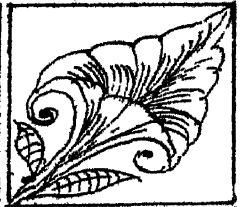
دیجے مرے حسب حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

بندۂ ناقص جب جاوے خالی نہ پھر کچھہ لے آئے
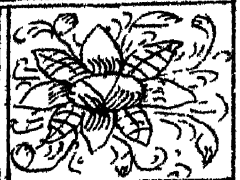
یہان در پہ ہین حاضر اہل کمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
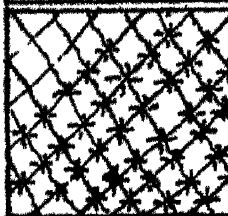
سلطان سلاطین عزت عالم ہے اونکی عنایت مجھپر دائم

مرے حال حزین پر ہو افضال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سے بولو فرزند رسالت سے بولو

اس سائل کا جو کچھ ہے سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مری صفات ضمیمہ کو کیجے بدل حمیدہ سے

تاکہ مبدل ہوں افعال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

ملک الفقرا مساکین سی مری طرف سی عرض کرو

ہی آپکو روشن میرا احوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سی بولو فرزند رسالت سی بولو

اس سائل کا جو ہی سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
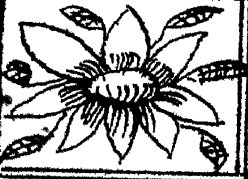
نظامؒ الدین محبوب الٰہ کچھہ اپنا صدقہ جلد دلا

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

نظامؒ الدین محبوب الٰہ رحم کرو مجھہ پہ للہ

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
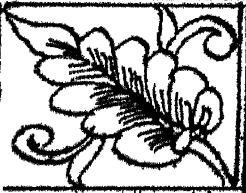
سارےؒ مشائخ اور صوفی آپکے در پہ حاضر ہو
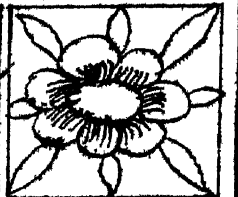
کرتے ہین آکر وجد و حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
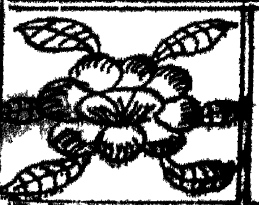
بندہؒ عاجز خستہ حبیب محبوب کے در پہ پڑا ہی غریب

اوسکو دکھاؤ اپنا جمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

برق اوسکے نور سے اب ہی خجل
دل ہین دل ہر دلمین دل ہر دلمین دل

کر فنا اپنے کو فانی ہو رہو
چہوڑ دے سیلن باد و آتش آب و گل

ظل حق ہی ظل حق ہی تیری ذات
ذات تیری بیشبہہ ہے حق کا ظل

ہے تجہی گر خواہش وصل خدا
ڈہونڈتا جا مرشد کامل سے مل

یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ مَالِیْ سِوَاکَ
ہون مین اپنے فعل سے خود منفعل

ڈوب کر دریائے بے پایان مین
آپ فانی ہو گیا اور مضمحل

گاہ فانی گاہ باقی ہو رہو
اسمین ہر دم اب رہا کر مشتغل

جب تجہے ملجائے کوچہ یار کا
میری سنلے پہر وہان سے تو نہ ہل

جان کو جانا پہ اپنی کر فدا
بیٹہہ جا کوچہ مین اسکے مستقل

گر حبیبا عاشق صادق ہے تو
چہوڑ دے ساری جہانکو حق سے مل
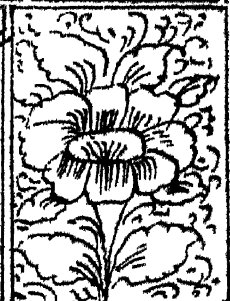
ہمارا کرد ے خدائے عالم چراغ روشن مراد حاصل
طفیل حضرت رسول اکرم چراغ روشن مراد حاصل

ہے سر مین جسکے تمہارا سودا تمہارا عاشق بنا سراپا
ہے نور عرفان سے وہ مجسم چراغ روشن مراد حاصل

نصیر دین ہین چراغ دہلی کرین عنایت وہ جسپہ پوری
یہ دل ہوا سرار سے اوسکا محرم چراغ روشن مراد حاصل

اونھونکا کوچہ ہی جائے امن جو آگیا اونکے زیر دامن
حبیب ہونگے اوسکے ہیہم چراغ روشن مراد حاصل

ردیف میم مہملہ

غزل

دربان مجھی بنایا اب شیخ ہر دو عالم
در پر مجھے بٹھایا اب شیخ ہر دو عالم

دربار حافظی مین جسنے ادب سے آیا
سب کچھ اوسینے پایا اب شیخ ہر دو عالم

مین بہی بہٹکتا تہا وہ ہیرنے مجکو
بس راستا بتایا اب شیخ ہر دو عالم

مین انپڑھ تہا لیکن العلم نکتہ لکھکے
معنی مجھے پڑہایا اب شیخ ہر دو عالم

فضل خدا کہ مینے دربار سے تمہارے
کچھ بہیک مانگ لایا اب شیخ ہر دو عالم

مدہوش مست و بیخود یہان سیکرون ہین
جلوہ تو جو دکہایا اب شیخ ہر دو عالم

ہر شش جہت مین پیارے جسکی طرف ہین دیکہا
تو ہی نظر مین آیا اب شیخ ہر دو عالم

ہر اہل معرفت کو تمسے خدا ملا ہے
مین حقسے تمکو پایا اب شیخ ہر دو عالم

دونون جہانکا حافظ حامی سمجھکے تجکو
مین در پہ تیرے آیا اب شیخ ہر دو عالم

نادان تہا ولیکن فضل و کرم سے اپنے
سب کچھ مجھے سکہایا اب شیخ ہر دو عالم

تیرے سوائے ہمکو آتا نہین نظر ہے
آنکہون مین تو سمایا اب شیخ ہر دو عالم

گرداب مین کشتی بس آگئی تہی میری | تونے مجھے ترایا اب شیخ ہردو عالم
احسان انکا تمہارے کیا شکر اب کرون مین | بگڑونکے تئین بنایا اب شیخ ہردو عالم
محتاج تیرے در سے خالی نہین پہرا ہے | مانگا سو تو دلایا اب شیخ ہردو عالم
شبلی جنید بیکر مدہوش ہو گئے تہے | وہ جام تو پلایا اب شیخ ہردو عالم
سوتے پڑے تہے کب سے غفلت کے خواب مین ہم | تو آنکر جگایا اب شیخ ہردو عالم
پایا ہے اسم حی کا تجہین اثر ہے سارے | مردونکو تو جلایا اب شیخ ہردو عالم
مردہ دلونکو کتنے فرما کے قم باذنی | ٹہوکر سے تو اٹہایا اب شیخ ہردو عالم

جو کچہہ کہ تجہسے مانگا عاجز حبیب کترا
تونے ادسے دلایا اب شیخ ہردو عالم

۵ ۲۸
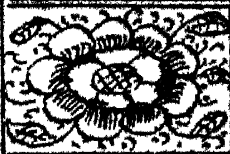
تماشا گاہ عالم مین رکہین کیون منہ پہ دامن ہم
وہی ساکن وہی مسکن نہ ساکن ہم نہ مسکن ہم

نہ سر رکھتے ہین اپنے دوش پہ قاتل نہ گردن ہم
قیامت تک نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑینگے یہ دامن ہم

گدائے خواجگانِ چشت ہین ہم روز اول سے
عجب کیا ہے جو شاخِ سدرہ پر رکھین نشیمن ہم

فریدالدین کا صدقہ الٰہی کچھہ دلا ہمکو
نظام الدین کے در پر مارکر بیٹھے ہین آسن ہم

ادہر وہ یار راضی ہو ادہر اغیار راضی ہون
بنا کر اپنی آنکھون مین لگائین ایسا انجن ہم
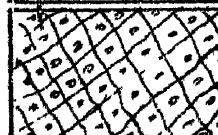
شفیع المذنبین کی ہمکواست مین کیا حق نے
چلے جاینگے جنت مین پکڑ کر اونکا دامن ہم

سیاہی نور ظلمت کی ہماری روشنائی ہے

وجود عالم سفلی ہے سانپ اور سانپ کے من ہم

بکثرت دیکھتے ہین شان وحدت کی تجلی کو

موحد ہم مقلد ہم مسلمان ہم برہمن ہم

ہمارا یار ہے آغوش مین اپنی قدامت سے

بفضل اللہ تعالے ہین ہمیشہ کی سوہاگن ہم

یہ تن ہے آئینہ خانہ تو جان ہے جلوہ جانان

لباس مختلف پہنے ہوے کرتے ہین اپنا آپ درشن ہم

حبیب ہم تو ہمیشہ سے رہا کرتے تھے پردہ مین

نکل آئے ہین باہر اپنا دکھلانیکو جوبن ہم ۔

اکیمائی شان کے ناظر ہین ہم
آپ غائب آپ خود حاضر مین ہم

خود صراحی خود ہین شیشہ خود شراب
آپ خم اور آپ خود ساغر ہین ہم

خود ہین لڑکا خود جوان خود ہین ضعیف
خود قوی ہین اور خود لاغر ہین ہم

خود ہین مادر خود پدر خود ہین پسر
خود برادر اور خود خواہر ہین ہم

خود ہین دریا خود ہین قطرہ خود ہین موج
خود ہین اندر اور خود باہر ہین ہم

عالم علوی سے لے سفلی تلک
جلوہ گر خود اندر و باہر ہین ہم

خود تجلی خود فنا خود ہین بقا
ذکر ہین مذکور ہین ذاکر ہین ہم

ہم ہمین ہین غیب و شہادت آشکا
آپ مخفی آپ خود ظاہر ہین ہم

خود ارادت خود مرید تشنہ لب
خود حبیبا مرشد ماہر ہین ہم

مین ہون تیرا گدا یا غوثِ اعظمؒ
مجھے صورت دکھا یا غوثِ اعظمؒ

بچا رنج والم اور درد و غم سے
پئے شاہ دنی یا غوثِ اعظمؒ

پئے خواجہ معین الدین چشتیؒ
مجھے اب کچھ دلا یا غوثِ اعظمؒ

نظام الدینؒ سلطان المشایخ
ہوں مجھپر خفا یا غوث اعظمؒ

حفاظت میں ہوں حافظ کی ہر دم
یہی ہے مدعا یا غوث اعظمؒ

مدد اوسکی کئے دونو جہانمین
او ہے جو کہا یا غوث اعظمؒ

پریشان حال ہوں وقت مدد ہے
کرو حاجت روا یا غوث اعظمؒ

حبیب ناتوان خستہ جگر کی۔
کرو عفو خطا یا غوث اعظمؒ

ردیف نون معجمہ

مین ہون ناچار یا معین الدینؒ
سب مین ہون خوار یا معین الدینؒ

آکے در پر تیرے پڑا ہون مین
زیر دیوار یا معین الدینؒ

سجدا ایسہ تمھاری آنکھون کا
دل ہے بیمار یا معین الدینؒ

ہند کے جملہ اولیاؤن کا
تو ہے سردار یا معین الدینؒ

میری کشتی کو غم کے دریا سے | کیجئے پار یا معین الدین رح
ہون برا یا بھلا جو ہون تیرا | اور خطا وار یا معین الدین رح
مجھسے خستہ ضعیف کو ہووے | تیرا دیدار یا معین الدین رح
خواجہ ہند الولی عطائے رسول | تیرا دربار یا معین الدین رح
اپنے افعال پر ذمیمہ سے | ہون شرمسار یا معین الدین رح
تجھسے پھر بھیک مانگنے آیا | یہ گنہگار یا معین الدین رح
تو سخی اور کریم این کریم | مین ہون بدکار یا معین الدین رح
اپنا درکا دلا مجھے صدقہ | ہون مین ناچار یا معین الدین رح
حال دل عرض کیا کرون تم کو | سب ہے اظہار یا معین الدین رح
تمکو آسان ہے میرا مطلب دل | مجھکو دشوار یا معین الدین رح
گرم ہے ہر شہر مین قریہ مین | تیرا بازار یا معین الدین رح

سو رہا ہون مین خواب غفلت مین | کیجے بیدار یا معین الدین رح

یہ حبیب کمین تیرے در کا
ہے نمکخوار یا معین الدین رح

شراب وصلت پلا چکے ہین | کباب الفت کہلا چکے ہین
مجھے وہ آئینہ رو نظر سے | یہ دیکھو حیران بنا چکے ہین
ہوئے ہین وہ تو خدا کے واصل | جو اپنی ہستی مٹا چکے ہین
کسیکا کب ہے خیال ہم کو | وہ اپنی صورت جما چکے ہین
ہزار لیلی ہے اوسکی مجنون | وہ آنکھہ جس سے لڑا چکے ہین
یہ دوست اپنے وہ دلربا سے | مری کہانی سنا چکے ہین
نقاب رخسے اٹھا کے اپنے | غضب کے غمزہ دکھا چکے ہین

مجھے وہ محبوب حق کرم سے

حبیب اپنا بنا چکے ہین

وہ تو کس ناز سے ہر آن بنے بیٹھے ہین
کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ بنے بیٹھے ہین

باوجودیکہ رہے لاکھون برس تک یکجا
کیا سبب آج جو انجان بنے بیٹھے ہین

یہان آئے ہین جو وہ حضرت حافظ کا لباس
اسلئے کل کے نگھبان بنے بیٹھے ہین

آسمان سا تون زمین اپنی حکومت مین لیے
آپ اسوقت کے سلطان بنے بیٹھے ہین

موج طوفان کی آفت سی بچانیکے لئے
میری کشتی کے نگھبان بنے بیٹھے ہین

ہم تمہین جان لئی پردۂ امکان کا لباس
پہنکر حضرت انسان بنے بیٹھے ہین

وہ تو اجمیر مین خواجہ بنے دہلی مین قطب
تونسہ مین خواجہ سلیمان بنے بیٹھے ہین

کل وہ دنیا مین حکومت جو کیا کرتے تھے
آج کیا بے سروسامان بنے بیٹھے ہین

اب تصدق یہ حبیب دل خستہ کو ملے
تیری در کے سگ دربان بنے بیٹھے ہین

یا غوث زمان یا قطب زمین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

میرا تیری سوائے کوئی نہین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ
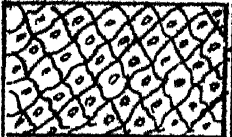
ذرا اپنے جمال سے شاد کر مرا خانۂ دل آباد کرو
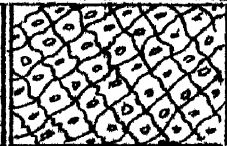
تپ دوری سے دل ہی میرا حزین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

تیرے پاؤن پہ اپنا رکھو نمین سر مجھی آٹھ پہر توہی آئے نظر

اے قطب مشایخ قدوۂ دین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

سارے فخری نظامی سلیمانی کیا کرتے ہین آپکی دربانی

تو نبیؐ و علیؓ کا ہی جانشین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

مجھے اپنے کرم سی کرو مقبول یا والی ہند عطائے رسول
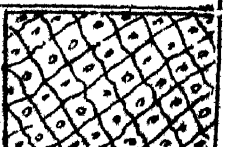
سگ در ہے تمہارا حبیب کمین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

ہو رہی ہین جا بجا میخواریان	وصل حق کی ہین یہ سب تیاریان

فخر یونکا ہے عجائب وجد وحال
ہر جگہ ہر دیس مین نہ کہیں ہین
آپ لیلی آپ ہین مجنون مزاج
لے معین الدین چشتی کا لباس

بادہ نوشی مین بہی ہے ہشیاریان
غمزدونکی کرتے ہو غمخواریان
جانتا ہون آپ کی مکاریان
بیدلونکی کرتے ہین دلداریان
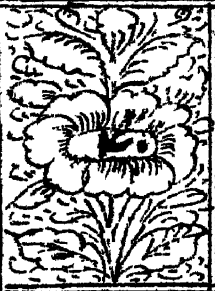
ای حبیب حقکی یہ سب محبوب ہین
کُبرویان چشتیان شطّاریان

ادہر دیکھتا ہون اودہر دیکھتا ہون
ہر ایک فعل کا آپ مختار ہے
تصدّق سے خواجہ محمدؐ علی کے
نہ موقوف انسان جنّ و ملک پر
بغیر از تیرے چین یکدم نہین ہے

تجہے دیکھتا ہون جدہر دیکھتا ہون
مین کسکی طرف خیر و شر دیکھتا ہون
ہر ایکجا ہے اپنا گذر دیکھتا ہون
مین گُل مین تجہے جلوہ گر دیکھتا ہون
مین تیریکو شام و سحر دیکھتا ہون

ہمیں کو مین خود دیکھتا ہون مکان مین
بہلا کب مین دیوار و در دیکھتا ہون

لگی ٹکٹکی مجکو آٹھون پہر ہے
محبت کا تیرے ثمر دیکھتا ہون

یہ خود جا ئے حیرت کہ دیکھون کسیکو
جو اپنے کو خود بے خبر دیکھتا ہون

سمجھتا ہون لیلی سے مجنون جدا ہے
جب اپنی خودیکا اثر دیکھتا ہون

وصال صنم کو مین کہتا ہون جنت
جدائی کو نار سقر دیکھتا ہون

تو نور خدا ہے تو نور خدا
بظاہر مین شکل بشر دیکھتا ہون

مین عاشق ہون تیرا دل و جان سے
بھلا تجھ سوائے کدہر دیکھتا ہون

حبیبا فنا کر خودی کو مین خود مین
تجھے مرشد راہبر دیکھتا ہون

جان ہے میری فدائے فخر الدین
دل سے ہون مبتلائے فخر الدین

ہو یہ صورت دلا دم مردن
اپنی صورت دکھائے فخر الدین

نہ نظر آے دوسرا اک پل — چشم دل مین سمائے فخر الدین

کشف ہو معنی اَنَا اَنْتَ — سینہ سے جب لگائے فخر الدین

کیون نہ کشتہ ہو تیر مژگان کا — جس سے آنکھین لڑائے فخر الدین

مست و مدہوش ہووین تا بہ ابد — جام جسکو پلائے فخر الدین

ہادی ما سوے دلیل ہُدا — کون ہی اب سوائے فخر الدین

فوق رکھتا ہے شاہ اعلی پر — ایک ادنی گدائے فخر الدین

بخشدے اس حبیب عاجز کو

یا خدا از برائے فخر الدین

وہ آئینہ رو تجسے غائب نہین — تجھے شانہ بیچے مناسب نہین

سمجھ لو ہے درپیش روز حساب — سمجھا نو کہ اپنا محاسب نہین

گنہ کرتا ہے حق سے ڈرتا نہین — ارے دل یہ تجکو مناسب نہین

نہ نظر آئے دوسرا اک پل
چشم دل مین سمائے فخر الدین

کشف ہو معنی اَنَا اَنْتَ
سینہ سے جب لگائی فخر الدین

کیون نہ کشتہ ہو تیر مژگان کا
جس سے آنکھین لڑائے فخر الدین

مست و مدہوش ہوین تا بہ ابد
جام جسکو پلائے فخر الدین

ہادی ما سوے دلیل ہُدا
کون ہی اب سوائے فخر الدین

فوق رکھتا ہے شاہ اعلیٰ پر
ایک ادنی گدائے فخر الدین

بخشدے اس حبیب عاجز کو
یا خدا از برائے فخر الدین

وہ آئینہ رو تجھسے غائب نہین
تجھے شانہ پیچ مناسب نہین

سمجھ لو ہے در پیش روز حساب
سمجھا تو کہ اپنا محاسب نہین

گنہ کرتا ہے حق سے ڈرتا نہین
ارے دل یہ تجھکو مناسب نہین

نہ سمجھو کہ آنکھین لڑائے ہوئے ہین
مرے دل مین صورت جمائے ہوئے ہین

نہ جانو کہ اُمّی لقب ہے اونہونکا
وہ خود آپ سیکھے سکھائے ہوئے ہین

تجلی اول ہی بس شان اونکی
وُو کسکے سکھائے پڑھائے ہوئے ہین

ہمیشہ سے رہتے ہین ہم پاس اونکے
یہان آکے کیسے پرائے ہوئے ہین

جلا ہی دیا یک تجلی مین کوہ کو
یہ کسکے لگائے بجھائے ہوئے ہین

نکیون رب ارنی کی مانگین دعا
شراب محبت پلائے ہوئے ہین

بنے جسکے عاشق ہین نور ازل سے
اونہین کے جلائے بنائے ہوئے ہین

ذرا دیکھ بہر خدا اسطرف کو
تیرے در پہ دہونی لگائے ہوئے ہین

انہین آنکھ سے یہان نہ دیکھا تو کیا
میری چشم دل مین سمائے ہوئے ہین

جلاؤ مٹاؤ ڈوباؤ تراؤ
یہ پتلے خدا کے بنائے ہوئے ہین

یہ دنیا مین ممکن نہین چشم سر سے
جبرو کے سے جلوہ دکھائے ہوئے ہین

تجھے عاشق نہ تھی تاب دیدار کی
صدا لن ترانی کی پائی ہوئے ہین

نبی کو میری عادت وصل تھی
تو جا قاب قوسین آئے ہوئے ہین

تو آئینہ احمدی کے سوائی
دکھائی دینے نہ دکھائی دئے ہین

جسے ڈھونڈھتے تھے ہر اک کو وہ ہمین
وسی آج اپنے مین پائے ہوئے ہین

ہر ایک خانوادہ کے ہین جو فقیر
وہ کچھہ اپنے مرشد سے پائے ہوئے ہین

کئے زاہدونکو کئے واعظون کو
وہ ترچھی نگہہ سے گرائے ہوئے ہین

مجھے جسکی تلاش تھی مدتون سے
مری گھر مین تشریف لائے ہوئے ہین

۱۴

بگڑنے نہ دیوے پئے شاہ توسہ
حبیب ہم تمہارے بنائے ہوئے ہین

۱۴

نمک پروردہ شبیر ہون مین
جو پایا چشت سے جاگیر ہون مین

تصور اسقدر دل مین جما ہے
کہ کسکی صورت تصویر ہون مین

دل عشاق کو اب قید کرنے | سراسر صورت زنجیر ہونمین
سگ دربان حافظ حق بنایا | بحمد اللہ کہ خوش تقدیر ہونمین
لڑکپن سے بنا ہون دیکھ عاشق | ہوا اور پر تمہارے پیر ہونمین
فَانْظُرْ حَالَنَا یَا شَیْخَ عَالَم | نہایت اندنون دلگیر ہونمین
مجھے رکھ اپنے در مہد عنایت | کہ طفل ناتوان بے شیر ہونمین
کمان ابرو کا ہون تیر نشانہ | تمہارے سامنے نخچیر ہونمین
اثر دے اب میری آہ و فغان مین | اے جانان دیکھ بے تاثیر ہونمین
ہوا تن کا مکان ایسا پرانا | سراپا لایق تعمیر ہونمین
ذرا صورت دکہا دے ماہ طلعت | جدائی سے تیری دلگیر ہونمین
اگر خاک قدم ملجاے اونکی | تو جانو کیمیا اکثیر ہون مین
ہماری بات بہاتی ہے اونہو کو | اگرچہ دیکھو بد تقریر ہونمین

مدد العشق فی حال حبیب

کہ تیرے در پہ بے توقیر ہون مین

ازل سی عاشق ہوا تمہارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

تمہاری فرقت کا مین ہن مارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

ہے ہاتہہ پکڑے کی لاج تمکو ای پیرو مرشد سنبہالو مجکو

ہے دو جہانمین تیرا سہارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین دیکہہ تمکو ہوا ہون حیران کبہی ہون گریان کبہی ہون خندان

بجز تمہارے نہین ہے یارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین حال اپنا کسی سناؤن مین درد دل کا کسی دکہاؤن

تپ جدائی سی دل ہی ہارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

مین سبکی نظرون سی گر رہا ہون یہ عرض تمسی مین کر رہا ہون

کہ اوج پر ہو میرا ستارا کہان مین جاؤن کسے مین بولون

نڈوبی دیکھو ہماری کشتی پئے سلیمان پیر چشتی

سنبھال لیجو مجھے خدارا کہان مین جاؤن کسی مین بولون

حبیب عاجز پہ ہی عنایت بیان کرون کیا تیری شفقت

جو ہم سے بگڑونگو تو سہارا کہان مین جاؤن کسی مین بولون

محبت کا تیری صلا چاہتا ہون | مین تجکو خلا بر ملا چاہتا ہون

نہ کچھ پارس و کیمیا چاہتا ہون | مین اپنے کو حق مین فنا چاہتا ہون

مجھے کام کیا ہے عزیز مصر سے | تیرے ہاتھ پر مین بکا چاہتا ہون

نہ دنیا کا طالب نہ عقبیٰ کا خواہان | خدا سے مین ہر دم ملا چاہتا ہون

تجلی جمالی جلالی ہے مجھ مین | کہ ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہون

عداوت ہے مجکو بہت مین منی سے | میان مین تو تیری ملا چاہتا ہون

مجھے کام کیا مسند مخملی سے
تیری در کا مین بوریا چاہتا ہون

مین عاشق ہون کب مجہہ مین ہوش و خرد ہے
تجھے دیکھنا برملا چاہتا ہون

ہون بیہوش مجھمین نہین ہوش باقی
مین خود آپمین کب ہا چاہتا ہون

یہ ممکن نہین دیکھنا چشم سر سے
جہروکے سے دیکھا کیا چاہتا ہون

۵۱ حبیبا یہ ہر آرزو میرے رب سے
سگ در مین تیرا بنا چاہتا ہون

خواجہ نظام الدین ہے محبوب رب العالمین

مالک ملک ولایت مصطفےٰ کے جانشین

آسمانو نیں حکومت آپ کو حق نے دیا

کچھہ فقط تابع نہین ہے آپکی ساتون زمین

بعد رحلت کے یہہ خدمت آپکو حقنے دیا
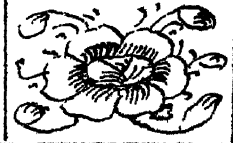
اب ہزارون عاصیونکو دیتے ہین خلد برین
جملہ مخلوقات ہین زیر حکومت آپ کے
ملتجی دیو و پری سب جن و انسان حور عین
حقتعالی نے بنایا غوث عالم آپ کے
شان عالی کے تئین ای مالک روئے زمین
کیجے سلطان السلاطین حال پر اوسکے کرم
آپکے در کا کمینہ ہے حبیب کمترین

۸ ۵۲

آپ آپنے کو اگر جانا نہین — من عرف کا رمز پہچانا نہین
جو کمر باندھا ہو حقکی راہ مین — ایسا جانا لوٹ کر آنا نہین
عشقکے کوچے مین رہ ثابت قدم — سختیونسے اوسکے گہبرانا نہین
مست ہو واقف سالکے خندہ خو — چلتے چلتے تہک کے رہجانا نہین

ذاتمین خالق کے جو فانی ہوے
اون فقیرونکو تو آزمانا نہین

گر گیا کعبہ کو زاہد کیا ہوا
گہر ملا پر صاحب خانہ نہین

پاؤن اپنے توڑ اوسکے در پہ بیٹھ
دیکھہ گہبراکے تو ہٹ جاتا نہین

۴

بحر وحدت مین حبیب تشنہ لب
ڈوب جانا آپ کو پانا نہین

۵۳

وہ دلمین میرے رہتا ہے دل اوسکے ہاتھہ مین

مین آئینہ مین بیٹھا ہون آئینہ ہاتھہ مین

شکر خدا کہ از مدد بخت کامیاب

آیا ہے دست مرشد دیرینہ ہاتھہ مین

قطرے مین دریا ذرہ مین خورشید ہے عیان
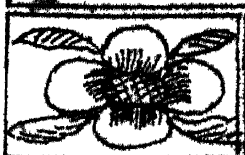
سینہ مین یار یار کے ہے سینہ ہاتھہ مین

ہمکو بغیر محنت و منت کے یا رسے

بیٹھے بٹھائے دیدیا گنجینہ ہاتھہ مین

جلوۂ حق نما معین الدین
رحمت کبریا معین الدین

خلف مصطفےٰ معین الدین
قوّت مرتضےٰ معین الدین

حاجتین کل روا ہوئین اوسکی
ورد جسنے کیا معین الدین

آپکے در سوا سے یا خواجہ
نہین کوئی میرا معین الدین

مین بہکاری ہون تجہسی ہی سوال
اپنا صدقہ دلا معین الدین

اپنے دریائے فیض سی مجکو
کیجئے آشنا معین الدین

دو جہانمین حبیب عاجز کو
ہے تیرا آسرا معین الدین

اوسکی صورت دیکہہ کے ہم مست ہوجایا کرین

بے ہجابانہ اگر وہ سامنے آیا کرین

ہو رگ جانسے قرین کیون سامنے آتے نہین

بے تمہارے دلکو ہم کسطرح بہلایا کرین
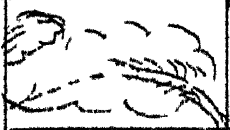
اسقدر ہر دم حضوری ہو تمہاری ذات کی

تم ہمین دیکھا کرو ہم بہی تمہین دیکھا کرین

مدرسہ مین عشق کے جا ڈہونڈہتا اوستاد کو

جس کو اوستاد معانی تو سکہلایا کرین

قطرہ دریا ہون کہین ذرہ کہین خورشید ہون
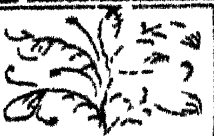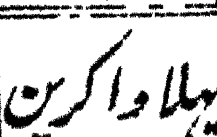
آپ جب آنفسکو کا جگ مین پہلاوا کرین

کیا ہوئی ہم سے خطا جو تم ہوئے پردہ نشین

اپنا حال دل کہو ہم کس سے جا بولا کرین

۵۵

غیر سے ملتا ہون کب مین اگذرا ہو لو حبیب

۱۱
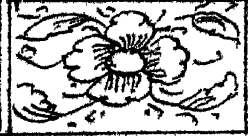
کسکی صورت دیکھہ کے ہم دلکو سمجھایا کرین

مین ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہون
یہ اہل فنا سے دعا چاہتا ہون

جو ہستی کو اپنی فنا چاہتا ہون
تو بعد از فنا کے بقا چاہتا ہون

تیری خاک در مجکو اکسیر ہے
نہ کچھہ پارس و کیمیا چاہتا ہون

ذرا شکل دکھلا دے او ماہ طلعت
مین تیری بلائین لیا چاہتا ہون

خدا سے خدا کو مین خود مانگتا ہون
خودی سے مین بیخود ہوا چاہتا ہون

مبارک ہو عید الضحیٰ مومنونکو
مین تیری یہ قربان ہوا چاہتا ہون

جدہر دیکھتا ہون تو ہی آئے نظر مین
فقط شش جہت ایسا چاہتا ہون

سمجھتا ہون ہے علم نقطہ کے اندر
نہ عالم نہ ملا بنا چاہتا ہون

صنم جان و دل تجھہ پہ قربان کر
محبت کا اپنے صلا چاہتا ہون

نہ جنت کی خواہش نہ باغ ارم کی | فقط ایک تجھسے ملا چاہتا ہون

۱۷

لگا یا ہون غوطہ اسی آرزو مین
جیبا دُرِ بے بہا چاہتا ہون

۵۶
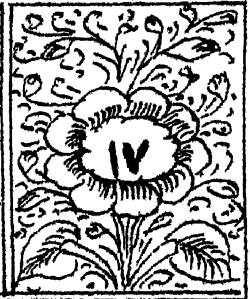
نقاب جسنے اُٹھا خواجہ معین الدین | جمال پاک دکھا خواجہ معین الدین
درجناب اخواجہ معین الدین | نہین ہے کوئی میرا خواجہ معین الدین
پریشان حال ہون مضطر ہون بے سہارا ہون | کرم کرو بخدا خواجہ معین الدین
علیؑ کے لخت جگر فاطمہؑ کے نور بصر | لقب حبیب خدا خواجہ معین الدین
توئی ہے قطب مشایخ نبیؐ ہند ہے تو | مین تیرے در کا گدا خواجہ معین الدینؒ
کسی امیر و شہنشاہ کا ملتجی مت کر | تو اپنے در پہ بٹھا خواجہ معین الدین
تمہاری زیر حکومت ہین آدمؑ عالم | تمام ارض و سما خواجہ معین الدین
ہماری ناؤ کو آفت سے موج و طوفان کے | لگا دے پار ذرا خواجہ معین الدینؒ

سنبھال لیجیے مجھے اب سنبھال لیجیے مجھے
خدا کیواسطے یا خواجہ معین الدین

بہت غریب ہے میں یا مرشدی و مولائے
جو مانگتا ہون دلا خواجہ معین الدین

جو مانگا تو نے دیا پھر بھی مانگتا ہے نہین
یہی ہے کام میرا خواجہ معین الدین

وہ حشر تک کے مریدونکو بخشوالینگے
خدا سے روز جزا خواجہ معین الدین

نبیؐ کا خاص نواسہ علیؓ کا پوتا ہے
یہ بادشاہ میرا خواجہ معین الدین

نظر غریب پہ یا خواجہ غریب نواز
کدہر مین جاؤن بھلا خواجہ معین الدین

فقیر ہوں میرا ہر وقت تجھ سے ہے یہ سوال
کچھ اپنے گھر سے دلا خواجہ معین الدین

کریم مجھپہ کرم کر رحیم مجھپہ رحم
دے درد دل کی دوا خواجہ معین الدین

امیدوار سگ در حبیب دیوانہ
تیرے جمال کا یا خواجہ معین الدین

۱۴ ۵۷

وہ مرتبہ تجھے حق نے دیا معین الدینؒ
خدا کی شان ہے شان خدا معین الدین

فقیر ہوں تیری در پر سوال کرتا ہوں
تو اپنے گھر سے مجھے کچھ دلا معین الدین

تمام ہند کے خوش ہو گئے اولیا بولے
یہ آیا ہند کا اب بادشاہ معین الدین

یہ آیا ہند کا سلطان یہ آیا والی ہند
نصیبہ ہند کا تجھسے کھلا معین الدین

تمہاری آنیسے اجمیر تا بمطلع شمس
خدا کے نام کا ڈنکا بجا معین الدین

نبی نہیں ہو ولیکن نبیؐ کے نائب ہو
نبی ہند کہیں تو بجا معین الدین

ہوا قدم سے تمہارے یہ ہند صدآیا
جو مردہ دل ہیں انہونکی دوا معین الدین

یہاں نکا راج گیا کفر ہو گیا تاراج
تجھی سے دین کا ڈنکا بجا معین الدین

کہو گا ہنسکے نکیرین تم ٹھہر جاؤ
ابھی تو آتا ہے مولی میرا معین الدین

نبیؐ کے خاص نواسے علیؑ کے نور العین
لقب حبیب خدا آپکا معین الدین

جو پوچھا کون ہے معشوق حق حبیب اللہ
تو ہر طرف سے یہ آئی صدا معین الدین

علاج اپنا نہ ہو گا کبھی ارسطو سے
ہے چارہ درد کے اپنی دوا معین الدین

برا ہون نیک ہون جو کچہہ ہون تیرا ہون	نہین ہے کوئی میرا تجہہ سوا معین الدین

کنہگار سگ در حبیب عاشق کو
خدا کیواسطے صورت دکہا معین الدین

۵۸ ۱۳

حضرت مخدوم سید مشتاق علی صاحب المشہور بہ شاہ چہید میا نصاحب قدس سرہ العزیز المبارک ہمارے قبلہ عالم پیر یحضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی قدس سرہ الابدی کے دادا ہین مزار پرانوار قصبہ کہیرے شریف نواح لکہنو مین واقع ہے تولد مبارک حضرت مخدوم کا سنہ گیارہ سو تین ہجری المقدسہ مین ہوا اور وفات شریف اونیسوین ماہ رجب المرجب سنہ گیارہ سو ستاون ہجری مین ہوا گل باغ جنان مین سنہ وفات شریف نکلتا ہے المقصود مفصل احوال مبارک

حضرت مخدوم جہیدامیانصاحب قبلہ کا حبیب الاولیا شریف
مین ہمارے خواجہ اور ہمارے حضرت صاحب قبلہ قطب الاقطاب
خواجہ حافظ سید محمد حبیب علیشاہ چشتی الحیدرآبادی ادام اللہ
تعالےٰ برکاتہ العالی سے علےٰ سائر العالمین و جمیع المعارف
الطالبین الی یوم الدین نے تحریر کیئے ہین اور یہ غزل
مبارک حضرت مخدوم کی شان عالی مین نظم فرمائی ہی وھوھذا

غزل

۱۳ — ۵۸
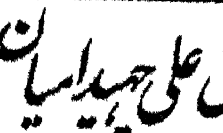
کتا تیرے پوتے کا ہون مشتاق علی جہیدامیان
کب تک یہ آفت مین رہون مشتاق علی جہیدامیان
میری سفارش کرکے تو پوتے سے اپنے کچھہ دلا
بد ہون برا ہون اونکا ہون مشتاق علی جہیدامیان

اپنے برے افعال پہ خود آپ ہی روتا ہون میں
بنتی نہین اب کیا کرون مشتاق علی چھیدا میان

سب کچھہ عیان ہے آپکو جو کچھہ گذرتی مجھہ پہ ہے
ترک ادب ہے گر کہون مشتاق علی چھیدا میان

رنج و مصیبت تابکے دوریکی آفت تابکے
کس سے مین اب جا کر کہون مشتاق علی چھیدا میان

ہے آرزو میری یہ ہم مرشد سے اپنے دمبدم
کچھہ مانگ کر لاتا رہون مشتاق علی چھیدا میان

سیدہمارے حال پر اب رحم کی کیجے نظر
دیکھو بہت دلگیر ہون مشتاق علی چھیدا میان
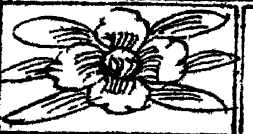
پوسے کے اوپر آپکے امی ابی کو کر فدا

بیٹھا سگ در بنکے ہون مشتاق علی چہیدا میان

دلکو میرے ہے بیکلی کر رحم یا ابن علی

یہ رنج کب لگ مین سہون مشتاق علی چہیدا میان

اے جد ہمارے شیخ کے پوتے سے اپنی بولیو

کچھ بھیک مین پاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان

بھر خدا بھر خدا حافظ کے درسی کچھ دلا

دیکھو بہت ناچار ہون مشتاق علی چہیدا میان

سارا زمانہ آپکے پوتے سے نعمت پارہا

کچھ اونکی دولت مین بہی لون مشتاق علی چہیدا میان

سُنلے حبیب خستہ کی اللّٰہ یہ کیواسطے

حافظ سے کچھ پاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان

٥٩

بار امانت اپنے سر پر اوٹھائے ہم ہین ۔ وہ گنجِ معرفت کی حاصل کہان ہے ہم ہین

قطعہ

بولا کسی نے محمل لیلی کی آرہی ہے ۔ مجنون ہے ہنسکے بولا محمل کہان ہے ہم ہین

ہے نام میرا لیلی لیلی تو ہے میری مین ۔ اس فن عاشقی کا کامل کہان ہے ہم ہین

در پر جو آئے سائل اوسکو تئین نہ جھڑکو ۔ مسئول کون بتلا سائل کہان ہے ہم ہین

یہی مراقبہ ہے یہی ہے شغل اپنا ۔ مشغول ہم ہین اپنے شاغل کہان ہے ہم ہین

جب دار پر چڑہائے منصور کو اوسی دم ۔ در پردہ یار بولا قائل کہان ہے ہم ہین

وہ کہتا ہے مجھکو مین سن رہا ہون اسکو ۔ اسرار معنوی کا قائل کہان ہے ہم ہین

عارف کا قلب و قالب جب جملہ روح ہوئے ۔ تب یہی بولے ہم سا کامل کہان ہے ہم ہین

دل دیدئے ہین اپنا جانکو فدا کئے ہین ۔ بتلائے کوئی ہمسا عاقل کہان ہے ہم ہین

جو شئ ہے وہ ہم ہی ہین جو چیز ہے ہم ہی ہین ۔ اس عمر خارجی مین داخل کہان ہے ہم ہین

ہم ہین حبیب اپنے محبوب نام اپنا

اوس ذات کبریا کا وصل کہان ہے ہم ہین

ردیف واو مہملہ

علی کے پوتے نبی کے دلبر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
ہوا ہون حاضر تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

نہین ہے صبر و قرار جی کو ہے بیقراری کا اور عالم
تپ جدائی سے دل ہے مضطر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

کریم ابن کریم تم ہو غفور تم ہو رحیم تم ہو
یہ کیا گذرتی ہے دیکھو مجھپر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

تمہارے در پر گئی جوانی اب آن پہونچی ہے شام پیری
یہ عمر گذری تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

دلادو صدقہ نظام دین کا نصیر دین اور فخر دین کا
نہین تو پہوڑونگا سرکو در پہ تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
مجھے تصدق دلادو اپنا نہین تو مارونگا چیخ ایسی -
کرونگا برپا مین شور محشر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
علم ہے لطف وکرم تمہارا گیا نہ محروم تمسے سائل
ہے یہ طلب میری تمسے رہبر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
ہوا ہے دل غم سے پارہ پارہ کہ بات کرنیکا ہے نہ یارا
بہت ہے احوال میرا ابتر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
یہ عرض ہے اے شہ زمانہ میرے محمد علی سے آخر
شراب صلت مجھے پلا کر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
حبیب عاجز کا دو جہا نمین نہین ہے حافظ سوائے تیرے

یہ بوجھہ بھاری ہی میرے سر پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

۹
فریاد کر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
لاچار ہوگیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
دلوادو مجکو صدقہ مولانا فخر دین کا
مفلس ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
طفلی گئی جوانی آئی ہی اب تو پیری
لاچار ہو گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
طالب وصال کا ہون مطلوب سے ملادو
آوارہ پھر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
صدقہ جناب سید چھیدا سیاں کا دیجے
سائل ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
مجھکو تری جدائی ہرگز نہین گوارہ
فرقت مین رو رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
آفت رسیدہ جان ہون مین ہجر کی بدولت
خواہان وصال کا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

۶۱
فرقت مین چل رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
مدہوش بن گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
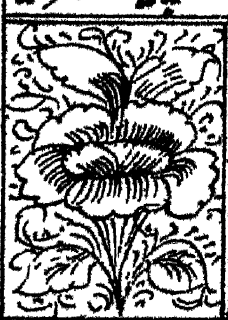
حال حبیب مضطر ہی اندنون نہین ابتر
نظرون سے گر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

کسقدر ہے ناتوانی آپکے بیمار کو
بیٹھکر تکیہ لگایا سایۂ دیوار کو

واعظا ہے عاشقونکا مذہب و ملت جدا
جانتے ہین باغ جنت کوچۂ دلدار کو

کر دیا اظہار میرا حال دل اب اشک نے
مین سمجھتا ہون رقیب اس چشم دریا بار کو
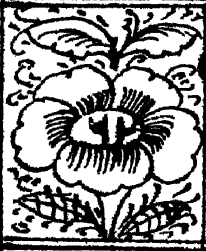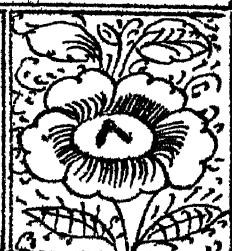
اشتیاق یار ہے اسطرح ہر کو ای حبیب
خلد مین جا ڈہونڈہتا ہون روزن دیوار کو

مئے حب حافظ پلا کر تو دیکھو
کہ مستانہ اونکا بنا کر تو دیکھو

غضب مین جو آوین نہ مین کو اوٹھین
غلامونکو اونکے ستا کر تو دیکھو

نکل جائیگی حرص دنیا کی دلسے
فقیرونکی صحبت مین آکر تو دیکھو

ابھی بھول جاؤگے باتین بنانا
ذرہ سامنے اونکے آکر تو دیکھو

یہ عاشق ابھی وجد کرنے لگینگے
کوئی راگ اونکو سنا کر تو دیکھو

ابھی پھر حافظ کا آجائے او سیر
کوئی دلکو میرے دوکھا کر تو دیکھو

فقیر وسنے حافظ محمد علی کے | ذرہ کوئی آنکھین لڑا کرتو دیکھو

حبیبا محبت ہے جنکو خدا سے
بھلا دلکو اوسنے لگا کرتو دیکھو

۶
سب خطا مصطفےٰ معاف کرو | کل گنہ مرتضےٰ معاف کرو ۶۳
تم خطا بخش ہو غریب نواز | اب تو مری خطا معاف کرو
روز و شب غرق معصیت مین ہون | ابتو بہر خدا معاف کرو
ہون گنہ گار کر رہا ہون گنہ | جرم میرا شہا معاف کرو
عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ سے | جو کہ سرزد ہوا معاف کرو

سب گناہ اس حبیب بندہ کے
ہند کے بادشاہ معاف کرو

انتظاری ہے یار آجاؤ | بیقراری ہے یار آجاؤ

روز شب آپکے خباب سوا   آہ وزاری ہے یار آجاؤ

قیس و فرہاد کے سنے قصے   میری باری ہے یار آجاؤ

آپکے لطف اور عنایت کا   فیض جاری ہے یار آجاؤ

سب رقیبونکے سامنے ابتو   میری خواری ہے یار آجاؤ

اس ضعیفی مین کیا میرے سر پر   بوجھ بھاری ہے یار آجاؤ

تمسے آب تمکو مانگتا ہون مین   یہ بھکاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہاتھہ سے جو پی تہی شراب   وہ خماری ہے یار آجاؤ

لگی دوری کی دلمین سینے مین   اب کٹاری ہے یار آجاؤ

جسکو کہتے ہین سب حبیب   یہ نزاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہجر مین یہہ درد و الم   مجھپہ طاری ہے یار آجاؤ

آپکے عاشقون کا مجمع ہے   جان نثاری ہے یار آجاؤ

گر نہ آوین ہمارے پاس حضور
شرمساری ہے یار آجاؤ

خواہش وصل مین ہم اپنی عمر
سب گذاری ہے یار آجاؤ

آپ آنے سے بادشہ میرے
رستگاری ہے یار آجاؤ

اپنے عاجز حبیب سے ملنا۔
یادگاری ہے یار آجاؤ۔

۶۴
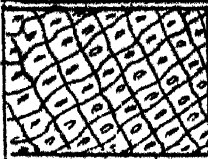
مجھے یہ کیسی بلانے گھیرا حسین میری مدد کو پہونچو
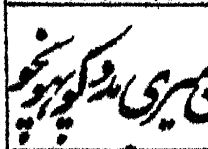
بہت ہین دشمن مین ہون اکیلا حسین میری مدد کو پہونچو
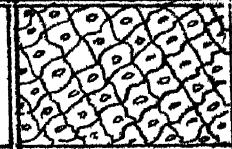
تیرے سوا نہین ہی میرا نہ کوئی ہادی نہ کوئی حامی
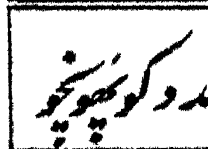
ہے دوجہا نمین تیرا وسیلہ حسین میری مدد کو پہونچو

مین اپنا احوال کیا بتاؤن فسانہ دل کا کسے سناؤن
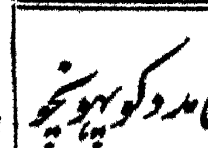
بہت پریشان دل ہے میرا حسین میری مدد کو پہونچو

تمام حق کے جو اولیا ہین تمہارے در کے ہی مانگتا ہین

تم ہی ہو مرشد تم ہی ہو مولا حسین میری مدد کو پہونچو
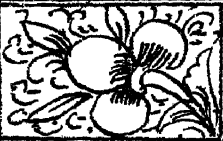
مجھے تو آل عبا کی خاطر امام موسیٰ رضا کی خاطر
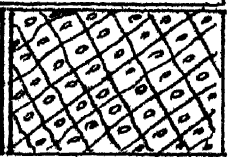
جمال اپنا تو مجھکو دکھلا حسین میری مدد کو پہونچو

تم ہی ہو استاد اہل معنی تم ہی ہو سرخیل اولیا کے

ہمین تو راہ طریق بتلا حسین میری مدد کو پہونچو
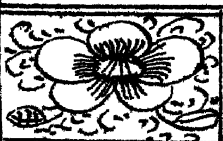
ہمارے دل کی یہ مدعا ہے ہماری تجھسے یہ التجا ہے
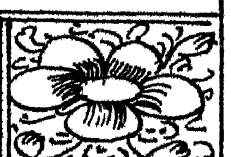
حبیب عاجز کمین ہے تیرا حسین میری مدد کو پہونچو

۹

الفت کا مزا تم کسی دیوانہ سے پوچھو — فرہاد کی اور قیس کے افسانہ سے پوچھو ۶۵

جبتک نہ جلے عشقمین عاشق نہ کہونگا — جلنے کا مزا دیکھ کے پروانہ سے پوچھو

صحبت مین ہو حقکی یگانہ کی ہمیشہ — ہرگز نہ کہین تم کسی بیگانہ سے پوچھو

تا اپنی حقیقت تمھین معلوم ہو پوری
ایغافلو جا کر کسی فرزانہ سے پوچھو

اس راہ مین جب پانون رکھو پیچھے نہ ہٹیو
گر باندھی کمر ہو کسی مردانہ سے پوچھو

مستونکا تمہین حال نظر آویگا اوسجا
ایغافلو ملکو کسی مستانہ سے پوچھو

آباد رہی حق کی محبت مین سدا دل
معموری یہ دل کی کسی ویرانہ سے پوچھو

دن رات پرستش مین ہین ہم ایک صنم کے
اے برہمنو جا کسی بتخانہ سے پوچھو

کر سکینا سنا ہو غم عشق کا احوال
عاشق یہ حبیب دل دیوانہ سے پوچھو

ردیف ہای ہوز

واجب لباس امکان مین آیا الحمد للہ الحمد للہ

کثرت مین وحدت ہمکو دکھایا الحمد للہ الحمد للہ

گھر مین ہمارے وہ شوخ آیا الحمد للہ الحمد للہ

پردہ دوئی کا رخسے اوٹھایا الحمد للہ الحمد للہ

وہ پاس میری مین پاس اوسکی وہ آئینہ ہی مین روبرو ہون

کوئی نہین ہے اپنا پرایا الحمد للہ الحمد للہ
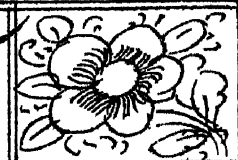
رہتا ہے وہ تو ملک قدم مین کسطورسی اب آیا عدم مین

کیا غیب سے وہ تشریف لایا الحمد للہ الحمد للہ

اگر لباس وہ مختلف مین پہنا ہی خرقہ کس شخصیت کا

کیا خوب شکل انسان مین آیا الحمد للہ الحمد للہ

تہی دہوم جسکی کون و مکان مین لولاک آیا بس جسکی شان مین

شکل عرب مین تشریف لایا الحمد للہ الحمد للہ

وہ قطب وحدت ہو کر کے آیا اور نام اپنا حافظ بتایا

چشتی نظامی فخری کہایا الحمد للہ الحمد للہ

ابتو حبیبا محبوب اپنا مقصود اپنا مطلوب اپنا
پر دیکھین صورت اپنی دکھایا الحمد للہ الحمد للہ

ردیف یائے تحتانی

اے تصدق تیری اجمیر بسانیوالے
سر جھکاتے ہین تیری در پہ زمانیوالے

ہم کھڑے ہین تیری دروازے پہ دامن پھیلائے
اک نظر اک نظر اے ملک لٹانیوالے

مے کوثر کا کوئی جام ادہر بھی ساقی
دل بھڑک اٹھا ہے اک آگ بجھانیوالے

راہ مین غول بیابان کا ہی کھٹکا مجھکو
ساتھ ہو رہ مری او راہ بتانیوالے

مین بھی سعدی ہون اے خواجہ معین حق کل
مجھے مہلت نہین دیتے ہین زمانیوالے

والی ہند ہو تم قطب مشائخ ہو تم
مثل عیسے کی ہو مردونکو جلانیوالے

کوئی آتا ہی تیرے در پہ کوئی جاتا ہی
ایسے لنگر کے تو بھوکے ہین زمانیوالے

مانگنے بھیک تیرے در پہ تو آیا ہے حبیب

دی تصدق میری پگڑی کے بنانیوالے

۷ خواجہ سلیمان پیر کلان توسہ والے سنگڑ والے ۶۹

ہمکو دکھیو غوث زمان توسہ والے سنگڑ والے

حال ہمارا مضطر ہے آپکو سبکو کچھہ ظاہر ہے

ارحم الراحم شاہ شہان توسہ والے سنگڑ والے

تم ہو میرے شیخ کبیر میرے مرشد یا مرے پیر

حال مرا ہے تمکو عیان توسہ والے سنگڑ والے

محمد علیشاہ خیرآبادی اُنظُر اِلَینا یا ہادِی

نورِ محمد فخر جہان توسہ والے سنگڑ والے

مجکو کچھہ ارشاد کرو یہ دل غمگین شاد کرو

چمکا دیجے میری دوکان توسہ والے سنگڑ والے

آپکے در پر آیا ہون عمر مین اپنی گزارا ہون
جاؤن مین تمکو چھوڑ کہان تو سہ والے سنگڑ والے
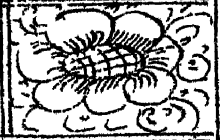
اپنے حبیب خستہ پر لطف و کرم کی کیجے نظر
رحم کرو اب قطب زمان تو سہ والے سنگڑ والے ۷۱

تو نور خدا ہے تو ابن علی
محمد علیشاہ چشتی ولی

تیری خاکپا مجکو اکسیر ہے
ہر اک درد کی ہے دوا اے ولی

ترا نام ہے ورد جان ہر نفس
تیری بات لگتی ہے دلکو بہلی

خدا کے لئے کیجئے جلد حاصل
یہ عاجز کمین کی مرادِ دلی

سبب کیا جو صورت دکہاتے نہین
مجھے پڑ گئی ہے بہت تلملی

کرون عرض مطلب تو حاجت نہین
ہو آگاہ راز خفی و جلی

کسیکو دیا آپنے تاج و تخت
کسیکو دیا عارفی کاملی

گناہ گار ہوں عفو تقصیر ہو
برائے محمدؐ برائے علیؑ

تری ذات ہے گنج اسرارِ معنی
عیاں تیرے چہرہ پہ ہے کاملی

تری بات سننے سے عشاق کی
کنول سی کھلا کرتی دل کی کلی

بصارت بصیرت ہوئی اسکو حاصل
ترے پاؤں پر جسنے آنکھیں ملی

مبارک ہے زاہد کو بس حور و غلمان
مجھے رشکِ جنت ہے تیری گلی

اگر بوریا تیرے در کا ملے
میں جانونگا ہے مسند مخملی

محمد علی کا غلام کمینہ
حبیب علی ہے حبیبِ علی
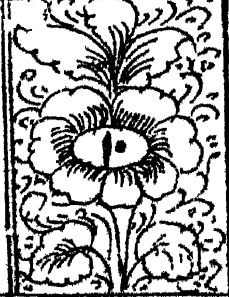
آیا ہوں در پہ حضرت خواجہ نظام دین کے

اور دیکھنے کو تربت خواجہ نظام دین کے

سلطان کل مشائخ حق نے کیا ہے تم کو

ملتی ہے گہر سے نعمت خواجہ نظام دین کے
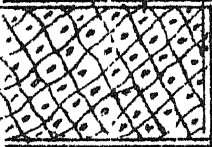
اب جان و دل سے اونپر کیونکر نہ ہون مین قربان

پایا ہون در سے دولت خواجہ نظام دین کے
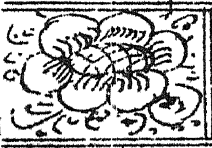
سارے نظامی فخری حاضر ہین اونکے در پر

لینے کو خیر و برکت خواجہ نظام دین کے

قسمت مین جسکے ہووے وہ آکے لے ادہر سے

لٹتی ہے یان ولایت خواجہ نظام دین کے

کچھ بہیک اونکے در سے ہین مانگنے کو آیا

ہو جائیگی عنایت خواجہ نظام دین کے

ہے ساتون آسمان سے ساتون زمین تلک سب

ہین زیردست قدرت خواجہ نظام دین کے

ہژدہ ہزار عالم ہے اونکے زیر فرمان
اور تابع حکومت خواجہ نظام دین کے

محشر کے دن اوٹھینگے کہتے ہوئے لحد سے
ہم ہین غلام حضرت خواجہ نظام دین کے

جو مانگنے کو آیا ہے بھیک اونکے در سے
بس ہو گیا عنایت خواجہ نظام دین کے

خواجہ نصیر دین سے حافظ تلک یہ سبکو
در سے ملی خلافت خواجہ نظام دین کے

ہان ذات پاک اونکی ہے رحمتِ دو عالم
ملتی ہے در سے عزت خواجہ نظام دین کے

ہو جائین سب ترے دلکے مقصد مراد حاصل

یارب برائے حضرت خواجہ نظام دین کے

عاجز حبیب خستہ در پہ ہوا ہے حاضر
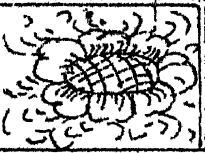
کچھ مانگنے کو حضرت خواجہ نظام دین کے

یارب دے مجھے الفت محبوب الٰہی کی
ہاتھ آئے میری دولت محبوب الٰہی کی

پامال کیا جسنے شاہونکو جو دہلی کے
اللہ ری یہ طاقت محبوب الٰہی کی

سلطان مشائخ ہیں سالار ولایت ہے
حق پاس ہے یہ عزت محبوب الٰہی کی

ہین سارے زمانہ مین جتنے کہ نظامیہ
ملتی ہے انہین نعمت محبوب الٰہی کی

کمزور نہ جانو تم اے دوستو میریکو
ہے دلکو میری قوت محبوب الٰہی کی

فقراؤ مساکین کے سلطان ہین بیشک
کیا جانے کوئی عظمت محبوب الٰہی کی

سب جن و ملک انسان سنتے ہین سدا انکی
ہے اونکے تئین حشمت محبوب الٰہی کی

سرکار نظامی مین جو آیا ارادت سے
حاصل ہے اوسے بیعت محبوب الٰہی کی

اب عاصی ہزارون ہی فردوبھین جابیز | ہر روز یہ ہی عادت محبوب الٓہی کی

۸ ناچیز حبیب اپنے محبوب کا کتا ہے ۷۴
ہے اوسکو بہت الفت محبوب الٓہی کی

تیری در کی بس ہی مجھے داربانی | محمد علیشاہ چشتی نظامی
ذرا آب وصلت سے سیراب کیجے | ستاتی ہے ازبس یہ تشنہ دہانی
ہے فرہاد و مجنونکے قصے جدہی | پڑہی ہے یہ سب سے ہماری کہانی
سمجھتے ہین کعبہ تمہین اپنا قبلہ | جو ہین اہل حق اور اہل معانی
تو ہی مجھکو لغزش سے گرنے نہ دیجو | سنبہالو کہ از حد ہے اب ناتوانی
روا کیجیے جملہ حاجات اپنی | جہانمین ہے جبتک مری زندگانی
بھکاری ہون کچھہ بھیک دو اور درسے | کرم کیجئے مجھپہ اے یار جانی
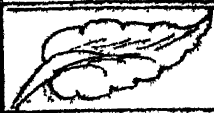
گنہگار عاجز حبیب حزین پر

۸   **تم اپنے کرم سے کرو مہربانی**   ۷۸

جد تیرا حیدر کرار ہے حافظ مولیٰ — نانا جان احمد مختار ہے حافظ مولیٰ

لاکھ بسمل تیری محفل میں ہزاروں ہیں شہید — شور ہے گرمیٔ بازار ہے حافظ مولیٰ

قم باذنی کی صدا آتی ہے ٹھوکر میں تیرے — کیا قیامت تیری رفتار ہے حافظ مولیٰ

شہ سلیمان کے تصدق سے ہو تقصیر معاف — یہ گنہگار خطاوار ہے حافظ مولیٰ

رشک خورشید تیرا چہرہ نورانی ہے — دید حق آپکا دیدار ہے حافظ مولیٰ

اوسکو دکھلادے ذرا اپنا جمال انور — جو تیری چشم کا بیمار ہے حافظ مولیٰ

سیکڑوں مست محبت ہیں ہزاروں ہشیر — گھر تیرا خانہ خمار ہے حافظ مولیٰ

جو کہ آیا تیرے دربار سے خالی نہ گیا — کیا تیرے فیض کی سرکار ہے حافظ مولیٰ

بیشبہہ مرشد عالم ہے مگر میرے لئے — رومی و شبلی و عطار ہے حافظ مولیٰ

فخر دین نور محمد کے لئے رحم کرو — بندہ تقدیر سے لاچار ہے حافظ مولیٰ

میں تو ہوں قطرۂ ناچیز تو ہے ابر کرم
تجھکو آسان مجھے دشوار ہے حافظ سولی
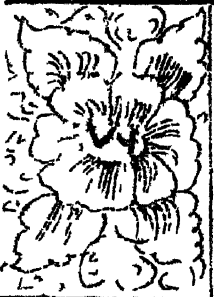
لوگ کہتے ہیں جسے بندۂ مسکین حبیب
وہ تیرے در کا نمک خوار ہے حافظ سولی

رحم کیجئے مجھپہ محبوب باری
نہو جائے دیکھو کہیں میری خواری

ذرا مجھے ملجاؤ اے شاہ خوبان
میری عمر گذری ہر فرقت میں ساری
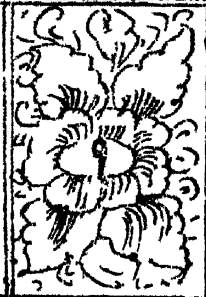
اے سلطان مشائخ کے دیکھو گدا کو
ضعیفی کی حالت میں یہ آہ وزاری

تیری ذات ہے رحمت جملہ عالم
یہ صفتین تمہاری ہیں اوصاف باری

جہکڑا ہے سب عاشقانِ خدا کا
اے محبوب تیری جو نکلی سواری

چمک جائے قسمت کا اپنی ستارا
اگر دیکھہ پاؤں میں صورت تمہاری

میرا مدعا ہے میری یہ تمنا
رہے حالت وجد میں ہوشیاری

تصدق سے گنجشکر کے خدایا
رہے تا قیامت یہ فیضان جاری

اے محبوب یزدان حبیب علی کو
تمہاری عنایت کی ہے انتظاری

ہمین در پہ تیرے مرشد بسر کئے ہمی — عاشق ہین تیری سبط پیمبر کئے ہم سے

جان نظر کی آئے ہین لیے ہاتھ مین سر کو — بیٹھے ہین تیرے در پہ دلاور کئے ہم سے

صورت کو تیری دیکھکے وہ غیرت لیلی — مجنون سے بنے ہوگئی ششدر کئے ہم سے

مسجد نہین بت خانہ نہین مے کی دوکان ہے — یہان مست ہین آزاد قلندر کئے ہم سے

اے دوست سنو اسی سخی کا یہ ہی دربار — مفلس تھے بنے آکے تونگر کئے ہم سے

کیا جانون کسے پیر مغان مست بنا دے — ہین ہاتھ مین لیے شیشہ و ساغر کئی ہم سے

معلوم نہین کسے بہت پیار ہے انکا — یہان سیکڑون بیٹھی ہین مسافر کئی ہم سے

تصویر برابر نہین کھنچتی ہے ادہنکی — حیران و پریشان ہین مصور کئی ہم سے

اسجا سے قدم دیکھو تو اوٹھتا نہین کسیکا — یہان بیٹھ گئے آکے بہادر کئی ہم سے

کچھ خوف ہمین اپنی گنا ہونکا نہین ہے
بخشا ئینگے وہان شافع محشر کی ہم سے

چلتا نہین ہے زور یہان سامنے اوسکے
رستم سے یہان ہوگئے لاغر کی ہم سے

سب عمر کہی خواہش دیدار صنم مین
در پہ ہین لگائے ہوئے بستر کی ہم سے

زنجیر بیا طوق محبت ہے گلے مین
یان ہین پن لئے آنکہے نیور کی ہم سے

چشتی ہون نظامی ہون سلیمانئے ہون فخری
صد شکر کے یہان لائے مقدر کی ہم سے

جب جاکے حبیب عشق کے کوچہ مین ہے پہونچا
بیزار ہوئے خویش و برادر کی ہم سے

حیدرا باد دکن مین تو ہے
نوجوان پیر کہن مین تو ہے

والی ہند معین الدین ہو
آیا اجمیر کے بن مین تو ہے

مانگتا ہون مین تجہی سے تجہکو
میرے ہر شعر و سخن مین تو ہے

ہر تعین مین نئی شان لیا
آیا ہر مرد مین زن مین تو ہے

تو ہی ہے مین ہون فقط وہم گمان
میرے ہر تار بدن مین تو ہے

چہچہاتی ہے یہ کہہ کے ملبل
گل مین سنبل مین چمن مین تو ہے

تو حبیب اور توئی ہے محبوب
جسم مین جان مین تن مین تو ہے

پلادے مجھے ساقی سدا حضور رہے
اور ایسا جام دے ہر دم مجھے سرور رہے

بڑا وہ اکمل کمل ہے شیخ کامل ہے
ہمیشہ قرب ہو دائم جسے حضور رہے

جو کوئی عاشق صادق ہے اپنے مرشد کا
نہ دیکھے آنکھ اوٹھا کر اگرچہ حور رہے

جو اہل دل ہین نہین مستی ہے تجلی حق
خدا کے فضل سے اونکا کوہ طور رہے

کسیکی نیکی بدی سے نہین ہے اونکو کام
جو بیشعور ہین کب اونکی تئین شعور رہے

ہماری رخ پہ ہے عکس جمال مصحف و
اونہین کی چشم و نگاہ انکھو مین اپنی نور رہے

ہر ایکدم اونھین فیضان ہو رہا ہے حبیب

اگرچہ ظاہر امرشد سے اپنے دور رہے

میری مدد کو سوز محشر حافظ حافظ ہے

سایہ افگن میرے سر پر حافظ حافظ ہے

جن و انسان حور و غلمان کہتے ہین ساری گبر و مسلمان

حق کا ولی اور ابنِ حیدر حافظ حافظ ہے

جانو اوسکا کام ادا حاجت اوسکی ہو گی روا

وقتِ مشکل جسکی زبان پر حافظ حافظ ہے

شان محمدؐ اور علیؑ کی لے آئے ہین حضرت نے

جمالِ دین کے علم کا دفتر حافظ حافظ ہے

کعبۂ مسلمین قبلۂ جان ہے خانۂ تن مین روح روان ہے

ہمکو تیرا روئے انور حافظ حافظ ہے۔

جنکی جد کی شان مین آیا یُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ہے

نور مجسم جسم مطہر حافظ حافظ ہے -

چال ہے اونکی حق کی پسند رتبہ عالی ایسا بلند

دوست خدا کا سبط پیمبر حافظ حافظ ہے

پورا ہوگا اوسکا سلوک گر ہو مالک یا مملوک

جسکا حامی ہادی رہبر حافظ حافظ ہے

نفع ملیگا اوسکو خوب ہر طالب پاویگا مطلوب

جسکا حبیبا مرشد اکبر حافظ حافظ ہے

۸۰

مجھے تیری فرقت گوارا نہین ہے

کوئی تجھسا مجھکو پیارا نہین ہے

ذرا کیجیے انصاف تا کے جدائی

یہ دل ہے میرا سنگ خارا نہین ہے

بھلا کون ہے وقت مشکل کے دیکھو

جو مرشد کو اپنے پکارا نہین ہے

۸۱

بہلا حسنِ خوبی مین آماہِ طلعت
کوئی اور تجھسا دل آرا نہین ہے

عرب روم بغداد اجمیر توسہ
یہ کس جائے تیرا پکارا نہین ہے

سگِ در بنایا مگروائے قسمت
ترے در پہ اپنا گذارا نہین ہے

نکل آؤ پردے سے باہر نکل کے
یہ دلمین کسیکا اجارہ نہین ہے
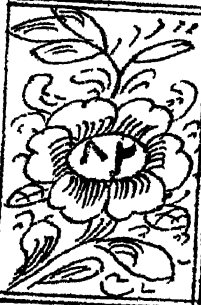
حبیبِ علی کو میرے پیر حافظ
دو عالم مین تجھ بن سہارا نہین ہے

۸۲ ۷
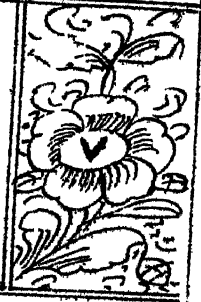
میری التجا ہے خدا کے ولی سے
محمد علی سے محمد علی سے

اگر قرب حق تجھکو منظور ہے
دلا رکھ تو حافظ محمد علی سے

جسے بوریا اوسکے در سے ملیگا
اوسے کام کیا مسندِ مخملی سے

نہ خالی پھرا اونکے دربار سے
جو مانگا سو پایا مین اونکی گلی سے

محبت ہے کامل تو سب کچھ ہے حاصل
نہ ذکرِ خفی اور سرِ جلی سے

مین کچھہ مانگ کے اونسے لے آؤنگا اب | صبا مجھکو لیجا پھر اوسکے گلی سے
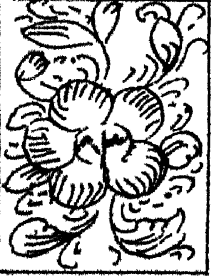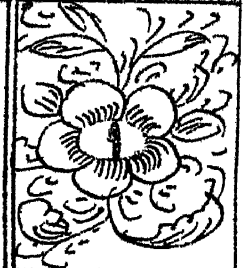
حبیب علی مانگلے دین و دنیا
محمد علی سے محمد علی سے

سخاوت کے دریا محمد علی
کرامت مین یکتا محمد علی

تمہارے سوائے تمہاری سوائے
نہین کوئی میرا محمد علے

ہون بگڑا ہوا مجھکو آکر بناؤ
پئے شاہ توسہ محمد علے

خدا کے لئے جلد کشتی کو میری
لگا دے کنارا محمد علے

ہوئی اوسکی مشکل تو یکدم مین آسان
جو تجھکو پکارا محمد علی

پریشان خاطر ہون بس اندو ہین
مدد کیجے مولا محمد علی

رہون تا کجے ہجر کی آفتو مین
ذرہ شکل دکھلا محمد علی

ہوا ہے نہوگا کوئی حشر تک
شرافت مین تجھسا محمد علے

بھٹکتا پھرے کب تلک یہ حبیب
اسے راہ بتلا محمد علے

محمد مصطفے سالار دین ہے — نبی ہے رحمۃ للعالمین ہے
تمامی اولیا کل انبیا بھی — اوسی دربار کے سب خوشہ چین ہے
بنی الہاشمی مکی قریشی — کہ دربان جسکا جبریل امین ہے
زمین و آسمان مین مچگئی دھوم — گیا جب عرش پر وہ نازنین ہے

محبت ہے حبیب احمد سے جسکو
اوسیکے واسطے خلد برین ہے

محمد کا سایہ محمد علی ہے — حقیقت مین دیکھو خدا کا ولی ہے
نبی کا نواسا علی کا ہے پوتا — وہ آل نبی ہر وہ حق کا ولی ہے
گنہ گار ہون کیجئے عفو تقصیر — نہایت ہے مردلکو اب تسلی ہے

وہ ہی قطب وحدت ہی شان رحمت — وہ آل نبی ہو وہ ابن علی ہے

ولا اپنی بخشش کو روز قیامت — محمد علی ہے محمد علی ہے
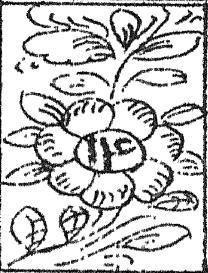
ملا چین و آرام دونو جہان مین — جسے آبرو تیرے در سے ملی ہے

میرے پیر حافظ محمد علے کا

غلام کمینہ **حبیب علی** ہے

تیرے در کے سوا یا حافظ چشتی — نہین کوئی میرا یا حافظ چشتی

ہون گرچہ برا یا حافظ چشتی — پر ہون مین ترا یا حافظ چشتی

آفات سما و لیسی ہمکو — تو جلد بچا یا حافظ چشتی

ستار عیوب گنہ گاران — دربار تیرا یا حافظ چشتی

تو شاہ ولایت کا پوتا — مین تیرا گدا یا حافظ چشتی

تیرے در پہ ضعیفی آپہونچے — کہان جاؤن بھلا یا حافظ چشتی

کشتی ہے ہماری طوفان مین
تو پار لگا یا حافظ چشتی

کر عفو برائے فخر الدین
میری جرم و خطا یا حافظ چشتی

گر سارا زمانہ مجھسے پہرے
تو مت ہو خفا یا حافظ چشتی

دیدار کا تیرے طالب ہون
صورت کو دکہا یا حافظ چشتی

مین کس سے کہون ہماری دلکی
مری کیجے دوا یا حافظ چشتی

سب رنج و مصیبت دور ہوئی
جو در سے پڑا یا حافظ چشتی

سب مشکل اوسکی آسان ہے
جو ور در رکھا یا حافظ چشتی

کر رحم حبیب خستہ پر
از بہر خدا یا حافظ چشتی

فلک نے پر شانِ محمد علی ہے
ملک دربانِ محمد علی ہے

خریدو یہان دین و دنیا کا سودا
یہ کیا کاروان محمد علی ہے

سنا حسن یوسف کی تعریف جیسی تو آیا گمانِ محمد علی ہے

ملک کہتے ہین چلیو راہ ادب سے یہ دیکھو مکان محمد علی ہے

کوئی مست مدہوش عاشق ہے اونکا کوئی مدح خوان محمد علی ہے

مریدونکو اونکے نہین خوفِ محشر یہ کیا عز و شان محمد علی ہے

ملایک کہینگے بروزِ قیامت یہ آیا نشان محمد علی ہے

ہر ایک خادم حافظ دین و دنیا گل بوستانِ محمد علی ہے

وہ فیضان عالی ہے اوس بادشہ کا ہر ایک جا دوکان محمد علی ہے

یہ ہندو دکن اور پنجاب و کوکن ہر ایک خاندان محمد علی ہے

حبیب علی خلق کہتے ہین جسکو
سگ آستانِ محمد علی ہے
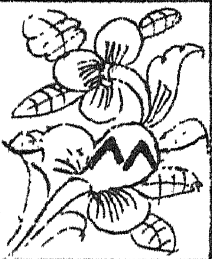
یہ کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری
بڑی سرکار ہے تیری معین الدین اجمیری

ہمیشہ وصل ہو ہر دم مجھے تیری حضوری ہو
نہو دوری مجھکو مہجوری معین الدین اجمیری

مجھے صدقہ دلا دی خواجہ قطب الدین کاکی کا
کہ ہر دم یاد ہے تیری معین الدین اجمیری

بہت ہون اندنون مضطر اغثنا مرشد میرے
خبر لیجے جلد اب میری معین الدین اجمیری

میرے خواجہ میرے مولا تمہارے پاس آسان ہے
مجھے ہے جسمین مجبوری معین الدین اجمیری

ملے یک جام ایسا ساقی کوثر کے صدقہ سے
مجھے دائم ہو مخموری معین الدین اجمیری

تیرے در پر مین بیٹھا ہون ضعیفی ناتوانی مین
نہووے مجھکو معذوری معین الدین اجمیری

کہان تک انتظاری تا بکے مجھکو پریشانی
کرو حاجت میری پوری معین الدین اجمیری

حبیب اللہ بندہ کو جمال اک پہ کہلا دی
ستاتی ہے تیری دوری معین الدین اجمیری
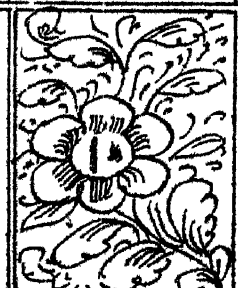
نظر خواجہ معین الدین چشتی
ادہر خواجہ معین الدین چشتی

عنایت ہو میری آہ و فغان مین
اثر خواجہ معین الدین چشتی

مجھے اب بھیک دینی دیر ہر گز
نگر خواجہ معین الدین چشتی ؒ

تصدق آپ پر ہین میرے مادر
پدر خواجہ معین الدین چشتی ؒ

ولادو باغ سے اپنے مجھے تم
ثمر خواجہ معین الدین چشتی ؒ

مجھے کعبہ مجھے قبلہ ہے تیرا
یہ در خواجہ معین الدین چشتی ؒ

تمامی اولیا مثلِ ستارہ
قمر خواجہ معین الدین چشتی ؒ

گلستان مین تمہارے ہووے میرا
شجر خواجہ معین الدین چشتی ؒ

میری لسراہ مین مضبوط باندہو
کمر خواجہ معین الدین چشتی ؒ

حبیبِ کمترین پر رحم کی ہو
نظر خواجہ معین الدین چشتی
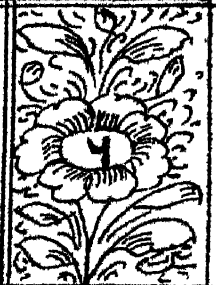
نبی کے نواسے علی کے پیاری
محمد علیشاہ حافظ ہمارے

تمہاری کہاکے کسی جا پکارین
بری ہین تمہاری بہلے ہین تمہارے

تو ہوتی ہی یکدم مین حاجت روائی — مرے پیر و مرشد جو تمکو پکارے

جوانی گئی در پہ آئی ضعیفی — یہ عاجز پڑا ہے تمہارے سہارے

ذرہ پار کردیجے اب مری کشتی — پڑی ہے یہ دریائے غمکے کنارے

نظر کیجئے اوسپہ لطف و کرم کی

حبیب علی ہے تصدق تمہارے

اوسکے کوچہ مین جا نہین سکتے — جا کے پہر وہانسے آ نہین سکتے

کہربا پاس ہر ولی کے ہے — دلکو کیا کہینچ لا نہین سکتے

حکم حق سے یہ دوستان خدا — قبر سے کیا اوٹھا نہین سکتے

پیر کامل مرید کو اپنے — کیا خدا سے ملا نہین سکتے

شیخ خود اپنی صورت اصلی — ہر بشر کو دکہا نہین سکتے

جب تلک یہ مرید تشنہ نہو — جام مستی پلا نہین سکتے

گر کوئی آدمی امین نہو
کیمیا بہی بتا نہین سکتے

لوح محفوظ جسکے ہاتہہ مین ہو
کیا لکہے کو مٹا نہین سکتے

اہل حق اپنے کل مریدونکو
دیکہتے ہین کہا نہین سکتے

جو ہین محبوب اس زمانہ کے
کیا وہ مردے جلا نہین سکتے

بوالہوس ہر مرید کو مرشد
رب سے ہرگز ملا نہین سکتے

جو کہ مرشد کی مار مین آیا
کوئی اوسکو بچا نہین سکتے

ہووے جسپر عنایت مرشد
اوسکو کوئی ستا نہین سکتے

جز جناب حضور پاک شیخ
کوئی کامل بنا نہین سکتے

گر کوئی ہو مرید نافرمان
پیر تب بہی گرا نہین سکتے

اس حبیب کمین عاجز کے
کوئی دل کو دوکہا نہین سکتے

۹۲

مجھکو مطلب ہے، نہ اب سیأت نے حسنات سے
کام ہے دونون جہانمین مجکو تیری ذات سے
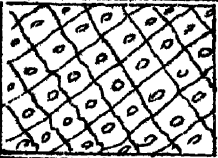
المدد شیخ دو عالم حافظ دنیا و دین
استعانت چاہتا ہون اپنی سب حضرات سے
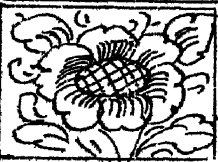
جمع تہے ایک آئینے مین مختلف شکلون کے ساتھ
کہینچ لایا وہ سکندر نے ہمین ظلمات سے

سب تیری بر آئینگی یکدم مین امید دلی
ملتجی ہر دم رہا کر حشت کی سادات سے

دیکھ لے چشم بصیرت سے تو اپنے یار کو
دید کعبہ کی کیا کر بیٹھ کر عرفات سے

ہو رہا ہے ہستئ موہوم کا دل مین خیال

رہنما جلدی بچاؤ مجھکو اس آفات سے
سات ہے میرے وہی رہتے ہین جسکے پاس ہم
کیا غرض ہے ہمکو بولو قافلہ کے سات سے
ذات مین ہے جو فنا اور دید مین جو ہے محو
بے تعلق ہوگیا ہے نفی اور اثبات سے
ہین پوچارہی ایک بت کی جان و دل سے اے حبیب
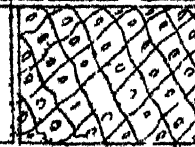
١٠
ہی تیری ابرو مین قاتل یہ کیسی جلادی
او ٹھون جہان سے جب لیکر تو شۂ ایمان
ہوا ہے کام ہمارا بحق خرقۂ شیخ
ہین در پہ آپکی آیا ہون دادخواہی کو
ہمارے حال پہ یا شیخ ابر حم کیجیے

٩٣
یہ طرفہ دیکھو فزرہ کر رہی ہے فسادی
مین جان لوٹ لگا او سی روز میری شادی
جو روکے بولا مین انظر الینا یا ھادی
اے دادرس فدا اُسکے میری فریادی
بحق خواجہ اجمیر و شاہ بغدادی

میرے یہ سخت ہی مشکل اے پیر حاضر باش
رحم کرو میری اوپر بوقت پاک شیخ
کبھی تو راہ بھٹکنے ہوئی نہ جاوینگے
مدد حباب محمد علی ولی اللہ

اے دستگیر نہو جائے میری بربادی
کہ اس غلام کی ہو جائے خانہ آبادی
ہمارا حافظ مولا ہے خیر آبادی
عدو تو کرنے لگا ہے میرے شادی

تمام عمر گذاری تیری غلامی مین
حبیب عاجز و مسکین حیدر آبادی
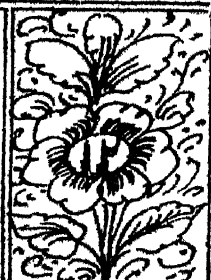
رب عرب بنکی جو آیا مراجی جانتا ہے
یار جب سامنے ایا میرا جی جانتا ہے
جب تصور تیرا آیا میرا جی جانتا ہے
تیرا ہی شہرہ تہا پیر کیونکہ ترہی یہ جالیس
غیب سے آکے شہادت مین کیا اپنا ظہور

شاہ اجمیر کہا یا مراجی جانتا ہے
اپنی صورت جو دکھایا میرا جی جانتا ہے
جو مزا دل نے اوٹھایا مراجی جانتا ہے
کے میم پردہ مین آیا مراجی جانتا ہے
مختلف شکل دکھایا مراجی جانتا ہے

ہون گنہ گار ولیکن نہین پروا کچہہ بہی
تو ہی بخشیگا خدا یا مرا جی جانتا ہی

خوبرو سارے زمانے مین دیکہا لیکن
پر نہ تجہسا نظر آیا مرا جی جانتا ہے

راہ کو بہولکے بہٹکا تہا مگر کیا کہنا۔
جسنے یہ راہ پہ لایا مرا جی جانتا ہے

دیکہو نسبت ہے میری یار کی بس صیادی
دام مین جسنے پہنسایا مرا جی جانتا ہے

نہین معلوم کہ کس وجہ مین یہ کہتا ہون
پیر کامل نظر آیا مرا جی جانتا ہے

دیکہکر خندۂ گل ناز سے بلبل نے کہا
تو ہر ایک جا نظر آیا مرا جی جانتا ہے
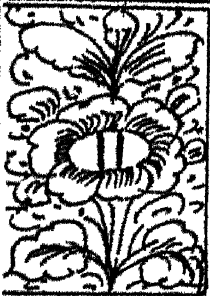
اپنا ہر تار نفس ہاتہہ مین جسکے ہے حبیب
ناچا مین جیسا نچایا میرا جی جانتا ہے

جو اس جہان مین لیل و نہار باقی ہے
تو جب تلک دل عاشق مین پیار باقی ہے

خزا مین دیکہو تو کیا باغبان کا ہی یہ کرم
ہمارے واسطے باغ و بہار باقی ہے

پہر اجو اوسکے لئے اے جنون بیابان مین
تو اب تلک ہی پاؤن مین خار باقی ہے

لیا ہے لاکہونکو صیاد دام مین اپنے
مجہے تو ہنس کے کہا یہ شکار باقی ہے

گیا جو موسم گل ہو گئی خزان ساری
ہمارے باغ مین ابتک بہار باقی ہے

پلایا ساقی نے ہمکو جو ایک جام شراب
کہ ابتلک میرے سر مین خمار باقی ہے

تمہارے روے رخ و کاکل کا اے گل خوبی
مجہے تو شام و سحر انتظار باقی ہے

دم اخیر ہے حاجت روا ادہر آؤ
فقط تمہارا مجہے انتظار باقی ہے

ہم اپنے وقت کے منصور ہین بلا شبہہ
فقط ہمارے لیے ایک دار باقی ہے

تمہارے عشق نے جامہ کی دہجیان جو اڑائین
نہ جسم زار پہ اب ایک تار باقی ہے

تمہین تو ڈھونڈہتا پہرتا رہا زمانے مین
حبیب ایک فقط کوئے یار باقی ہے

دیکھ کے اونکو ہمتو کانپ رہے
آجتک ہم رقیبو ہانپ رہے

آپ تہے مین تہا اور نہ تہا کوئی
مین ہوا گم تو آپ ہی آپ رہے

سب سے زائد ہو پیر کی الفت — خویش و مادر ہو یا کہ باپ رہے

نہوئے اوسکی ور کی پیمایش — عمر گذری ہم اوسکو مانپ رہے

شاید آجائے وہ نصیبے سے — دل مین امید رکھکے ڈھانپ رہے

اوسمین روشن چراغ عرفان ہو — جسم سالک کا مثل چھانپ رہے

یار آغوش مین ہے اپنے حبیب

ہے یہ غفلت جو اوسکو ڈھانپ رہے

قطب المدینہ یا شیخ یحیی — مین ہون کمینہ یا شیخ یحیی

جسکو مین آیا اب پار کیجے — میرا سفینہ یا شیخ یحیی

عطر و اگر کے دیو عوض مین — اپنا پسینہ یا شیخ یحیی

گنج شکر کے گھر سے دلادو — ہمکو دفینہ یا شیخ یحیی

چمکا دو جلدی اب تو ہمارے — دل کا نگینہ یا شیخ یحیی

حرص و ہوا کو دل سے نکالو | اور کبر و کینہ یا شیخ یحییٰ
میں سر سے چلتا جا کر کہ دیکھوں | بازار سینہ یا شیخ یحییٰ

۹۸ ارحم حبیب خستہ ہی تیرے
در کا کمینہ یا شیخ یحییٰ ۔ ۵

میری خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی | تمہیں کل اولیاؤنکی دیا حق نے شہنشاہی
خطاب رحمۃ اللعالمین حق سے ملا تمکو | فرید الدین نے دیڈالی تمہیں کل ہند کی شاہی
نظام الدین ہمنے حقتعالیٰ سے دعا کی ہے | خداوند دو عالم سید بدبسر چہ کہ تو خواہی
حکومت میں ہے تیرے جن و انسان ملائک | ہی تیری بادشاہت ماہ کیکر کے تا ماہی

۹۹ حبیبا اولیا غوث و قطب جتنے ہیں دنیا میں
ہی سبکے دلمیں بے شبہہ تمہاری منزل و جاہی ۸

اپنی شکل دکھایا کرتے | اپنا دیوانہ بنایا کرتے

دل سے دل اپنا ملایا کرتے — آنکہہ سے آنکہہ لڑایا کرتے

راہ کو بہول بہٹکتا ہو کوئی — راستا اوسکو بتایا کرتے

اشک کے بدلے شب فرقت مین — آنکہہ سے خون بہایا کرتے

اپنے عشاق کو شاہ خوبان — آپ ہنس ہنس کے رولایا کرتے

جو کبہی مری کہانی اوسکو — قصہ مجنون کا سُنایا کرتے

ایکدم مین دل پژمردہ کو — قُم باذنی سے اوٹہایا کرتے

۷
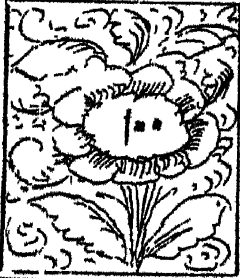
زاہد خشک کو بہی مثل حبیب
اپنا دیوانہ بنایا کرتے

ہجر کے غمسی چہڑادی جو چہڑانا ہی تجہے — وصل کا جام پلادی جو پلانا ہی تجہے

خاک قدمونکی تیری یار عوض سرمہ کے — مری آنکہومین لگادی جو لگانا ہی تجہے

لن ترانیکی نکر خورش سخنی ہمسے تو — اپنا دیدار دکہادی جو دکہانا ہی تجہے

غیر کی شکل سے تیرے دلمین نہ آجائے کہین
اپنی تصویر جگہ دے جو جگہ جانا ہے تجھے

کب ملک رنج و تعب مین تیری فرقت کے رہون
اپنی رو تو نکو ہنسا دے جو ہنسانا ہی تجھے

قبر پر آکے ذرہ رشک مسیحا مجکو
ایک ٹہوکر سے جلا دے جو جلانا ہی تجھے

اس حبیب دل آشفتہ کو ای جان جہان
اپنے کوچہ مین بٹھا دے جو بٹھانا ہی تجھے

خواجہ سلیمان حافظ چشتی
پار لگا دو میری کشتی

فخر جہان اور نور محمد
دیکھو میرا حال زشتی

اَمْدُدْ اَمْدُدْ اِرْحَمْ اِرْحَمْ
نفس عدو سے ہو اب کشتی

میرے آقا پشت و پناہ
دونو جہان کے میرے پشتی

در پر تیرے حاضر ہین
ہند و مسلمان سارے کشتی

اوسکے در کا ہو نہین حبیب

[٦] کہتے ہین جسکو چشتی بہشتی [١٠٢]
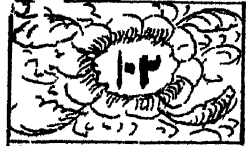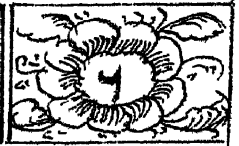
رحم اب احمدِ مختار کیجیے — کرم یا حیدر کرار کیجیے

سلیمان زمان حافظ کا صدقہ — ہماری ناؤ جلدی پار کیجیے

جماکر دل مین طالب تشکل مرشد — اوسے تو اب گلے کا ہار کیجیے

ملاکر عین و شین و قاف کو تم — یہہ نسخہ وصل کا تیار کیجیے

سواے اپنے در کے پیر حافظ — کسیکا مت مجہے لاچار کیجیے

[٨] حبیب خفتہ کو اے ماہ خوبان — جگاکر اب اوسے ہشیار کیجیے [١٠٣]

گنجینۂ اسرار الٰہی تو ہے — اور حکم دہ امر و مناہی تو ہے

سب ارض و سما پہ ہے حکومت تیری — اور سلطنت شوکت و جاہی تو ہے

سلطان مشایخ ہے تیری ذات پاک — معشوق ہے محبوب الٰہی تو ہے

یا رحمۃ عالمین یا خواجہ نظام — ہم عاجزونکی پشت و پناہی تو ہے

سلطان سلاطین تجھ کہتے ہین
حق پاس ہے لا یا بادشاہی تو ہے

یا خواجہ نظام دین محبوب الہ
بیداد دلونکی دادخواہی تو ہے

بنتے ہین تیری درسے قطب او افراد
بخشندہ فیض لا تناہی تو ہے

کیونکر نہ تصدق رہے تجھ پہ حبیب
مرشد ہے امام و قبلہ گاہی تو ہے

میرے پیر حافظ محمدؐ علی کی
ہے تنویر حافظ محمد علی کی

کلام خداؐ اور کلام محمدؐ
ہی تقریر حافظ محمد علی کی
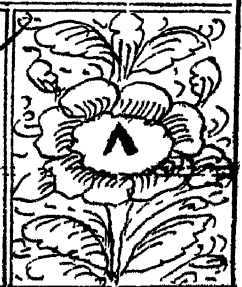
مری سینہ مین دلمین لخت جگر مین
ہے تصویر حافظ محمد علی کی

پڑے طوق گردنمین اور پاؤنمین
ہے زنجیر حافظ محمد علی کی

بفضل خدا سب مریدونکے دلمین
ہے تاثیر حافظ محمد علی کی

جماعت مین کل اولیا اصفیا کے
ہے توقیر حافظ محمد علی کی

محبت کی دلمین یہ عشاق کے | لگی تیر حافظ محمد علی کی

۱۲ جو الہام حق ہے بلاشک حبیب
ہے تدبیر حافظ محمد علی کی ۱۰۵

مین تیرے در کا گدا ہون یا نبیؐ
نام پر تیرے فدا ہون یا نبیؐ

رحمۃ اللعالمین کیجے رحم
رنج و غم مین مبتلا ہون یا نبیؐ

یا شفیع المذنبین فریاد رس
معصیت مین مین بہرا ہون یا نبیؐ

دستگیری کیجئے شاہ امم
اندنون بدیست پا ہون یا نبیؐ

علم اسرار الٰہی کیجئے وا
بے لکھا اور انٹرا ہون یا نبیؐ

مجکو صدقہ فاطمہؓ کا دیجئے
مانگتا در پر کھڑا ہون یا نبیؐ

اور ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کا
تمسے صدقہ مانگتا ہون یا نبیؐ

پار جلدی کیجئے میرا جہاز
بحر عصیان مین پڑا ہون یا نبیؐ

بادشاہان جہاں سے کیا غرض
تیرے در کا مانگتا ہون یا نبیؐ

رنج وغم مین بیکسی کیحال مین
نام تیرا پڑہ رہا ہون یا نبیؐ

باادب اور دست بستہ حال دل
عرض تمسے کر رہا ہون یا نبیؐ

۱۳

اس حبیب خستہ کی لیجئے خبر
آپکے در کا گدا ہون یا نبیؐ

اب دکہا شکل دل آرا مجھے
کہ تیرے ہجر نے مارا مجھے

ایسے نبیؐ کا تو مین ہون امتی
کانپ گیا دیکھہ نصارا مجھے

کوئی نہین ہی مرا اب دادرس
آپکے در کا ہے سہارا مجھے

چہوڑ نجاؤ رہو نزدیک اب
تم سوا دم بہر نہین یارا مجھے

قبلہ ہے کعبہ ہے میری رہنما
آپکی صورت کا نظارا مجھے

سوتے ہوئے لیلی سے مجنون کہا
شکل دکہا اپنی دوبارا مجھے

مجھسا جہاں مین تو نہ تھا زشت رو — خوب وہ مشاطہ سنوارا مجھے

دوڑتا ڈرتا ہوا حاضر ہوا — سنتے ہوئی جب وہ پکارا مجھے

یار کے سرکار کا ادنیٰ گدا — دکھتا ہے اسکندر و دارا مجھے

قتل ہوا سامنے دلدار کے — تیغ ہے ابرو کا اشارا مجھے

ایک نظر آنے لگا ہر طرف — روم و حلب بلخ و بخارا مجھے

حسن مقید مین ہی مطلق عیان — آیا نظر مین جو نگارا مجھے
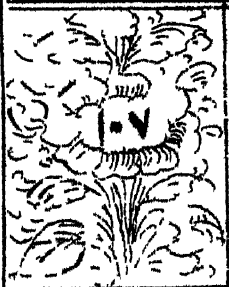
قلزم وحدت مین پڑا ہون **حبیب**
ملتا نہین جسکا کنارا مجھے
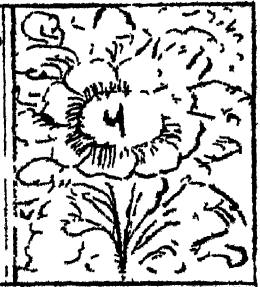
پلا سا قیا مجکو وہ جام آبی — نکلجائے جس سے یہ دل کی خرابی

ہمیشہ رہون مست و مدہوش ساقی — شراب طہورا کا ہونین شرابی

یہ سائل کھڑا کر رہا ہے سوال — ملے تیرے در سے مجھکو رکابی

جو رہتی تہے مدت سے پردو نمین ہم
نکل آئے باہر ہوئی بے حجابی

دل و دیدہ لخت جگر ہو کباب
یہ سب کہہ رہے ہین شرابی کبابی

۱۳

حبیب کمین ہے تمہارا غلام
خبر لیجئے آکے اوسکی شتابی
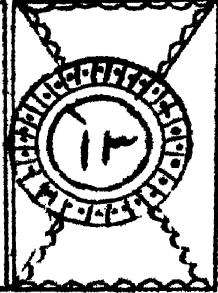
۱۰۸

یہ اپنی دعا ہے حافظ جی سی
ہر شام و پگاہ ہے حافظ جی سے

کوئی دنیا چھوڑ ہوا تارک
جب عشق ہوا ہے حافظ جی سے

اس عاجز مسکین کمیتر کو
سب کچھہ ہے ملا ہی حافظ جی سے

وہ وا نچھہ پیم کے جسنے پڑا
سب سیکھہ لیا ہے حافظ جی سے

سب کام ہوئے ہین اوسکے روا
جو عرض کیا ہے حافظ جی سے

خالی نہ پہرا خالی نہ گیا
جو آکے ملا ہے حافظ جی سے

کچھہ اور نہ ہوا کچھہ اور بنا
کچھہ جسنے پڑا ہے حافظ جی سے

کوئی دین لیا کوئی دنیا مانگا
کوئی حق سے ملا ہر حافظ جی سے

توصیف اونہونکی کس سے ہو
جب راضی خدا ہو حافظ جی سے

کوئی عاشق صادق کو حق کا
عرفان ہوا ہے حافظ جی سے

جو دلکی مراد اونسے چاہا
سب کام ہوا ہے حافظ جی سے

سب ہند و دکن پورب کوکن
کیا شور مچا ہے حافظ جی سے

ناچیز حبیب خستہ کمین نے
کچھہ مانگ لیا ہے حافظ جی سے

نہ تنہا فقط اک مری جان ہے
ہزاروں ہی جان تجھہ پہ قربان ہے

نبی کا نواسا ہے پوتہ علی کا
تو سلطان ہے ابن سلطان ہے

دیا ہے تجھے حق نے ایسی حکومت
دو عالم تیرے زیر فرمان ہے

یہ کہتے ہیں انسان و جن و ملائک
محمد علی فخر دوران ہے

کنیزک ہین حورین تو غلمان غلام
تیرے حکم مین جن و انسان ہے

نکر خوف محشر حبیب کمین تو
مدد پر تیرے کرشمہ سلیمان ہے

قصیدہ

کون ہے میرا تمہارے در سوا
رحمت اللعالمین دیکھو ذرا

آسرا ہے ہمکو تیری ذات کا
رحم کر بندے پہ محبوب خدا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے
رحم کرنا مجھپہ تیرا کام ہے

تیرے در کا آسرا ہی مجھکو بس
یا نظام الدین میری فریادرس

دستگیری کیجیے شاہ زمن
یا نظام الدین بحق پنجتن

دستگیر بیکسان دیکھو ادہر
یا نظام الدین لو میری خبر

رحم کی مجھپہ کرو جلدی نگاہ
یا نظام الدین محبوب آلہ

بادشہ مہپیر تمہارا کرم ہو | اب تو سلطان المشائخ رحم ہو
تم ملک فقرا ساکینون کے ہو | اور سلطان کل سلاطینون کے ہو
یا نظام الدین چشتی اب میری | پار جلدی کیجئے کشتی میری
آپکے در کا ہے بندہ خانہ زاد | یا نظام الدین سنو تم میری داد
سب بھلے ہین نیک ہین یک مین ہون بد | یا نظام الدین ہے وقت مدد
جلد سن لیجے میری فریاد کو | یا نظام الدین پہنچو داد کو
در پہ حاضر ہے تمہارے یہ غلام | یا نظام الدین کیجے اسکے کام
اپنے در سے کر کے بہیجو مجہکو شاد | یا نظام الدین میری اب دیجے مراد
عقد حل ہون اس دل غمگین کے | واسطے خواجہ فریدالدین کے
حلِ مشکل کیجے میری ضرور | یا نظام الدین ادہر دیکہو حضور

یہ حبیب خستہ ہے تیرا غلام

المدد یا شیخنا خواجہ نظام

شجرہ طیبات سلاسل چشتیہ بہشتیہ قدس اسرارہم

شجرہ شریف چشتیہ بہشتیہ

۱۱ ۵۸۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام اے تاج بخش اولیا
رحمت عالم محمد مصطفےٰ

السلام اے حضرت مشکلکشا
کر مدد مجھپر علیؓ شیر خدا

السلام ایخواجہ بصری حسن
کر عنایت مجکو حب پنجتن

السلام اے عبدُالواحد ابن زید
رنج و غم مین ہو گیا ہون سخت قید

السلام حضرت فضل ابن عیاض
کر عطا میرے تئین نہ ہد و ریاض

السلام ایمقتدا اے اولیا
خواجہ ابراہیم ادہم بادشاہ

السلام اب عشق کی ہومی کشتی
یا سدید الدین خذیفہ مرعشی

السّلام اے عالم ہر طیر و سیر | حضرت خواجہ امین الدین ہبیر

السّلام حضرت علو دینور | جلد مطلب میرے دلکی لاؤ بر

السّلام اے چشتیونکے تاج سر | خواجہ بو اسحاق چشتی نامور

السّلام اے چشتیونکے پیشوا | یا ابو احمد شہ ہر دو سرا

السّلام اے دردمندونکی دوا | حضرت خواجہ محمدؐ رہ نما

السّلام اے یوسف چشتی پیری | یار جلدی کیجیے کشتی میری

السّلام ایخواجۂ مودود چشت | روضۂ دل ہو میرا رشک بہشت

السّلام اے پیر با حاجی شریف | رنج و غم سے ہوگیا ہوں میں نحیف

السّلام اے خواجۂ عثمان ہرونی | دو جہان سے کیجیے مجکو غنی

السّلام اے دہلوی قطب مدار | خواجہ قطب الدین کعکی بختیار

السّلام اے شاہ میرے دلکو کر | یا فرید الدین یا گنج شکر

السلام اب رحم کی کیجے نگاہ
یا نظام الدین محبوب اِلٰہ

السلام اب ہوئی تازہ میرا باغ
یا نصیر الدین کرو روشن چراغ

السلام اب دور ہو رنج و تعب
یا کمال الدین علامہ لقب

السلام اب کیجئے میری مدد
یا سراج الدین محبوب صمد

السلام اشاہ ہو قطب حزین
حضرت شیخ المشائخ علم دین

السلام اب دفع ہو میری بلا
شیخ محمود عرف راجن پیشوا

السلام اب بخش دے میری خطا
شاہ جمال الدین جمن رہ نما

السلام اب رحم کر شیخ انام
جب حسنؒ ہے اور محمدؐ تیرا تام

السلام اے مظہر اللہ الصمد
المدد شیخ محمد المدد

السلام اے قطب بشیر السلام
رحم کر یا شیخ یحییٰ ذوالکرام

السلام اے راحتِ جانِ علی
شہ کلیم اللہ جہان آبادی ولی

السّلام اے زینتِ اورنگ چشت
یا نظام الدین ہو تازہ میرا کشت

السّلام اے کاشفِ سرِ نہاں
المدد یا فخرِ دین فخرِ جہاں

السّلام اے دافعِ رنج و بلا
خواجۂ نور محمدؐ با صفا۔

السّلام اے حضرتِ روشن ضمیر
تو سوئے خواجہ سلیمان دستگیر

السّلام اے مجکو از بس بیکلی
خواجۂ حافظ محمدؐ یا علی

۱۲ اس حبیبِ خستہ کا دلشاد کر
یک نظر اے شاہ خیر آباد کر ۲۸

شجرۂ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اوس خالقِ اکبر کے لئے
شان پیرونکی بنائی جسنے

تہا کسی وقت مین در پردۂ غیب
کیا پہر اپنے کو ظاہر لاریب

۱۵ عہ ۱۸

ہر تعین مین تشخص کا لباس — پہنا کس خوبی سے وہ رب الناس

سب شیونات ہین اوسکی ہر جا — کعبہ و دیر مین ہے جلوہ نما

اوسکے ہر رنگ مین ہی رنگینی — اوسکے ہر گل مین ہے نکہت بہینی

خود کسی جا کہا ربِّ اَرِنی — لن ترانی کی کہین خوش سخنی

کہین وہ شکل عرب بن آیا — نام احمد پہ پڑا صلّ علیٰ

اسد اللہ علی کہلایا — باپ حسنین کا خود آپ بنا

گہہ حسن بصری کے خرقہ مین شاد — عبد واحد کو کیا کچہہ ارشاد

کبہی ہو خواجہ فضیل ابن عیاض — ابن ادہم سے لیا خوب ریاض

نام رکہہ خواجہ سدید الدین کا — فیض پہیلایا امین الدین کا

کبہی ہو خواجہ علو دینوری — زیر فرمان کیا دیو و پری

ابو اسحاق وہ بنکر شہ چشت — دیا سب اپنے مریدونکو بہشت

پہنکر وہ ابو احمد کا لباس — گیا خود خواجہ محمدؐ کی پاس

آپ لے یوسف چشتی کا جمال — خواجۂ مودود کو بخشا ہے کمال

بنکے خود خواجۂ حاجی شریف — کیا عرفان بیان خوب لطیف

بنکے خود خواجۂ عثمان ہرون — شاہ اجمیر کو بخشا جو بن -

خود معین الدین حسن سجزی ہو — بس خلافت دیا قطب الدین کو

حضرت خواجہ فرید الدین ہو — کیا محبوب نظام الدین کو

آئے صورت مین نصیر الدین کے — بنگئے کام کمال الدین کے

پہنکے خرقہ سراج الدین کا — دیا روشن کیا علم الدین کا

شیخ محمود ملقب راجن — اوسکا فرزند جمال الدین جمن

نام رکہہ حسن محمد اپنا — جانشین شیخ محمد کو کیا

آپ یحیی المدنی بن آیا — پہر کلیم اللہ جہان ہادی ہوا

شاہِ اورنگ نظام الدین ہو
اوسنے تعلیم کی فخر الدین کو

نام رکہہ نور محمدؐ اپنا
بادشاہ خواجہ سلیمان کو کیا

شان حافظ کی وہ لیکر آیا
خود محمدؐ بعلے کہلایا

خیر آباد کیا اپنا مکان
ہوا محبوب حبیب دوجہان

شجرہ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

اول و آخر تمہین تو ہو
باطن و ظاہر تمہین تو ہو

ہان یہ حبیب مضطر کے
حافظ و ناصر تمہین تو ہو

شانِ محمدؐ سے علے عیان
خلق کے رہبر تمہین تو ہو

خواجہ سلیمان پیر کلان
اظہر و اطہر تمہین تو ہو

نورِ محمدؐ فخرِ زمان ۔۔۔ مہرِ منور تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ فخر الدین ۔۔۔ حقکے صفدر تمہین تو ہو

شاہِ نظام الدین یکتا ۔۔۔ خلق مین بہتر تمہین تو ہو

حضرتِ شیخ کلیم اللہ ۔۔۔ جگ مین برتر تمہین تو ہو

قطبِ مدینہ اے یحیٰی ۔۔۔ سب کے دلبر تمہین تو ہو

شیخ محمد قطبِ زمان ۔۔۔ حق کے دلاور تمہین تو ہو

حسن محمد پیر جہان ۔۔۔ حسن مین خوشتر تمہین تو ہو

شاہ جمن جمال دین ۔۔۔ خلق کے افسر تمہین تو ہو

حضرتِ راجن شہ محمود ۔۔۔ حق کے ذاکر تمہین تو ہو

علم الدین او شیخ سراج ۔۔۔ علم کے دفتر تمہین تو ہو

کمال دین او شیخ نصیر ۔۔۔ نور مطہر تمہین تو ہو

نظامِ دین محبوبِ الٰہ — عشق کے محضر تمہین توہو

حضرتِ شیخ فریدالدین — سبکے مہتر تمہین توہو

حضرتِ خواجہ قطب الدین — ماہِ منور تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ معین الدین — ہند کے سرور تمہین توہو

عثمان ہرونی حاجی شریف — حق کے غضنفر تمہین توہو

قطب الدین مودود جہان — فیض کے مظہر تمہین توہو

شیخِ زمان بویوسف چشتی — دین کے ناصر تمہین توہو

خواجہ محمدؐ مرشدِ پاک — خلق مین شاکر تمہین توہو

ابیِ احمدِ ناصرِ دین — شاہ مظفر تمہین توہو

حضرتِ خواجہ ابواسحاق — چشت کے سرور تمہین توہو

خواجہ علو اورامینِ دین — شاکر و صابر تمہین توہو

خواجہ سدید اور شہ ادہم — طبیب و طاہر تمہیں تو ہو
حضرتِ خواجہ شاہِ فضیل — خلق کے زیور تمہیں تو ہو
عبد واحد ابن زید — مرشد اکبر تمہیں تو ہو
حضرتِ خواجہ حسن بصری — بصر کے مبصر تمہیں تو ہو
راکب دُلال شاہ نجف — علی حیدر تمہیں تو ہو

احمد مرسل حق کے حبیب
شافع محشر تمہیں تو ہو۔

شجرۂ شریف چشتیہ بہشتیہ منظوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محمد علیشاہ آپہی تو ہو — میرے مولا آپہی تو ہو
خواجہ سلیمان پیر کلاں — تونسہ کے آقا آپہی تو ہو

نورِ محمد مہر کرم ۔۔۔ لطف کے بیضا آپہی تو ہو

دہلی کے خواجہ فخر الدین ۔۔۔ مرشد یکتا آپہی تو ہو

نظام دین اورنگ بدے ۔۔۔ خیر و تقویٰ آپہی تو ہو

کلیم اللہ شیخ جہان ۔۔۔ حق سے گویا آپہی تو ہو

قطب مدینہ محی شرع ۔۔۔ حضرت یحییٰ آپہی تو ہو

شیخ محمد چشتی بیشک ۔۔۔ مرشدِ دانا آپہی تو ہو

حسن محمد قطبِ زمان ۔۔۔ مرکزِ عقبیٰ آپ ہی تو ہو

شیخ جمال الدین حسن ۔۔۔ حسن مین یکتا آپہی تو ہو

شیخ محمود ملقب راجن ۔۔۔ مہر تجلیٰ آپ ہی تو ہو

حضرت خواجہ علم الدین ۔۔۔ علم کے دریا آپہی تو ہو

شیخ سراج الدین چشتی ۔۔۔ محب مولا آپ ہی تو ہو

کمال دین علامہ لقب	عالم یکتا آپہی تو ہو
حضرت خواجہ نصیرالدین	ناصر دنیا آپ ہی تو ہو
نظام دین محبوب الٰہ	فرید مولےٰ آپہی تو ہو
قطب الدین کاکی اوشی	قطب معلیٰ آپہی تو ہو
حضرت خواجہ معین الدین	خواجۂ والا آپ ہی تو ہو

شجرۂ چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد مصطفےٰ میری خبر لو	رسول کبریا میری خبر لو
علی شیر خدا میری خبر لو	ذرا مشکل کشا میری خبر لو
ہو کل کے پیر خواجہ حسن بصری	امام دوسرا میری خبر لو
ذرا اے عبد واحد ابن زید آپ	پئے شیر خدا میری خبر لو

فضیل ابن عیاض با ریاضت — یہی ہے التجا مری خبر لو

امان الارض ابراہیم ادہم — بلخ کے بادشاہ میری خبر لو

سدالدین خدیفہ مرعشی اب — برائے ہَلْ اَتیٰ میری خبر لو

امین الدین ہبیرہ شاہِ بصرہ — بحقِ مرتضیٰ میری خبر لو

علو [illegible] عالی مراتب — پئے شاہِ ولی میری خبر لو

ابو اسحاق چشتی خواجۂ دین — امام اولیا میری خبر لو

ابو احمد شہنشاہ فرسافت — گل باغ رضا میری خبر لو

جناب شیخ دین خواجہ محمد — جہاں کے پیشوا میری خبر لو

ابو یوسف عزیز مصر معنیٰ — تمہارا ہوں گدا میری خبر لو

جناب قطب دین مودود چشتی — اسیر غم ہوں آ میری خبر لو

مدد حاجی شریف زندنی ہو — ہوں بندئ بلا میری خبر لو

دہائی خواجہ عثمان ہرونی کی | حبیب اللہ کا میری خبر لو
معین الحق معین الدین چشتی | سراپا ہے بلا میری خبر لو
جنابِ خواجہ قطب الدین کاکی | ہو قطب اولیا میری خبر لو
فرید الدین مسعود شکر گنج | ہو زہد الانبیا میری خبر لو
نظام الدین سلطان المشائخ | کہ محبوب خدا میری خبر لو
نصیر الدین چراغ دہلوی اب | نصیر الاولیا میری خبر لو
کمال الدین علامائے عالم | علیم و رہنما میری خبر لو
سراج الحق سراج الدین چشتی | سراج الاولیا میری خبر لو
جناب خواجہ علم الحق و الدین | ہو دریا علم کا میری خبر لو
جناب شیخ محمود عرف راجن | گدا ہون آپکا میری خبر لو
جمال الحق و الدین شیخ چمن | ہے آلِ عبا میری خبر لو

حسن ہے یا محمد نام نامے
دلیل التقیا میری خبر لو

محمد چشتی اے شیخ زمانہ
ادہر دیکھو ذرا میری خبر لو

مدد قطب مدینہ شیخ یحیی
برائے مصطفےٰ میری خبر لو

کلیم اللہ جہان آبادی چشتی
کلیم کبریا میری خبر لو

نظام الحق والدین نبی اورنگ
دکن کے شہنشاہ میری خبر لو

جناب خواجہ فخر الدین چشتی
شہ ملک ولا میری خبر لو

ترحم خواجۂ نور محمد
ہوں اہلبیت و پا میری خبر لو

مدد پیر کلان خواجہ سلیمان
شہ تونسہ ذرا میری خبر لو

تمہیں حافظ محمد یا علی ہو
امام و پیشوا میری خبر لو

۱۶۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۱۶

الٰہی تصدق تیری ذات کا
محمد کی الفت ہو مجکو عطا

الٰہی بحق علے ہُدیٰ
مددگار میرے ہون شیرِ خدا

الٰہی بحقِ امامِ حسین
رہون مین ہمیشہ بہ آرام چین

الٰہی وہ سجادِ زین العباد
رکھین اس گنہ گار کے دلکو شاد

الٰہی جنابِ امام ہمام
مدد پر ہون باقر علیہ السلام

الٰہی ہو اب گرم میری دوکان
پئے جعفرِ صادق رازدان

الٰہی ہو اب جلد سے میرا کام
مدد پر ہون موسیٰ کاظم امام

الٰہی طفیل سے علے رضا
ہو ضامن کہ صدقہ سی دفع بلا-

الٰہی پئے شیخ معروف کرخ
نہ آئے میری پاس آفات چرخ

الٰہی بحق بنجِ ۱ ۵ لاُمُمْ
ہو سرّی سقطی کا مجھپر کرم

الٰہی نہ دلمین میرے آئے کید ۔ سدا خوش رہین مجھسے خواجہ جنید

الٰہی ہو رحمت تیری بحساب ۔ بلطف ابوبکر شبلی جناب

الٰہی رہون سبکے دلمین عزیز ۔ پئے عبد واحد بن عبدالعزیز

الٰہی ابی الفرح یوسف سدا ۔ کرین جلد حاصل میرا مدعا

الٰہی ابی الحسن ہنکار سے ۔ مجھے عشق احمد کی دولت ملے

الٰہی فدا شامی و رومی ہے ۔ علی بن مبارک جو مخزومی ہے

الٰہی مجھے غوث صمدان کی ۔ محبت ملے شاہ جیلان کی

الٰہی مجھے سہروردی کی خاطر ۔ رحم کر پئے بونجیب عبد قاہر

الٰہی پئے شیخ عمار یاسر ۔ عطا کر مجھے جام الفت کا ساغر

الٰہی مجھے آفتون سے بچا ۔ پئے نجم دین کے جو مشہو کبریٰ

الٰہی مجھے مجددین کے لئے ۔ ثواب بخشدے جو گناہ ہم کئے

الٰہی مرے حال پر کرم کر
بحق علی لالا اب رحم کر

الٰہی مرادین وہ دیوین ولی
جو ہین احمدؐ جوزقانی ولی

الٰہی بپئے نوردین بالکبیر
رہون عشق احمدمین دایم اسیر

الٰہی بپئے شاہ سمنان کے
علاوالدولہ قطب بستان کے

الٰہی ملے غوث کی واربانی
بپئے شیخ محمود اور مزدقانی

الٰہی رہون ساتھہ ایمان کے
کہ سید علیشاہ ہمدان کے

الٰہی بپئے خواجہ اسحاق ختلان
عنایت ہو بندیکو اب ایمان

الٰہی مری دلمین ہو اوسکا نقش
جو سید محمدؐ ہین اور نوربخش

الٰہی محمد علی نوربخش
میری سب گنہ اونکے صدقہ سی بخش

الٰہی طفیل محمد غیاث
نہ آئی مری لب پہ اب الغیاث

الٰہی حسن اور محمد کے بپئے
ہمیشہ سجی دلمین یا ہوکے نئے

الٰہی مری دلمین ہی خوف از حد ۔ مجھے بخشدی بہرِ شیخ محمدؒ

الٰہی لگا پار میرا سفینہ۔ پئے شیخ یحییٰ قطب مدینہ۔

الٰہی رکھین لطف ارشاد کے ۔ کلیم اللہ شاہ جہان آباد کے

الٰہی نکالین وہ دلکی مراد ۔ کہ شیخِ نظام الدین اورنگ آباد

الٰہی بہت جلد نعمت ملے ۔ محب النبی فخر دین سی مجھے

الٰہی روا جملہ حاجات ہو ۔ مدد خواجہ نور محمدؒ کرو

الٰہی تو کر پار اب میری کشتی ۔ پئے شاہِ تونسہ سلیمان چشتی

الٰہی عنایت ہو اونکی ولی ۔ جو ہین پیر حافظ محمدؒ علے

١١٦ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ١١٧

بعد حمدِ خالقِ ارض و سما | بعد نعتِ حضرت خیر الورا

عرض کرتا ہے حبیبِ جاں کسا | خدمتِ احباب میں با انکسار

یہ رسالہ ہے حبیب العارفین | مشتمل بر حال عرس اہل دین

معنی لفظ عَروس عِرس عُرس | سن لو تا کام آوے وقت بازپرس

ہے عروس آیا زبر سے جان لو | اسکے معنی دولہ تم پہچان لو

عِرس ہے ہاں زیر سے دُلہن کی ذات | عُرس ہے جو پیش سے وہ ہے برات

١١٩ دربیان تحقیق عرس ١١٨

اس بیان سے یہاں غرض کچھ اور ہے | عرس کی تحقیق کا اب دور ہے

اولیا نقل مکان کرتے ہیں جب | طالب انکی فاتحہ کرتے ہیں سب

عرس اُس کا نام ٹھہرا کس لئے | وجہ اوسکی مجھ سے اب سن لیجئے

اولیاء اللہ کے مرتے نہین ۔ شک نہ لاؤ اسکو تم جانو یقین

بلکہ جب نقل مکان کرتے ہین وہ ۔ زندہ رہتے ہین نہین مرتے ہین وہ

جب مجرد جسم سے ہوتے ہین وہ ۔ مثل دولہن لحد مین سوتے ہین وہ

ذاتِ حق سے اونکا ہوتا ہے وصال ۔ عام لوگو نپر نہین کھلتا یہ حال

جیسے فرماتے ہین حضرت مولوی ۔ بھی اسی مضمون کو اندر مثنوی

آمد آن وقتیکہ من عریان شوم ۔ جسم بگذارم سراسر جان شوم

نقل جب کرتے ہین خاصانِ خدا ۔ جلوہ گر ہوتا ہے فیضانِ خدا

یک تجلی خاص اونپر ہوتی ہے ۔ ہوش ہر فرد و بشر کی کھوتی ہے

سال مین جس حلت کے دن ای ذیشعور ۔ اوس تجلی کا تو ہوتا ہے ظہور

ایسا جلوہ ان پراتو نہین کہین ۔ غیر عرس اولیا دیکھا نہین

اسلئے اسدن کا ٹھہرا عرس نام ۔ اس سے ہوتا بہرہ ور ہر خاص و عام

دربیان آداب عرس

حضرت شیخ المشایخ نور حق
رحمت باری کی جو ہین مستحق

ہی محمد انکا نام اور چشتی ہین
طالبونکے واسطی وہ کشتی ہین

ایک ہی اونکی کتاب مستطاب
ہر ادب ہین طالبونکی وہ کتاب

اوسمین یعنی ارشاد فرماتے ہین وہ
راہ حق اسطرح دکہلاتے ہین وہ

اولیا اللہ کے اعراس کا
تم کرو حق رعایت سب ادا

تا مدد سے اونکی تم ہو بہرہ ور
دسترس حاصل ہو تمکو خیر پر

اولیاونکے تم ایام وفات
یاد رکہو مثل فرض اور واجبات

بلکہ وہ وقت اور گہڑی بہی کہو یاد
اوسگہڑی اوسدن انہروی اعتقاد

جو تمہین مقدور ہو کہانا پکاؤ
یا کہ شیرینی بصدق جان منگاؤ

فاتحہ دلواؤ اونکے نام پر
چست باندہو تم کمر اس کام پر

عُرس مین ارواح پاک اولیا — ہوتے ہین حاضر بلا و شک ذرا

خیر اونکے نام پر جو کرتے ہین — صدق سے اوسکا پیم دل سے لیتے ہین

دیتے ہین اونکو دعا ارواح پاک — ورنہ پہر جاتے ہین ہوکر دردناک

گر مزار اونپر نہ طالب جا سکے — اور نہ خدمت کچہہ بجا وہ لا سکے

حسب مقدور اپنے وہ سامان کرے — فاتحہ اونکا بصدق جان کرے

گر نہوئے یاد رحلت کی گہڑی — رات و دن مین رحلت اونکی جب ہوئی

فاتحہ دے اُنکا دن یا رات کو — ہاتہہ سے کہوئے نہ اس حسنات کو

گر نہ اوسکو یاد روز او رماہ ہو — وقت رحلت سے نہ وہ آگاہ ہو

جب جب اونکا ماہ آوے طالبو — پہلی رات آدینہ کی یا روز ہو

انبیا اور اولیا کی روحون پر — فاتحہ دلواکے ہو تم بہرہ ور

قطب الاقطاب جہان نیکوئی — ہین نصیر الدین چراغ دہلوی

عرس اونکا حضرت گیسو دراز
کرتے تہے کس دہوم سی با صد نیاز

جب جہانمین آتا تہا ماہِ صیام
ہوتی جب اٹھارویں شب نیکنام

کہانا کہلواتے تہے اونکے نام پر
خرچ کرتے تہے بہت اسکام پر

دنکو بہی دیتے تھے انکا فاتحہ
فاتحہ کا کرتے تہی یون خاتمہ

فاتحہ دینے مین ہان سے آطالبو
ہین برابر رات دن تم جان لو

اور جانو رات دن آئندہ کے
ہین برابر فاتحہ کے واسطے

طالبو سنئے گر کوئی محتاج ہو
نیک بختی مین مگر سرتاج ہو

جو میسر ہوا وسے کہانا پکائے
فاتحہ دیکر وہ کہانا آپ کہائے

عُرس سب کا گر نہ اوس سے ہو سکے
تو رعایت بعض عرسونکی کرے

جو کرے اسطرح عرس اولیا
اجر دیگا دو جہان مین کبریا

عمر و دولت اوسکی ہووے گی زیاد
پاویگا دونو جہانکی وہ مراد

اور نہ محتاج خلایق ہوگا وہ | مورد افضال خالق ہوگا وہ

اس عمل سے عاقبت ہوگی بخیر | اس جہان مین بہی نہو محتاج غیر

ہے حدیثون مین یہ مضمون صحیح | ترجمہ اوسکا سنو مجھسے صریح

ہر بشر کا حشر ہوگا اوسکے ساتھہ | ہوگی دنیا مین محبت جسکے ساتھہ

عرس کے آداب سارے ہو چکے | جو کہ مطلب تھے وہ بارے ہو چکے

اب قصیدہ عرسونکا لکھہ اے حبیب
تا سعادت دو جہانکی ہو نصیب

کہتا ہون بعد حمد خدا مصطفے کا عرس | سلطان دین سید ہر دوسرا کا عرس

اول ربیع مین پانچ ہین اعراس العزیز | ہے سبکے پہلے شافع روز جزا کا عرس

یعنی ہے دوسرے کو شہ دین کا فاتحہ | اور تیسرے کو خواجہ فضیل صفیا کا عرس

پھر چودہوین کو فضل خدائے کریم سے | ہوتا ہے بختیار شہ رہ نما کا عرس۔

کرتاہون جاو دن لسی اسی ماہ نیک مین
چوبیسوین کو شیخ کا یم خدا کا عرس

ہی جسکا نام شیخ محمد ولی حق
انتیسوین کو کرتے ہین اوس رہنما کا عرس

شہر ربیع الثانی کی بھی چھبیسوین کو ہی
اسحاق شاہ چشت شہ اولیا کا عرس

اٹھاہوین کو کرتے ہین اس ماہ مین ضرور
خواجہ نظام دین حبیب خدا کا عرس

ہوتے ہین اب جمادی اول مین عرس دو
چھبیسوین کو شاہ بلند رہنما کا عرس

کرتے ہین فرط شوق سی اکیسوین کو ہم
پیر حق سراج دین شہ پیشوا کا عرس

دو عرس ہین جمادی ثانی مین دوستو
غرہ کو خواجہ ناصر الدین اولیا کا عرس

اور بست و ہفتم مہ مذکور کو دلا
ہی فخر دین مظہر نور خدا کا عرس

ماہ رجب مین ہوتے ہین امسال عرس پانچ
کرتا ہون ان مہینہ مین اولیا کا عرس

مودود چشتی قطب زمان جسکا نام ہے
غرہ کو ہی اوسی مہ ارض و سما کا عرس

خواجہ معین دین شہنشاہ ہند کا
اس ماہ کی چھٹی کو ہی اوس بادشاہ کا عرس

دسوین کو عرس خواجہ حاجی شریف ہے — دریائے لطف مخزن حلم و حیا کا عرس

پہر تیرہوین بفضل خداوند دو جہان — ہوتا ہی خواجہ یوسف اہل صفا کا عرس

مقبول حق خواجہ محمدؐ ہے جنکا نام — ہی نصف ماہ کو اوسی اہل بقا کا عرس

دو مرشدونکے عرس ہین ماہ صیام مین — اٹھارہوین کو شیخ نصیر اولیا کا عرس

اکسوین کو شاہ نجف کل کے پیشوا — میر عرب علی ولی مرتضیٰ کا عرس

شوال کی ہی پانچوین عثمان ہرونی — جانو یقین عارفونکے پیشوا کا عرس

عرس ہبیرۃ البصری ساتوین کو ہی — اور چودہوین حذیفہ اہل بقا کا عرس

ذیقعدہ مین ہی چار ہین اعراس بالیقین — ہی بارہوین نظام دکن رہنما کا عرس

اور بست و ہفتم مہ مذکور کو بہی ہے — شیخ کمال معدن علم عطا کا عرس

پہر بست و ہفتم مہ ہذا کو دوستو — جانو یقین شیخ حسن رہنما کا عرس

انیسوین کو خواجہ محمد علی ولی — سلطان خلق ہر شاہ و گدا کا عرس

یعنی ہے بارہوین مہ ذیقعدہ طالبو * کرتا ہون ثبت ایک ولی خدا کا عرس *

وہ شاہ خیر اباد ہے مرشد جہان کا
کیونکر کرے نہ خلق اوس اہل خدا کا عرس

آل نبی ہے حافظ قرآن پاک ہے
ہے باعث نجات اسی رہنما کا عرس

ذیحجہ شریف مین ہوتی ہین عرس دو
ہے تیسری کو ایسے ولی رہنما کا عرس

جنکا جناب نور محمد خطاب ہے
اور بیسوین کو شیخ جمال اولیا کا عرس

یہ تین عرس ماہ محرم مین ہین ضرور
تاریخ مختلف مین ہے پھر رہنما کا عرس

چوتھی کو ہے جناب حسن بصری کا وصال
کرتا ہون اوس خلیفہ مشکل کشا کا عرس

اور پانچوین فرید شکر گنج کی نیاز
عجز و نیاز سے ہے اُس اہل خدا کا عرس

پھر چودھوین کو عرس علو دینوری کا ہے
سلطان نامدار شہ اولیا کا عرس

تاریخ بست ہفتم ماہ صفر کے بیچ
ہوتا ہے عبد واحد اہل خدا کا عرس

بائیسوین کو حضرت محمود کی نیاز
چھبیسوین کو حضرت علم الہدا کا عرس

اور بست و ہشتمین کو ہے یحیی نامدار
مقبول بارگاہ رسول خدا کا عرس

اور ساتوین کو خواجہ سلیمان تونسوی ۔۔۔ محبوب حق و عاشق مشکل کشا کا عرس

خدمت ہے اسی حبیب مجھے سال بھر کی یہ ۔۔۔ کرتا ہون جاؤن لسی ہر ایک اولیا کا عرس

اللہ سے دعا یہی ہے سو روز شب میری ۔۔۔ یون ہی کیا کرون مین ہر ایک پیشوا کا عرس

رقعۂ مبارک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رحم کر الٰہی وقار النسا پر ۔۔۔ ملے شاد و خرم وہ پھر مجھسے کر

مدد تجھپہ ہون شاہِ ملکِ عرب ۔۔۔ ہون سایہ فگن پنجتن روز و شب

بحقِ علی سید المسلمین ۔۔۔ رہے عیش و عشرت سے وہ مہ جبین

حوالے علیِ رضا کے کیا ۔۔۔ ضمانت مین ضامن کے تجھکو دیا

کرین تیری امداد بارہ امام ۔۔۔ رکھین تیری اولاد کو تا قیام

خدایا بحق سب نبی آل امام ۔۔۔ سدا چشتیون کا ہو تجھپر کرم

عنایت رکھین تجھپہ پیران پیر
بحق حسین و حسن دستگیر

حسن بصری اور عبد احد تھین
سبھی آفتون سے بچا کر رکھین

میری جان ہے تجھسے راضی فضیل
براہیم شاہ بلخ کے طفیل

سدید و امین اور علو دینور
تجھے دشمنون سے کرین بیخطر

پئے حضرت خواجہ اسحاق چشت
ہو سرسبز دل تیرا مثل بہشت

ابو احمد ابن فرسنافتہ
کرین تیرے اعمال پرداختہ

مدد تیری خواجہ محمد کرین
ابو یوسف چشتی انعام دین

ہو مودود چشتی کا تجھپر کرم
کرین دور حاجی شریف اسکے غم

تیری خواجہ عثمان ہرون سدا
کرین دستگیری بعین رضا

تصدق سے اجمیر کے یا خدا
وقار النسا کی ٹلے سب بلا

بحق شہ ہند خواجہ معین
کرین لطف تیری پہ بابا قطب دین

شکر گنج دیوین وہ گوہر کا گنج | نہووے کسی طرح کا اوسمین رنج
ہنسی اور خوشی سے رہی سبھی ہونگے کام | ہر دارین مین تیرا ضامن نظام
نصیر الدین روشن کرین پہر چراغ | کمال الدین تازہ کرین دلکا باغ
سراج الدین محمود صاحب جمال | کرین مال کا نیک تیری مآل
خدایا پے شیخ خواجہ حسن | ہو انجام مقصد بوجہ حسن
ہو شیخ محمد و یحییٰ کلیم | مددگار ہر دم بفیض عظیم
نظام الدین اورنگ زیب رضا | کرین تیری حاجات جملہ روا
کہ فخر جہان فخر دین کے لئے | تیری سب بلائین سری جان ٹلے
جو نور محمد نگہبان ہین | مددگار خواجہ سلیمان ہین
کنیزک محمد علے کی کیا | حفاظت مین حافظ کی تجکو دیا
تو زندہ رہی یکصد و بست سال | خوشی اور صحت سے اے ذوالجلال

سہ ہر آل و اولاد تیری مدام | بحقِ محمدؐ علیہ السلام
اسی جان بابا نہ موقوف کر | کہ نام خدا کا تو دیکھے اثر
فقط یا سلام اے پسندیدہ خو | صد و یازدہ بار پڑھ با وضو

حبیب علی کی دعا ہو قبول
خدایا بحق محمد رسولؐ

روایات

جبکہ آتا ہے یہ عرس یکتا | خلق مین ہوتا ہے شہرہ برپا
آگے ہر ملک سے سب خاص و عموم | کرتے ہین روضۂ اقدس پہ ہجوم
منتین نذرین چڑھاتے ہین سب | جو مرادین ہین وہ پاتے ہین سب
خادم عرش سے رب العزت | اپنے محبوب کی خاطر رحمت
ہاتھ سے حورون کے ہے بھجواتا | جلوہ عشاق کا یون چمکاتا

بہر تسبیح و برائے تہلیل ۔ مجتمع ہین ملک رب جلیل

حور و غلمان بصد عزّ و وقار ۔ خوان رحمت لیئے بہر نثار

کچھہ ملائک گل فردوس سے ہار ۔ لیکے ہاتھون مین یہ کہتے ہین پکار

جمع ہو جائین براتی یک جا ۔ شاہ اجمیر ہے دولہ بنتا

کوئی کہتے ہین اُسی شاہنشاہ ۔ ہر بلا شک وہی ہند کا شاہ

تر زبان ذکر سے رہتا ہی کوئی ۔ خواجہ بابا اونہین کہتا ہی کوئی

کوئی کہتے ہین اونہین خواجہ کلان ۔ حالت درد مین ہو کر گریان

دل سے صدقے جو کوئی ہوتا ہے ۔ خواجہ چشتی بہی اونہین کہتا ہے

جوشش عشق مین ہندی سندی ۔ اونہین کہتے ہین نبی الہندی

کوئی عارف اونہین با صدق و صفا ۔ بادشاہ کہتا ہوا ہے آتا

جاذبہ شوق کا رہتا ہی جنہین ۔ وہ تو ہند الولی کہتے ہین اونہین

اور کوئی اونکو بصد صدق دلی
پیر چشتی جو او نہین کہتا ہے
اور ہے خواجہ بزرگ اونکو کہا
اور کوئی او نہین باعشق و سرو
سب او نہین قطب مشایخ بولو
یہ جو مخصوص معین الدین کا
یہ بہی ارشادِ نبی جانئے گا
خواجہ عثمان نے بعز و کرام
پیر کبہی پاس رہی بیس برس
بارہا خواجہ عثمان ہرون
تو ہی محبوب خدا خواجہ معین

شوقمین کہتا ہے اےخواجہ جی
حاجتین اپنی وہ سب پاتا ہے
ملکی عرفانی بصد صدق و صفا
شوقمین کہتا ہے اےمیری حضور
یہ خطاب نبوی ہے جانو
لقب چشتی جہان مین پہیلا -
نکتہ باریک ہے پہچانئے گا
بخشی ترغیب فقرا اونکا نام
نہوے اونسے جدا ایک نفس
دیکہو فرماے زبان سے یہ سخن
ہے تفاخر ترے سے میری تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ
لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے در حین طواف اور دعا
ہاتہہ خواجہ کا پکڑ کے کہنے لگا

یا خدا خواجہ معین الدین کو
اب مین تفویض کیا ہون تجکو

ایکدن کعبہ کے زیر میزاب
کہ دعا کرتے کہڑے تہے وہ جناب

حقمین خواجہ کے وہ کرتے تہے دعا
وہانپہ آواز یہہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را
کرد مقبول خدائے دانا

میرا یہ دوست تہو دلمین ملول
ہان کیا خواجہ معین کو مین قبول

وہان سے جب شہر مدینہ آئے
ساتہہ مرشد نے اونہین لے آئے

عرض کی جاکے باالحاج تمام
باادب ہوکے صلوٰۃ اور سلام

آئی آواز کہ وعلیک سلام
یا قطب خواجہ معین الاسلام

بولے خوش ہوکے یہ مرشد اونکو
خوب تکمیل کو پہونچا اب تو-

الغرض عرس کے جب ہوے ن ایام — جمع ہوتے ہین وہان خاص و عام

شہر و قریون سے بڑی شورون سے — آتی ہے سیدنی کس زورون سے

پیدل آتا ہے کوئی کوئی سوار — تا سپر خواجہ کے ہونے کو نثار

جکڑیان گاتے چلی ہین کوئی — آرزو پاتے چلے ہین کوئی

منہہ پہ گرتا جو ہے اوس رہ مین غبار — ہے فدا عنبر چین مشک تتار

سیڑہیان پا چکے ہین اے خوشخو — ناک گہستے ہین وہان پر مہ رو

اوسکے اوپر سے جو کر جائے گذر — ہو وے وہ اپنی خودی سے باہر

در نقارہ و نوبت خانہ — ہے حقیقت در رحمت خانہ

رحمت خاص خدا کی اوسپر — بس اوترتی ہی جو آوے در پر

اوسکے آگے ہے بلند دروازہ — چرخ تک جسکا گیا آوازہ

سجدہ گاہ فقرا ہے وہ در — قبلہ اہل فنا ہے وہ در

سر جو اوس در پہ دہر رستے ہین — جیتے جی گو یا مرے رہتے ہین

جسنے سر اپنا رکہا اوس در پر — در مقصود کو پہونچا جا کر

آگے دو ڈیگین نصب ہین اوسجا — ذی مراد آنکی ہے پکوانا

اوسکی لذت کو جو کہائے جانے — یا مراد اپنی جو پائے جانے

مانتے ہین اوسی مقصد کے لئے — پائے مقصد کو جو اوسکو بہر دے

اوس سے بہتر کوئی لذت ہی نہین — ایسے حلوے مین حلاوت ہی نہین

اوسکی آگے ہی وہان شام چراغ — اوسمین روشن ہی ہر اک شام چراغ

جسنے دیکہا اوسے یہ کہنے لگا — روشنی ایسی تو دیکہا نہ سُنا

ایک ہے وہان پہ جو مجلس خانہ — مئے وحدت کا وہ ہے پیمانہ

عاشقان عشق بہرے بیٹھے ہین — سیکڑون وہان نگہرے بیٹھے ہین

ایک ڈیرا ہے وہان دلبادل — آب رحمت کا چتر یا بادل

ہین قنادیل جو اوسمین لٹکے | آیت النور کے ہین وہان جلوے
رات کو ہوتا ہے اوسجا پہ سماع | رقص و حالت کا وہانپر اجماع
وہان رہتی ہین سبہی صوفی و رند | عربی و عجمی ہندی و سند
کوئی زاری و بکا کرتا ہے | کوئی حق حق کی صدا کرتا ہے
راگ کا ختم ہے جدم ہوتا | سبکو شربت ہین پلاتے اوسجا
ختم ہوتا ہے وہان کڑکے پر | رقص ہے پیر و جوان لڑکے پر
یعنی ہے رجز کی ہندی کڑکا | جسکے سننے سے ہو دلکو دہڑکا
اور چہٹی ماہ رجب کی وہان پر | خاتمہ راگ کا ہے اے خوشتر
پگڑیان خواجہ کے در سے اونکو | ملتی ہین جو ہین مشایخ خوشخو
باندہکر سر پہ وہ دستار سفید | ملتے آپسمین ہین وہ مثل عید
روضہ پاک پہ سب ہین آتے | اور مرقد کے تصدق جاتے

شادیانے ہین بجاتے اوسدم ... ختم جب ہوتا ہے قل کا بہم

ایکدر سامنے ہی سمت حضور ... دیدے جسکی ہون آنکھین پر نور

ایکدر اور ہے اے پاک گہر ... مسجد شاہ جہانی ہے جدہر

ایکدروازہ چھتری ہی جان ... جہالر کیطرف اوسکو پہچان

سولا کہنبے کیطرف ہے ایکدر ... عشق بازون کا وہان پر ہی سر

ایک دروازہ میان اور ہی وان ... حسن کا اوسکے ہو کسطرح بیان

اور ہے سمت کچہری یک در ... جمع ہوتے ہین وہان سب دن بہر

دو ہین دروازہ لنگر خانا ... یاد رکہیو تو اوسے اے دانا

آتش بٹتی ہی وہان پر ہر روز ... وہان کا ہر روز ہے مثل نو روز

منّ سلوا کی ہو لذت جسمین ... اوسکی تعریف کی قدرت کسمین

محلسے خانہ کے اندر یک در ... ہے تصور مجہے اوسکا اکثر

ایک ہی روہانپہ عجائب کہڑکی
دیکہکر عشقکی آتش بہڑکی

الغرض ایک ہی کہڑکی اوسجا
جملہ دروازے وہان ہین گیارا

وضع مین شوکت و شانخین مکسر
چرے خلکے برجسے ہین وہ برتر

ہے لکہا خواجہ حمید الدین کے
یعنی ملفوظ مین یہ ہے اونکے

ایک شب خوابمین پیغمبر نے
آنکر خواجہ معین الدّین سے

ایسا فرماے کہ اے خواجہ معین
ہی حقیقت مین میری دین کا معین

کیا سب سنّتین سب کرکے ادا
ایک سنت کو میرے ترک کیا

صبح ہوتی ہے ملک شام خطام
تہا مرید یہی وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکیکو وہ بہیجا حق جو
لائے تہے دار حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی
اوسکی قسمت مین تہی یہ آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ آئی تہی اسیر
ایک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین لیکے بعین الاسلام — بی بی آمنۃ اللہ رکھا نامی نام

حسب حکم نبوی لیکے وہین — اپنی خدمت مین رکھے اونکو تئین

اونسے پیدا ہوئین اک بدر کمال — حضرتہ حافظہ بی بی جمال

گنبد پاک مین شرقی جانب — قبر اون بی بی کی ہی ایطالب

وہانکے خدّام ہین لڑکے بالے — گرد ہین چاندکے گویا ہالے

جہالرا ایک ہے وہان پانی کا — ہی وہ جان بخش دل فانی کا

ہی کمین وہان جو محمدؐ کا پسر — ہی بجا اوسکو کہین گر کوثر

چار کامل کے جو پائین ہی مزار — ہین وہ مشہور وہان چارون یار

سامنے گنبد اقدس کے وہان — سنگ مرمر کی ہی مسجد ای میان

سنگ مرمر کی ہے ظاہر مسجد — باطنًا نور کی ظاہر مسجد

طول اوس مسجد انور کا سنو — نوّد و ساتھہ ہین گز شرعی دو

ہین اٹھارہ وہ گزِ شرعی سے — عرض مین اسکو تو باور کرے

چاردہ سالکی کوشش مین تمام — اوسکی تعمیر نے بنائے اتمام

فرش ہے صحن مین سنگ مرمر — گویا اوسمین ہے تجلی کا اثر

عرض اوس صحن کا کیا خوب نفیس — گزِ شرعی سے وہ ہے ستائیس

کوئی گنبد نہین اسطور کی ہے — عرض و طول نہ اسدور کی ہے

گویا قدرت کی ہے سانچے مین ڈہلی — دلکو ہر ایک کی لگتی ہے بہلی

در و دیوار سے اوسکی لامع — پرتو ماہ حقیقت طالع

کلس اوس گنبد انور کا عجب — نہین اسطور کا تا روم حلب

رفعت و شانمین ہے زیبائی — ہے اشارہ طرف یکتائی

راگ پیہلے کو جو ہوتا ہے وہان — مست رہتے ہین وہان رقص کنان

اسقدر لطف سماع ہے اوسجا — کہ کسی نے کہین دیکہا نہ سنا

کیونکہ سرکار یہ ہے معدن چشت | اور دربار یہ ہے مخزن چشت

ہے یہ دستور ہمیشہ وہان پر | جس سی عاشقکی ہو صدمہ جان پر

لوگ سب بعد عشا آتے ہین | خوف فرقت سی مری جاتے ہین

روضہ اطہر کے ماموری کے قبل | یہی معمول ہے جاری یہہ شغل

جبکہ پڑہتے ہین کڑک کے کڑکا | عشق کا جس سے اوٹہی ہی بہڑکا

کہتے ہین جتنے کہ ہین پیر و جوان | حالت جذب مین ہو کر نالان

کب سحر ہویگی میرے مولا | شوق مین کرتے ہین سب واویلا

چاندنی شب دیجور ہوئی | قبر آنکھون سے جو مستور ہوئی

نیند کسطرح غریبون کو آئے | لحد پاک جو آنکھون مین سمائی

پہر وہ چاندیکا کٹہرہ دیکہون | شوق سے جاکے مین آنکہونکو ملون

شامیانے جو لحد پر ہین کہڑی | دلکو عشاق کے کرتے ٹکڑے

کب مین دیکھون وہ غلاف زرین | یا خدا جلد سحر ہوے کہین

جسگہڑی صبحکا تارا چمکا | عشق بازون کا ستارا چمکا

ہوئے عشاقکے دلکو شادی | دیتے باہم ہین سبارکبادی

دوستو وقت سحر آ پوہنچا | ابن احمد پہ پڑہو صل علے

یہہ ہمیشہ ہے وہان کا دستور | آکہڑے ہوتے ہین خواجہ کے حضور

کرتے روشن ہین درِ گنبد جب | ہوتے حاضر ہین وہان خادم سب

جبکہ ہوتا ہے صبح کا تڑکا | پہر تو عاشق کا کلیجا پہڑکا

روبرو کہلکے اذان وقت سحر | کہولتے در کو ہین اے پاک گہر

اولیا غوث و قطب باندہے ہات | عُرسمین رہتے ہین حاضر ذرات

روبرو گنبدِ انور کے جا | ہاتہہ باندہے ہین کہڑے سب فقرا

کوئی گریان ہے کوئی خندان ہے | کوئی مضطر ہے کوئی حیران ہے

کوئی کرتا ہے نفی و اثبات ۔ کوئی مشغول ہے در اسم ذات

کوئی بیٹہا ہے تجلے مین محو ۔ کوئی ارباب شکر اہل سہو

فیض پاتا ہے کوئی روحانی ۔ معنوی اور صوری جسمانی

کوئی کرتا ہے طواف گنبد ۔ کوئی ہوتا ہے فدائے مرقد

کوئی چوکہٹ پہ رکہے سر روتا ۔ عرض حاجت کوئی دلسے کرتا

ہاتہہ باندہے کوئی کہتا یا شاہ ۔ حال پر میرے کرو جلد نگاہ

کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے ۔ لوٹتا دلکا یہان بستا ہے

یہ تصرف ہے نرالا اوسکا ۔ کہ کسنے کہین دیکہا نہ سنا

قبر مین رہ کے حکومت کرنا ۔ اونکے ہاتہو مین ہے جینا مرنا

آنکہہ ملتی ہے یہان اندہے کو ۔ بانجہ پاتی ہے یہان بچے کو

کوڑہ کوڑیکا یہان جاتا ہے ۔ صدق دلسے جو کوئی آتا ہے

معنوی فیض ولایت اونکا　　ہفت اقلیم مین کیسا چمکا

آ جلے روز جو طالب آوے　　اوسکی تکمیل یہان ہوجاوے

ہوتی ہے تربیت روحانی　　جو کہ اسدر کی کرے دربانی

وردکی اپنے دوالو لوگو　　اپنے مقصود کو پالو لوگو

کوئی اسدر سے تو خالی نہ گیا　　کوئی اسگہر سے تو خالی نگیا

جب پیمبر نے حکومت اوسے دی　　ہوا تب ہند مین وہ ہندالولی

والی ہند کیا جبکہ نبی　　آیا تب ہند مین وہ ہندولی

اور محمدؐ کا نواسا ہے وہ　　اسد اللہ کا پوتا ہے وہ

ذرہ اوسدر کا ہے مثل خورشید　　نور اسگہر کا ہے مثل جمشید

بہتر اسدر سے کوی در ہی نہین　　بہتر اس گہر سے کوی گہر ہی نہین

پہر خدا ہمکو دکہائے اجمیر　　پہر خدا ہمسے بلائے اجمیر

یا خدا جلد لیجا پہر اجمیر | یا خدا جلد دکہا پہر اجمیر
ہوینگی اوسکی مرادین حاصل | عرسمین ہوگا جو جاکے شامل
چلو اوس شاہ کا جلوہ دیکھو | میرے سرکا وہان سودا دیکھو
اپنے مقصود وہان پاؤگے | اپنے مطلوب وہان پاؤگے
پاؤگے چلکے وہان تاج وتخت | پاؤگے چلکے وہان دولت وبخت
پاؤگے چلکے وہان فقر وغنا | پاؤگے چلکے وہان سر خدا
حاجتین سبکی روا ہوتی ہین | مقصدین سبکے ادا ہوتے ہین
حق کیا جسکو ولایت کا امام | ہے وہی خواجہ معین الاسلام
جب سے اجمیر مین ہی تخت نشین | ہر گدا اوسکا ہے فغفور چین
یا الٰہی بطفیل اجمیر | میرے مطلب مین نہو ابتو دیر
یا الٰہی بطفیل اجمیر | عشق خواجہ مین میری عمر ہو تیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر　　تشنہ لب ہون مجھے کردے تو سیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر　　اپنی الفت مین میرے دلکو گھیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر　　دور کردے میری قسمت کا پھیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر　　مجھے اسدر سے توخالی مت پھیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر　　مجھکو اسگھر سے توخالی مت پھیر

کب تلک غم یہ اوٹھاؤن خواجہ　　کب تلک تجھکو نباؤن خواجہ

اسطرح کا تو مجھے بیخود کر　　جز خدا کے نہ کوئی آئے نظر

بیکس و عاجز و مسکین ہون مین　　اور بہت رنج سے غمگین ہون مین

غمکے دریا سے نکالو خواجہ　　میری کشتی کو سنبھالو خواجہ

آپڑی سخت بھنور مین یہ ناؤ　　اپنے الطاف سے تم پار لگاؤ

مین دکن مین ہون بہت خستہ حال　　رنج و غم کو تو میرے دلسے نکال

کب تلک درد مصیبت مین رہون
کب تلک رنج و صعوبت مین رہون

میرا اسدر کے سوا کوئی نہین
میرا اس گھر کے سوا کوئی نہین

اس مصیبت مین پکارون کسکو
درد دل اپنا دکھاؤن کسکو

کون اگر میرے امداد کرے
کون اگر میرا دلشاد کرے

گو برا ہون مین برا ہون تیرا
جاؤن اسدر کے سوا کونسی جا

ہمکو اسدر کے سوا در ہی نہین
ہمکو اس گھر کے سوا گھر ہی نہین

گرچہ آلودہ عصیان ہون مین
پھر بھی الطاف کا شایان ہون مین

مانگتا ہون تیری در کا صدقہ
مانگتا ہون تیرے گھر کا صدقہ

میرا مطلوب مجھے ملجائے
میرا محبوب مجھے ملجائے

مجکو ملجائے میرا شاہنشاہ
مجکو ملجائے میرا رہنما

مجکو ملجائے میرا حافظ دین
مجکو ملجائے میرا قطب دین

یا احد اپنی تو وحدت کے لئے
بخشدے ہمکو تو کثرت کے لئے

بطفیل شہ لولاک لما
بطفیل بہہ علی شیر خدا

فاطمہ کا مجہے کچہہ دے صدقہ
اور خدیجہ کا بہی کچہہ دے صدقہ

صدقہ جلد بہی تو اے بار خدا
اپنے حسنین کا مجہکو دلوا

زین عباد کا کچہہ دے صدقہ
یعنی سجاد کا کچہہ دے صدقہ

حضرت باقر و جعفر کے لئے
کچہہ تو دے سبط پیمبر کے لئے

حضرت موسی کاظم کے طفیل
حضرت ضامن ثامن کے طفیل

رحم کر مجہپہ تقی کی خاطر
لطف کر مجہپہ نقی کی خاطر

حسن عسکری و مہدی کا
اپنے الطاف سے دلوا صدقہ

چشت کے مرشدوں کا دے صدقہ
تا رہے دل مرا مقصد سے بہرا

صدقہ تو خواجہ حسن بصری کا
مجکو کونین میں یارب دلوا

عبدِ واحد کا عطا ہو صدقہ | تا میرے نیک ہو دین و دنیا
فضل سے خواجہ فضیل ابن عیاض | ایخدا مجکو عطا کر تو ریاض
اور شاہ بلخی ابراہیم | ابن ادہم کے لئے بخش کریم
صدقہ خواجہ سدید الدین کا | صدقہ خواجہ امین الدین کا
اب علو دینوری کا صدقہ | حشر تک سلسلہ ہووے میرا
بطفیلِ شہِ اسحاق چشت | سلسلہ کو کرو داخل بہشت
ناصر الدین ابی احمدؒ کیلئے | رحم کر خواجہ محمدؐ کے لئے
حضرت یوسف چشتی کیلئے | ہو رواں زورق مطلب میرے
یا ودود از پئے خواجہ ودود | سلسلہ کو میرے رکہہ تو خوشنود
بطفیل شہ حاجی شریف | صدقہ دے کر کہڑا ہی یہ نحیف
مقتدا صاحبِ عرفانکے لئے | ہرونی خواجۂ عثمان کے لئے

صدقہ خواجہ معین الدین کا ۔۔۔ ہو میرے سلسلہ کو عشق خدا

جلد یا خواجہ معین الدین اب ۔۔۔ دے لگے بر لا وہ ہمارے مطلب

صدقہ مجکو توئی اجمیر کا دے ۔۔۔ یا کہ الفت تیری تا مرگ رہے

یاد کہا دے مجھے جلوہ اپنا ۔۔۔ یا مجھے کر دے تو شیدا اپنا

قطب دین خواجہ فرید الدین کا ۔۔۔ صدقہ خواجہ نظام الدین کا

صدقہ خواجہ نصیر الدین کا ۔۔۔ کر دے روشن تو چراغ اب میرا

لطف سے شیخ کمال الدین کے ۔۔۔ ہمپہ اسرار خدا ئیگا کہلے

صدقہ تو شیخ سراج الدین کا ۔۔۔ کر عنایت مجھے میرے مولا

ہمکو ملجاوے پی علم الدین ۔۔۔ دید انوار سموات و زمین

بطفیل شہ راجن محمود ۔۔۔ جلد بر ائین ہمارے مقصود

صدقہ خواجہ جمال الدین کا ۔۔۔ یا الٰہی سب مجھے جلدی ہو عطا

اور حسن خواجہ محمدؐ کے لئے
سینہ گنجینہ عرفان کردے

مجہید اب شیخ محمدؐ کے لئے
کر نظر لطف کے خالق میرے

شیخ یحییٰ المدنی کا صدقہ
اپنی درگاہ سے یارب دلوا

مہر ہو شیخ کلیم اللہ کی
تا بر آئے میری امید دلی

شاہ اورنگ نظام الدین کا
صدقہ اور دے فخر الدین کا

خواجہ نور محمدؐ کے لئے
عفو سب میری خطائیں کردے

دے سلیمانِ زمان کا صدقہ
یعنی وہ پیر کلاں کا صدقہ

صدقہ مجکو میرے ہادی کا
اپنی الطاف سی کر ہمکو عطا

یعنی اے حافظ خیرآبادی
آپکے در پہ ہوں میں فریادی

جب محمدؐ علی ہی آپ کا نام
ہو ظہور اسموں کا سب مجھیں تمام

ای شہنشاہ ولایت جلدی
کیجئے میری مرادیں پوری

خالی مت پہیرئیے اپنے در سے
تیری سرکار مین سائل ہو نمین

کوئی خالی نہ گیا اس گہر سے
اور عنایات کے قابل ہو نمین

۲۸

نظرے کن تو برین خستہ حبیب
ہے بہت عاجز و بیچارہ غریب

۱۲۲

روایت

تارکین کے ہین شہ فرخ سیر
اونکے ملفوظ مین ہیگا یہ لکہا
ایک شب خواب مین پیغمبر نے
ایسا فرمائے کہ اے خواجہ معین
کیا سبب سنتین سب کرکے ادا
ایک سنت کو میری ترک کیا

نام خواجائی حمید الدین ہے
چشم بینا سے ذرا دیکہئے گا
آنکہ خواجہ معین الدین سے
ہے حقیقت مین مہر دین کا معین

صبح ہوتی ہی ملک شام خطام
تہا مریدیسے وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکے کو وہ بہیجا حق جو
لائے تھے دارب حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی
اوسکی قسمت مین یہ تہی آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ اے اسیر
لیک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین سے لیکے معین الاسلام
بی بی امۃ اللہ رکہا نامی نام

حسب حکم نبوی لیکے وہین
اپنی خدمت مین رکہی اونکی تئین

اونسے پیدا ہوئین اک بر کمال
حضرت حافظہ بی بی جمال

بارہا خواجہ عثمان ہرون
ایسا فرمائے حقیقت مین سخن

تو ہے محبوب خدا خواجہ معین
ہے تفاخر تیرےسے میری تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ
لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے در وقت طواف اور دعا
ہاتہہ خواجہ کا پکڑ کے کہنے لگا

یا خدا خواجہ معین الدین کو — مین نے تفویض کیا ہے خدایا تجھکو

ایکدن کعبہ کے زیر میزاب — خود دعا کرتے کھڑے تھے وہ جناب

حق مین خواجہ کے وہ کرتے تھے دعا — وہان یہ آوازہ یہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را — شاد ہو ہمنے قبول اوسکو کیا

میرے ایدوست نہو دلمین ملول — ہان کیا خواجہ معین کو مین قبول

وہانسے جب شہر مدینہ آئے — ساتھ مرشد کے اونہین لے آئے

عرضکی جاکے صلوٰۃ اور سلام — آیا روضہ سے نبی کے یہ پیام

با خوش الحان کہ وعلیک السلام — یعنی اے قطب مشایخ ذی نام

یہ جو مخصوص معین الدین کا — لقب چشتی جہان مین پہیلا

یہ بہی ارشاد نبی جانیئے گا — نکتہ باریک ہے یہ پہچانیئے گا

کہے مرشد نے یہ خوش ہو اونکو — خوب تکمیل کو پہونچا اب تو

۶۹

ہو حبیب آپکا یکتا محبوب
کیا عجب آپ ہو حقکے مطلوب

روایت

۱۲۳

شیخ کامل محمد صدیق — نقشبندی بدخشی بالتحقیق
مجمع الاولیا ہے اونکی کتاب — اوسمین فرماتے ہین وہ عالیجناب
خواجہ ہند الولی معین الدین — ایسا فرمائے ہین سنو بیقین
جو کہ میرا مرید خاص ہوا — یا مخصص میرے مریدونکا
مین نہ فردوس مین رکھونگا قدم — تا نہ جنت مین جائین کل یہ ہم
یہ روایت ہی اوسمین ہیگی صحیح — عارفان خدا نے کی تصحیح
آئی ہاتف سے یکبیک آواز — سنئے عشاق صوت راز و نیاز
اے معین الدین ہمدم ملئے — سید ہم انچہ خود تو فرمائی

غرضکی شیخ نے خدائے کریم ہین مرے جو مرید ذی تسلیم

یا مریدونکے میرے ہوئین مرید یا کہ شجرہ سے قرب ہوئے پدید

یعنی جو جو طریق شجرہ سے آنکے ملین گے میرے سے

بخش اپنے کرم سے رب کریم کہ تیری ذات ہے غفور و رحیم

آئی آواز اے معین الدین جو کہ تیرا مرید ہے بیقین

یا مریدونسے تیرے تا محشر جو کہ بیعت کرینگے سرتاسر

تیرا باعث جو درمیان آیا ہمنے یکدست سبکو بخشدیا

یہ روایت بھی اوس کتابمین ہے سن لے اے دل عبث تو خوابمین ہے

سات تر سائی ذی ریاضت تھے نخل بر بار باغ خلوت تھے

شہر بغداد مین گئے تھے وطن خلش خار غم سے تھے ایمن

تین لقمونسے کرتے تھے افطار چھہ مہینے کے بعد روزہ دار

خلق کو اوسنے اعتقاد ہوا ہوگئی تھی دلونمین اونکے جا

بسبب نفس کے صفائی کے اور ریاضات بیریائی کے

اونکو کشف قلوب تھا حاصل کہ نہ تھا پردہ خفا حایل

پاس خواجہ کے ایکدن آئے اک نظر اپنے جو فرمائے

بید کی رنگ ہوگئی لرزان خوف خواجہ سے دل ہوا بستان

پلئے والا پہ جیکہ سر کہا خواجہ دوجہان نے فرمایا

غیر حق حق نہین یہی حق ہے ذات بیچون ہے اور مطلق ہے

کر رہے ہو عبادت اغیار دیدہ دلمین کیا پڑا ہی غبار

کئی ساتون نے عرض سے آتشہ دین خوف آتش سے ہم ہین زار و حزین

دلمین پوجا کہ ہے مقدم جائے نہ ہمین آخرت مین آگ جلائے

اوسنے خواجہ سے تب یہ فرمایا کہ کرو بندگی رب ہدی

نہ تمہین آگ پہر جلائیگی ۔ نہ کبہی دام مین پہنسائیگی

عرض کی گرچہ یہ سخن حق ہے ۔ اپنے کی عبادت حق ہے

تمکو خواجہ اگر نہ آگ جلائے ۔ حق ہے ایمان ہمارا آپ پہ آئے

تب یہ فرمائے آپنے بخدا ۔ نہین آتش کو اسقدر زہرا

کہ میری کفش پاکو آگ جلائے ۔ سر مو اوسمین کچہہ تفاوت آئے

نہ کہ خود مجکو آگ سے ہو گزند ۔ سنکے یہ بات کی اونہون نے پسند

گر کرامت یہ اک نظر ہو عیان ۔ ہم بہی اک پل مین ہونگے فدی ایمان

سنکے یہ بات بہیکی وہ رہبر ۔ کفش چرمی کو آگ کے اندر

اور آتش کو یہ خطاب کیا ۔ کہ نہ کفش معین کو آگ جلا

آتش گرم دم مین سرد ہوئی ۔ گرد تشکیک خاک گرد ہوئی

ساز دمساز راز ہو گیا ساز ۔ اور ہاتف سے آئے یہ آواز

کفش محبوب کی میرے جو جلائے
ایسا زہرا کہاں سے آتش لائے

پردۂ شک اوٹھا جو تھا حائل
سا تون اسلام مین ہو داخل

صحبت خواجہ کا وہ گل پہولا
ہوئے سا تون ولی ملک جلا

یا الٰہی طفیل خواجہ کے
بخشدے جو گناہ ہمنے کئے

یا الٰہی بپئے معین الدین
کر عنایت مجہے تو صدق و یقین

یا الٰہی بحق ہند ولی
مجہسے راضی رہین محمدؐ علی

مجہکو یارب مثال پروانہ
عشق خواجہ مین کر تو دیوانہ

تیری درکا ہے یہ حبیب کمین
خواجۂ خواجگان معین الدین

روایت

ایک روایت ہی یہ عجیب غریب
اوسکو کرتا ہے اب بیان حبیب

تہا نہایت نجیب یک افغان — خیر آباد مین تہا اوسکا مکان

ایک لڑکا ہوا اوسسے پیدا — عاقل و ذی کمال اور دانا

سیرت نیک و صورت زیبا — بحر خوبی کا تہا در یکتا

قرۃ العین باپ کا گر تہا — مان کے بہی نور تہا وہ آنکہونکا

الغرض جبکہ وہ جوان ہوا — عقد کا باپ کو خیال آیا

کرکے تجویز ایک مشاطہ — کہا نسبت تو اوسکی اچہی لگا

یعنی عالی ہو خاندان اوسکا — حسن مین بہی ہو وہ حسین یکتا

سنکے لڑکے نے باپ سے یہ کلام — کہا کیجے نہ عقد کا پیغام

جو تجرد مین ہے مزا حاصل — دوسری شئی پہ کب ہے دل مائل

میری شادی نہ کیجیے بابا جان — مجہکو اس بات کی نہین ارمان

مارلونگا کروگے گر شادی — عین شادی مین ہوگی بربادی

باپ نے اوسکو خوب سمجھایا | جب نہ مانا تو روکے کہنے لگا
گر تو شادی نہ کی تو اے بیٹا | نام آگے چلے میرا کیسا۔
کیون ہی شادیسے تجکو ننگ و عار | کیون ہے اسطرح دل تیرا بیزار
الغرض روکے باپ سے یہ کہا | مردمی مجھمین نین ہی اے بابا
میری بدنامی ہو نہ جائی کہین | اپنی بیگانے ہونگے چین وبین
دلمین کچھہ سونچکر چلا گھرسے | تا کرون عرض ابن حیدر سے
پاس حضرت کے کانپتا آیا | گھرسے گھبراکے ہانپتا آیا
سرکو خواجہ کے پاؤن پر رکھکر | کہا بیٹے کا حال رو رو کر
مجھپہ اے شیخ رحم کی جا ہے | میری لڑکے کا حال خستہ ہے
میرا کوئی نہین تمہارے سوا | شک نہین جانیگا اے آقا
آگئی کشتی میری طوفانمین | غرق ہون شاہ بحر حرمان مین

رحم آیا یہ سُنکے حضرت کو ۔ باپ بیٹے کی دیکھہ الفت کو

پہر اوسے ایسا حکم فرمائے ۔ کہہ تو بیٹے سے کل یہان آئے

اُٹھکے آداب وہ بجا لایا ۔ اور قدمبوس ہوکے گہر آیا

کہا بیٹے سے آپنی صبح تو جا ۔ یاد فرمائے ہین تجہے مولا

جب سنا باپ سے کلام ایسا ۔ پہر تو جامہ مین وہ سما نسکا

رات بہر تہا قرار اور نہ خواب ۔ صبح ہوتی ہے وہان گیا شاب

آرہے تہے نماز پڑہ کے حضور ۔ بادۂ ورد سے تہا دل مسرور

راہ مین ملکے آپسے وہ پسر ۔ رکہدیا سر کو پاؤنپر یکسر

تب اشارہ سے آؤ فرمائے ۔ اپنے ہمراہ اوسکو لے آئے

اور مصلے پہ آ قیام کئے ۔ کچہہ وظیفہ جو تہا تمام کئے

پہر اوسے اپنے پاس بلوائے ۔ چوس میری زبان کو فرمائے

رحم آیا یہ سُنکے حضرت کو ‎ ‎ باپ بیٹے کی دیکھہ الفت کو

پہر اوسے ایسا حکم فرمائے ‎ ‎ کہہ تو بیٹے سے کل یہان آئے

اُٹھکے آداب وہ بجا لایا ‎ ‎ اور قدمبوس ہوکے گہر آیا

کہا بیٹے سے آپنی صبح تو جا ‎ ‎ یاد فرمائے ہین بہتجے مولا

جب سنا باپ سے کلام ایسا ‎ ‎ پہر تو جامہ مین وہ سما نسکا

رات بہر تہا قرار اور نہ خواب ‎ ‎ صبح ہوتی ہے وہان گیا شاب

آرہے تہے نماز پڑہ کے حضور ‎ ‎ بادۂ وِرد سے تہا دل مسرور

راہ مین ملکے آپسے وہ پسر ‎ ‎ رکہدیا سر کو پاؤن پر یکسر

تب اشارہ سے آؤ فرمائے ‎ ‎ اپنے ہمراہ اوسکو لے آئے

اور مصلے پہ آ قیام کئے ‎ ‎ کچھہ وظیفہ جو تہا تمام کئے

پہر اوسے اپنے پاس بلوائے ‎ ‎ چوس میری زبان کو فرمائے

جسطرح مہربانی کی او سیر
ہم پہ بہی چشم مہر کی ہو نظر

آسرا ہے تو آپکا ہے مجہے
خویش و مادر نہ باپکا ہے مجہے

تیرا در چہوڑ کر کہان جاؤن
حال اپنا مین کس سے عرض کرون

رحم کر مجہپہ ابن بنت رسولؐ
پۓ ہندالولی عطاۓ رسولؐ

کیجیے رحم مجہپہ اے سرور
قیدیٔ غم ہون اور خستہ جگر

جو ہین مظلوم داد چاہتے ہین
دلِ ناشاد شاد چاہتے ہین

جو قرضدار یا کہ ہون بیمار
یا جو افلاس مین ہون بادل زار

یا کہ اولاد کی ہو جسکو طلب
یا کوئی اور دل مین ہو مطلب

جو کہ یکدست بے سروپا ہین
تنگدستی سے یا شکستا ہین

دستگیر انکا وقت ہے سرور
سرفرازی کی انپہ ہووے نظر

سن نواسے میرے پیمبرؐ کی
دیکہہ پوتے علیؓ حیدرؓ کی

جسکا بیٹا جوان مرجائے | دل کو صبر و قرار کب آئے

ہے یہی شاہ دین میری فریاد | آل و اولاد سب رہین آباد

یا محمد علی ہے وقت مدد | عرض میری نہ کیجے گا رد

دو جہان مین نہین ہے کوئی سوا | پیر و مرشد تیرے جناب سوا

جتنے ہین یار میرے یا مولےٰ | جان و دل سے ہین آپ پر وہ فدا

داخل سلسلہ جو عورتین ہین | درد اپنا جاوہ کس سے کہین

تیرے کہلا کے جائین کس جا | کون ہے تجھہ سوا غریبونکا

زیر دامان تمہارے جو آیا | حشر کے تاب مہر سے وہ بچا

زیر دامان تمہارے جو آیا | دم آخر زبان سے حق نکلا

زیر دامان تمہارے جو آیا | فقر کی اوسنے لیا قبا کو قبا

زیر دامان تمہارے جو آیا | دو جہان ہوا وہ بے پروا

اس حبیب غریب پر ہو کرم
اَلْمَدَدْ شیخِ مُرشدِ عالَم

۱۲۵ — ۷

مستزاد

کونسا دل ہے جسے عشق کا آزار نہین
اے فلک تو ہی بتا
اور دوا اسکی بجز وصل ستمگار نہین
معاً ہوتی ہی شفا
چمن دہر مین بس کیونکہ مچایا نہ کرون
شور بلبل کیطرح
سب ہین وہ غنچہ دہن زینتِ گلزار نہین
آہ کیا کیجے صبا
جانکی بیتابی کو اور اپنی گرفتاری کو
ہمنے دل ہی مین کہا
کس سے کہئے کہ یہان کوئی بہی غمخوار نہین
اپنے حافظ کے سوا
نہ دیا نالۂ دل نے کبہی فرصت یہ مجہے
آکے دیکھو نہین تجھے
چشم گریانکی کچہہ اب حاجتِ اظہار نہین
تجھپہ ظاہر ہی بہلا

فخر دین نور سلیمان میرے حافظ ہین
دستگیر دو جہان

جز تمہارے میرا بہر کوئی مددگار نہین
کیجے حاجت کو روا

کہدو اوس یوسف خوبی سے کہ پردیکو اوٹھائے
اپنی صورت کو دکھائے

خلوت دل ہے یہ کچھ مصر کا بازار نہین
اب تو ہو جلوہ نما

شہر سے دشمن کے بچون اور زیارت ہو نصیب
یہی چہتا ہے حبیب

خیرآباد تلک پہنچون تو دشوار نہین
لطف عالی سے تمہا

خمسہ جات

۲ — ۱۲۶

ای مرشد رہبر ہدایت آگاہ
ہے چشم نشین تو چشم حق کا واللہ

ہو گوشۂ چشم سے یہ نگرانیٔ نگاہ
اے سید حافظ فقیر ذی جاہ

وے مظہر کامل کمالات الٰہ

حاضر ہے حبیب دیکھہ حسن سرمد
انکھون سے بچہانیگو تمہاری مسند

اب ایسے عنایات عطا ہو بیحد	مانند تراب بردرت باز آید

للہ رحمی بحالِ زارش للہ

دیگر

اے مردم دیدۂ حقیقت آگاہ	منظور نظر ہو عین حق کی واللہ
ہو چشم کرم سے اس کمینہ پہ نگاہ	اے سید حافظ فقیرِ بیجاہ

دے مظہرِ کاملِ کمالاتِ الٰہ

اے واقف کن فکان و حسن سر	اے ماہ درخشندہ و نجم اسعد
تو ہی ہے حبیب مہر گردونِ احد	بیچارہ تراب بردرت باز آید

للہ رحمی بحال زارش للہ

خمسہ

تقیید جہات سے تو ہو جا یکسو	مطلق ہو مقید نہ ہو گر ہے حق جو

اپنے کو گو اُنکے دیکھہ اوسکو ہر سو | لا آدم فی الکون ولا ابلیس

لا ملک سلیمان ولا بالقیس

مرشد کہ تصدق سے یہ ہمنے جانا | اور قلب حقیقی کی حقیقت مانا

یون ہمنے حبیب اوسکو عین پہچانا | فالکل عبارۃ وانت المعنی

یا من ہو فی القلوب مقناطیس

۳ ۱۲۹

خمسہ

یارب یارب بشوکت فخر الدین | یارب یارب بدولت فخر الدین

یارب یارب بہمت فخر الدین | یارب یارب بحرمت فخر الدین

یارب یارب بنصرت فخر الدین

ہیں میرے گناہونکی یہ ساری تاثیر | بنتی نہیں ہرگز کوئی طرح کی تدبیر

ہر چند بد است حبیب اتو اسیر | عصیان مرا مپرس و باز مگیر

یارب یارب بعصمت فخر الدین

خمسہ

۱۰ ۱۳

گھٹا چھائی ہے غم کی پیر چشتی
تمہین ہو نا خدا ہر وقت پشتی
بہت ہر اندنون میرے پہ زشتی
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

مین گرتا ہون برائے حق سبنھالو
بلائے موج آفت سر سے ٹالو
مجھے دام توحش سے نکالو
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

سوا تیرے نہین میرا چہا نہین
لگی دل کیون یہ بحر بیکرا نہین
پہنا ہو نہین بلائے ناگہا نہین
بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

یہ بی برگی ہین کیا سامان ہوا ہے
کہ خوف رعد غم ہران ہوا ہے
بپا پہر نوحکا طوفان ہوا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

نہین معلوم مجکو کیا ہوا ہے
دلا یہ مرض جادوسا ہوا ہے
میری اب جان کا سودا ہوا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

میری عزت تمہارے ہاتہہ مین ہے
میری حرمت تمہارے ہاتہہ مین ہے
میری صحت تمہارے ہاتہہ مین ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی
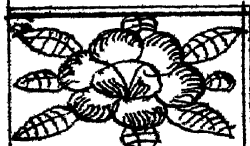
مدد کن یا معین الدین چشتی

مجھے کہتے ہین سب چشتی بہشتی
عدو ہے برسر طغیان و زشتی
لگا دو پار کشتی شکستی
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا
کہاں اے ناخدا تجھ بن سہارا

نہیں ہے غیر کا دلمیں گذرا
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

برای مصطفے اب رحم کیجے
پئے خیر النسا اب رحم کیجے

برائی مرتضی اب رحم کیجے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تیرے در کا حبیب پاک ہر کمینہ
عجب ہے بحر آفت کا قرینہ

اب اوسکی سجدہ گاہ ہے تیرا زینہ
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی
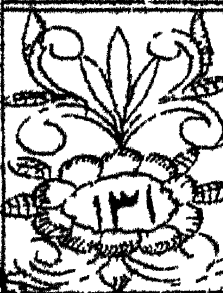
خمسہ بر حضرت خواجہ حافظ
محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی کی غزل مبارک پر

۱۳۱ ۷

سنم بلبل بے گل کے رو چون گلستان دارد
چہ گویم وصف آن گلشن نہ آسیب خزان دارد

سکر دارم باآن سرو کہ سرپرستان دارد
دلم بربود جانا کہ آنے دستان دارد

شکر لب خندۂ نمکین خمار سیکستان دارد

مژہ ناوک فگن تیغ نگہہ سے دل ہے ٹکڑے ٹکڑے
ثنا ہو کیا سرا پا یہ آیت عیار کے ہے

یہان ہے فکر اعلی پست ادنا ہین وصف ادکر
چہ گل رخ نرگسین چشمی سمن بر سنبلین زلفی

لب نازک ترا زلالہ قدی سرو جہان دارد

یہی فریاد ہے میری اغثنا مرشد ہے میر
محمد کے نواسے این حیدر حامی محشر

سزاوار ترحم ہے یہ سر افگندہ بے سر
گہ از تمکین نمی پیرزد حال زار من دلبر

خدایا مہربان سازش کہ دل سنگین جفا دارد

عجب کیا ہے اگر ملجائے مہرہ دلربا بیتیم
تمہارے حکم کے تابع ہین سب جنات و آدم

ہمین حسن تیکی خواہش ہے اوسیکا وصل الکرم
ازین نامہربان شوخی چہ آسایش و ستم

که با کم التفاتیها ز من خاطر گران دارد

عوض میں اشک کے خون جگر ہی چشم سے جاری
لگا ہی تیر مژگان سینہ پر در دمینا کاری
ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری
بلبس دلبری شاید ہوادار دل آزاری

که از مژگان زندیکان و از ابرو کمان دارد

کہا کر وہ بت رعنا مجھے صورت بیک لمحہ
بپا کرتا ہی از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ
تعجب کیا جو کھوی ہوش او طاقت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

مگر در گوشه چشمی چنین ها مردمان دارد

حبیبا حکم قضا ہی لگا پیر کلان سے لو
طرف تو سے جانباز و نگر دیوانہ صفت سے ہو
خدا کا گر تو طالب ہے سمجھ دنیا کو شل جو
بیا اشتاق زین بگذر تو خاک پای سلیمان شو

که هر کس از جمال او کمال دیگران دارد

مخمس بر غزل حضرت خواجہ حافظ
محمد علی شاہ چشتی حیدرآبادی کے غزل مبارک پر

که با کم التفاتیها ز من خاطر گران دارد

عوض میں اشک کے خون جگر ہے چشم سے جاری
لگا ہے تیر مژگان سینہ پر ہر دم مینا کاری

ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری
کہ عیش دلبری شاید ہوا دار دل آزاری

که از مژگان زند تیکان و از ابرو کمان دارد

کہا کر وہ بت رعنا مجھے صورت بیک لمحہ
بپا کرتا ہے از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ

تعجب کیا جو کھوئے ہوش و طاقت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

مگر در گوشہ چشمی چنین ہا مردمان دارد

حبیبا حکم حافظ ہے لگا پیر کلاں سے لو
طرف تو سہ کے جانا نہ نو کر ویرانہ صفت سے رو

خدا کا گر تو طالب ہے سمجھ دنیا کو شل جو
بیا مشتاق زین گنبذ تو خاک پای سلیمان شو

که ہر کس از جمال او کمال بیکران دارد

خمسہ بر غزل حضرت خواجہ حافظ
محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی کے غزل مبارک پر

که با کم التفاتیها ز من خاطر گران دارد

عوض میں اشک کے خون جگر ہی چشم سے جاری ہی
ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری
لگا ہی تیر مژگان سینہ پر درد ہی کاری
تمہیں دلبری شاید ہوا دار دل آزاری

که از مژگان زند پیکان و از ابرو کمان دارد

دکہا کر وہ بت رعنا مجہے صورت بیک لمحہ
تعجب کیا جو کہوی ہوش او طاقت بیک لمحہ
بپا کرتا ہی از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

مگر در گوشہ چشمی چنین ہا مردمان دارد

حبیبا حکم حافظ سے لگا ہی پیر کلان کو
خدا کا گر تو طالب ہے سمجہ دنیا کو مثل جو
طرف تیرے کے جانا بانو نکر دیوانہ صفت سے
بیا مشتاق زین گنبد تو خاک پا سلیمان شو

که هر کس از جمال او کمال بیکران دارد

خمسہ بر غزل حضرت خواجہ حافظ
محمد علی شاہ چشتی حیدرآبادی کے غزل مبارک پر

شفاعت سے محمد کے چلی جائینگے جنّت مین
کرامت سے محمد کے چلی جائینگے جنّت مین

حمایت سے محمد کے چلے جائینگے جنّت مین
عنایت سے محمد کے چلی جائینگے جنّت مین

اَتَینَا کُم اَتَینَا کُم فَحَیّانَا وَ حَیّاکُم

الا یا ساقی کوثر الا یا ساقی کوثر
مین آیا ہون تیرے در پر مین آیا ہون تیرے در پر

مجھے لے آفتاب اب جا ہے جام مے کوثر
کہ تا مین مست بیخود ہو پکارون آ یکو سر پر

اَتَینَا کُم اَتَینَا کُم فَحَیّانَا وَ حَیّاکُم

کوئی ہے حیثیت کہ کا کوئی قادر کہلاتا
بغیر از مرشد کامل کے رستا کون بتلاتا

خود دیکو جسے کہو تا ہے خدا کو سبی پاتا
یہی کہتا ہو مین خواجگا نکی در پہ ہون آتا

اَتَینَا کُم اَتَینَا کُم فَحَیّانَا وَ حَیّاکُم
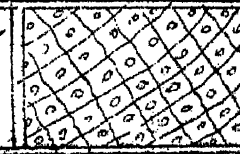
جو آئے ہند مین خواجہ معین الدین حسن سنجری
سبھی داں ہو سے مثل جلال الدین تبریزی

ہوئے حاضر سبھی پیر نا عیش و فقیر زری
یہی پیر سبھی ہوئے آتے ہی وہ بابرگ و نوروزی

آتینا کم آتینا کم فہیا نا و ہیا کم

جو اوس یوسف کے چہ مین بر سر دربار آتے تھے
کوئین خود جہانکتے ملنے زلیخا آ و آتی تہی

نہین سکین جو ہوتی تہی تو سو سو بار آتے تہے
زبان حال سے کرتی یہی اظہار آتی تہی

آتینا کم آتینا کم فہیا نا و ہیا کم

خودی کہو اکی دیر پر خدا پانیکو آئے ہین
میان ہم حالت دل اپنی وہ کہلانیکو آئے ہین

دلا آئینہ دل کا صاف چمکانیکو آئے ہین
تمہارے سامنے یہ بیٹھکر گانیکو آئے ہین

آتینا کم آتینا کم فہیا نا و ہیا کم

تمامی ہند مین گہر گہر ہی شادی جا بجا ہین
کر دیکہو آج دولہا بنگیا خواجہ معین الدین

کہ الی ارباب تلو یہ مین ہے کوئی سے صاحب تمکین
براتی جو ہیں ہے آئے ہین ملائک کہتے ہین آمین

آتینا کم آتینا کم فہیا نا و ہیا کم

سنا الا میری ہی محبوب کی جلوہ کا عالم ہے
عجب باتین عجب گیاتین کچھ نئی انداز ہی کم ہے

عجب ڈھب کی ادائین ہین کرشمہ کیسا سہم ہے
یہی پڑہتا ہوا آتا ہی جو کوئی کہ محرم ہی

اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَ حَیَّاکُمْ

مئے جام محبت مین ہوکے سرشار رہتے ہے
پڑے ہین درمیان کوچہ بازار رہتے ہے
کھڑے ہین تیرے ہر دم طالب دیدار رہتے ہے
یہی کہتے ہین تجہی بر سر دربار رہتے ہے

اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَ حَیَّاکُمْ
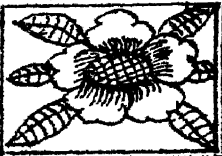
مئے عشق خدای پاک سے سرشار آتا ہے
جناب خواجہ حافظ کا زلہ خوار آتا ہے
حبیب بینوا جب بر سر دربار آتا ہے
یہی کہتا ہوا ہر دم بشوق یار آتا ہے

اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَ حَیَّاکُمْ

۱۳۴ **مسدس ہائے اردو** ۹

تمہارے در کا ہون محتاج احمد مختار
بغیر در کہ والا کہین نہین گھر بار
کرو نہین اپنی سعا لب نہ کسطرح اظہار
مجھے یہ بیت پیش نظر ہی لیل و نہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہین آپ چشمۂ فیض و عطا و جود و سخا
مین ہون غلام غلام اور آپ ہین آقا

خدا نے آپکو کونین کا شاہ کیا
کرونکین عرض بھلا اپنی حال کو اب کیا

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

مِرے حضور مِری بادشاہ میرے مختار
مین کیا کہونگا کہ احسانکی نہین ہی شمار

یہ کبریا کہ سنی ہی میری ہزارون بار
وہ آپ ہی تو ہین کیا کیجیے بھلا تکرار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

بلا کے ہاتہہ سے ہوت پا لنگ نے پر سنگ
بدل ہا ہی یہ پیر فلک ہزارون رنگ

غلام آپکا کہلا کے کیون ہون اتنگ | بغیر آپکے اور دوسرے عرض حال ہے ننگ

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہون تشنہ کام جمال رسول زیانی | عزیز تشنہ دہان جانکر ندین پانی
کبہی تو ہوئیگی بحر کرم کو طغیانی | جو مشکلین ہین میرے دم مین ہونگی آسانی

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

یہ دوستون سے وصیت ہی بعد مرنیکے | حضور خاص مین لیجا کہ کہو یہ حاضر ہے
تمام عمر صلاتیں صرف کی اسنے | مگر امید شفاعت ہی اسکو حضرت سے

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

جناب خواجہ سلیمان ہیں حافظ دوران | ظہور نور محمد اور فخر انس و جان
غریب و عاجز و مسکین ہیں محسن الاحسان | کہ ہست مشکل ما پیش و گہت آسان

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار
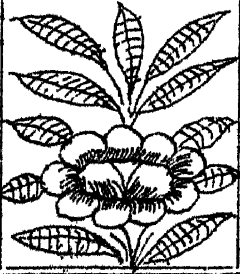
ہیں یہی احمد مختار و حیدر کرار | جناب حافظ دوران شہ صغار و کبار
اگرچہ حرص و شرہ مین ہون غرق لیل و نہار | مین کیا سوال کرون اور کیا کرون اظہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ظہور مظہر کل ہین وہ صاحب لولاک | نبی ہین اونکے لیے عرش و فرش اور افلاک
حبیب گردش گردون کب ہے تجھکو باک | ہر ایک عالمین حامی ہر اونکی ذات پاک
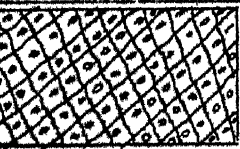
کریم سائل خود را غنی کند یکبار
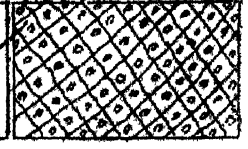
دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

ہماری قبلہ عالم بڑے حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی
قدس سرہ الابدی کے شعر مبارک پر ہماری حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ
سید محمد حبیب علیشاہ چشتی حیدرآبادی آدام اللہ تعالی برکاتہ العالی علی
سائر المریدین وجمیع مفارق الطالبین الی یوم الدین مصرعہ پہونچا مسدس مبارک یہ ہے

مسدس

۱۳۵ — ۶

وہ تو بہکنے لگے ہستین ہین جنکی پست
نی کے محبت کا خم ہو گئی ہین کتنی نست

نام نہ پوچھو میرا مین تو ہون مست الست
آپکے جن و بشر ہو گئے سب زیر دست

سور چہ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

اپنے گنہگار پر جلد رحم کیجئے
دیکہو خطا وار ہون لطف و کرم کیجئے

نظر عنایات کی مجھپہ نہ کم کیجئے
نام غلاموں مین تم میرا رقم کیجئے

سورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

چشت کی سرکار مین رہتا ہون حاضر مدام
اے میرے حاجت روا جلد کرو میرا کام
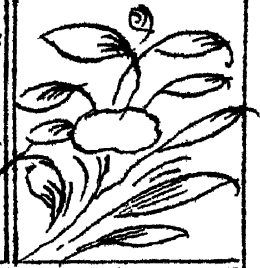
وصل کی امید مین بیٹھا ہون صبح و شام
شاہ ہونپہ رکھتا شرف آپکے در کا غلام
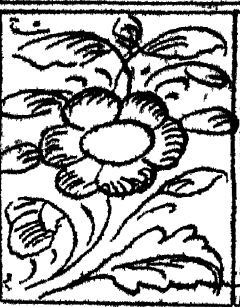
سورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

دلمین میری شوق ہی آپکے دیدار کا
حال بہت ہی حزین عشق کے بیمار کا

دہیان سے آٹھون پہر مجکو میرے یار کا
اس دل غمگین پر رحم ہو سرکار کا
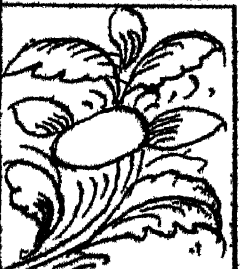
سورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

خواجہ محمد علی مرشدِ روشن ضمیر
بندۂ ناچیز پر رحم کرو میرے پیر

از پے فخر جہان و ز پے شیخ کبیر
خواجہ سلیمان کے آپ ہو بیشک وزیر

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

عاجز و مسکین ہی آپکے در کا غریب
سر کو جھکائے ہوئے بیٹھا ہی در کے قریب

کاوش فرقت سے ہی حال کچھ اسکا عجیب
روتا ہوا کانپتا کہتا ہی تم ہے حبیب

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

١٣٦ — ٣

مسدس

جتنے لیا ہم سارے حسینوں میں اوسکو چن
بولوں شراب عشق کا پیکر کے ایک بن

اپنی محمد اور علی سی لگی ہے دُہن
عشاق تاکہ وجد کریں مری بات سن

لَوْ کَانَ فِیْنَا اِلٰہَۃٌ صُوْرَۃٌ
ءَ اَنْتَ لَا اَلْکَنَا وَلَا اَتَرَدَّدُ

مسدس ۱۳۷ ۳

حبیبا فعل کا تیری سمجھ ہے حق کو فاعل ہے
نہین غیر خدا کوئی اگر تو صاحب دل ہے
فنا کر ہستی موہوم کو اپنی تو عاقل ہے
سبب کیا نحن واقرب کی اشارہ جو غافل ہے
تجھے مین ہی جسے ڈہونڈہے ہے تو اور جسکا مائل ہے
تیری غفلت سوا یہان کونسی دیوار حائل ہے

ایضا ۱۳۸ ۳

محب جا فظ مین پہرا چہوڑ کے جیتا اپنا وطن
بنگیا تیر ملامت کا نشانہ یہ بدن
کہاں اب تیغ سی ابرو کے ہوا میرا تن
اس حبیب دل خستہ کو ندی رنج و محن
اے اجل آ نقد صبر کن امروز کہ من

لذتے گیرم ازان زخم کہ برجانم زد

۱۳۹ مسدس ۸

خواجہ معین دین محمد کے ہیں وزیر
سارے ولی ہیں آپکے دربار کے فقیر
شیخوں کے شیخ آپ ہیں کل مرشدوں کے پیر
کرتے ہیں عرض آپسے سب شاہ او امیر

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

مشکل کشائی بندۂ مسکین کی کرو
حاجت روائی بندۂ مسکین کی کرو
عقدہ کشائی بندۂ مسکین کی کرو
اب رہنمائی بندۂ مسکین کی کرو

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

اللہ میرا کیا غفور الرحیم ہے
غفار مذنبین نبی کریم ہے

اور خواجگان چشت کا رتبہ عظیم ہے
حافظ جو میرا ہے وہ خدا کا ندیم ہے
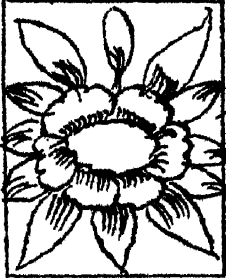
از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر
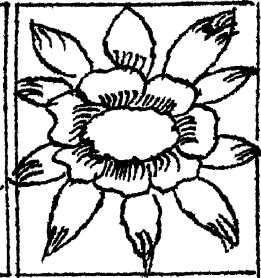
فریاد عاشقان ہے شب و روز و شب
اور اُٹھہ رہا ہے ہجر مین شوق کی تعب

ملتی نہین ہو ہمسے یہ بتلاؤ کیا سبب
تشریف لاؤ گے مجھے فرماؤ آپ کب

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

یہ عرض کر رہا ہو مین عالیجناب سے
بیدار کیجئے مجھے اب جلد خواب سے

مجھکو چھوڑاؤ ہجر کے جلدی عذاب سے
تشریف لائیے میرے گھر مین شتاب سے

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

حافظ ہماری خواجہ محمد علی جو ہین
اوراز دان و واقف سرِ جلی جو ہین

آل نبی ہین اور خدا کی ولی جو ہین
روشن ہر اونکو مری مرادین ولی بجو ہین

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

اوس ماہ رو کی سامنی چلتا ہی کسکا بس
سنبل ہین چار پانچ تو گہایل ہین آٹھ دس

مقدور کیا کہ روبرو آجائی ہیچکس
مرشد ہمارا سارے مریدونکا دادرس

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

رہتی ہر مری دلمین تو ہر وقت تیری یاد
لگتی نہین ہی تیری یہ دربر تو مری داد

اور اشتیاق بڑہنی لگا دمبدم زیاد
اب تو حبیب حاجتِ مسکین کو کیجی شاد

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر
عیدی
عیدی رمضان المبارک
١۴٠
٢
ای مؤمنو عید مہ رمضان آئی
اور عیش و خوشی وصل کا سامان لائی
احباب مبارکی دیئی سنکے حبیب
جسوقت کہ تو جنت سی نعمت پائی
رباعیات
١۴١
٢
ابن عم مصطفےٰ شاہ ولایت پر سلام
کشتگان کربلا اہل مصیبت پر سلام
خسر لولاک کہ ہو آل و عترت پر سلام
یعنی حضرت فاطمہ خاتون جنت پر سلام
رباعی
١۴٢
٢
ہنگام نزع نام رسول خدا کا لے
مشکل میں نام حضرت مشکل کشا کا لے
بس ہے حبیب تیری لئے وقت بیکسی
نام شریف دل سے شہ کربلا کا لے

رباعی

۱۴۳ — ۲
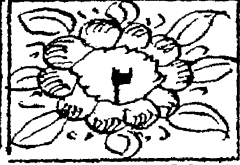
یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ ؛ دور کر درد و الم رنج و بلا

بندۂ عاجز حبیب خستہ پر ؛ سایہ افگن ہون شہید کربلا

رباعی

۱۴۴ — ۲

حسین ابن علیشاہ کربلا تم ہو ؛ حبیب بے سروساماں کی ملجا تم ہو
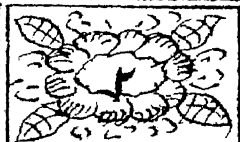
ہر ایک مرض کی دارو ہے اسم پاک حضور ؛ میری حکیم میرے درد کی دوا تم ہو

رباعی

۱۴۵ — ۲

یا الٰہی از طفیل پنجتن ؛ دفع ہون میری یہ سب رنج و محن

اس حبیب بندۂ ناچیز کا ؛ ہو مدینہ دفن گہ اے ذوالمنن

رباعی

۱۴۶ — ۲

افسوس حبیبا سگ جانان نہ ہوا ؛ اور کوچۂ حافظ کا تو دربان نہ ہوا

سجّادہ نشین و زاہد خلوت دوست
سب کچھہ تو ہوا ولی مسلمان نہ ہوا

رباعی ۱۴۷
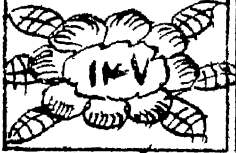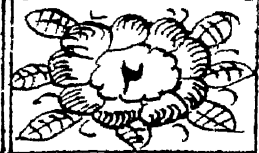
یا علی شیر خدا ربّ سما کیواسطے
دامن خیر النساء ذی حیا کیواسطے
اولیا غوث و قطب یا بین سر در بہیک
کچھہ ملے مجکو حبیب کبریا کیواسطے

رباعی ۱۴۸
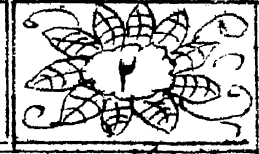
یا علی قنبر کو بہیجو تا مصیبت دور ہو
جو گذرتی ہی میرے دل پر وہ آفت دور ہو
تیری درگاہ کا ہی کمینہ خستہ جان مسکین حبیب
بندہ عاجز کے دہنگیر وحشت دور ہو
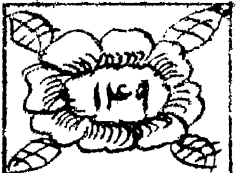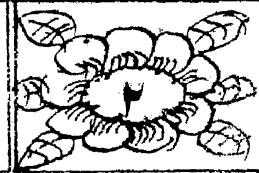
رباعی ۱۴۹

یا الٰہی از طفیل فاطمہ
نام احمدؐ پہ ہو میرا خاتمہ
اس حبیب خستہ جانکو امن دے
دور رکھہ مجہسے وبائی حاتمہ

رباعی ۱۵۰

میرے حسین میرے بادشاہ میرے مختار
میرے یہ ٹوٹی ہوئی ناؤ کو لگاؤ پار

بچا لو جملہ شہیدانِ کربلا کے طفیل
حبیب عاجز و مسکین ہے بہت ناچار

رباعی

۲ — ۱۵۱
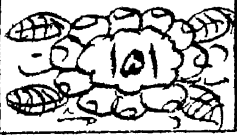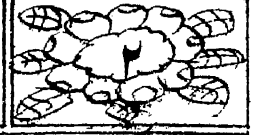
حبیب اکس لئے کرتا ہے زاری
تجھے بخشیگا تیرا ربِ باری

محبت پنجتن کی دل میں رکھیو
کہ تا ہو پلہ میزان بھاری

متفرق اشعار اردو

۱ — ۱۵۲

آبرو سے یار گر لگائے تیغ
قتل ہونے میں ہمکو کب ہے دریغ

شعر

۱ — ۱۵۳

پہنکر بیٹھے ہیں وہ الفقر فخری کا لباس
واہ کیا پوشاک ہے صلّ علیٰ صلِّ علیٰ

شعر

۱ — ۱۵۴
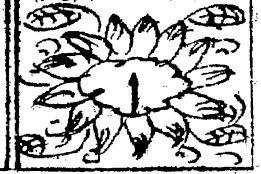
درد و غم میں مبتلا ہوں اے نبیِ کبریا
رحم کیجے از برائے فاطمہ خیر النسا

شعر
۱۵۵
پیغام وصل یار کا جب سے سنا ہے دل
سچ ہمکو اب بتا کہ تجھے کیا ہوا ہے دل
شعر
۱۵۶
اے جان جہان تجھ پہ مری جان تصدق
ہر نام پہ تیری مرا ایمان تصدق
شعر
۱۵۷
جانمن مجکو ستانا تمہیں کب لازم تھا
سربسر گرچہ خطاوار تھا میں ملزم تھا
شعر
۱۵۸
عزیزو مجکو گو ہیں یوسف زلیخا کی حسرت سے
وصال اسکا اگر ہو تو کیفیت حالت سے
شعر
۱۵۹
یاد مولا کی ہر گھڑی ہے حبیب نادان
فائدہ کچھ بھی نہیں عشق بتان سے ہم کو ہیچ
گیت چلی پرگانی کے

۱۶۰ **گیت** ۶

یہی ہے التجا اپنی اللہ نبی سے (صلی اللہ) ‎ اللہ نبی سے حضرت علیؓ سے
حسین و حسن اور خاتونِ جنت ‎ تصدق دلاؤ تم اپنی گلی سے
بجز حکمِ مرشد کے کب فائدہ ہو ‎ یہ ذکرِ خفی اور سرِّ جلی سے
کوئی حال میرا ذرا جا کے بولو ‎ میرے پیر حافظ محمد علی سے
تو اب با وضو ہو کے ہر دم پڑھا کر ‎ ٹلے گی بلا تیری نادِ علی سے

حبیب کمین کی کرو اب سفارش
ذرا غوث اعظم سے مند الولی سے

۱۶۱ **گیت** ۵

چلی ہیں پیسونگی حافظ کا لے کے نام

محمد علیشاہ چشتی جو بولے اوسکی مدد کو خواجہ نظام

حضرت شیخ کلیم اللہ خواجہ سلیمان فخر جہان

ارحم خواجہ معین الدین قطب مشایخ شیخ انام

تخم محبت عشق کا گھونٹا دم کی چکی پھیر مدام
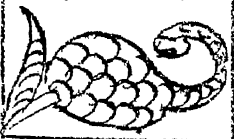
چشت نگر کی ساری سکھیان میں رہی ہین دیکھو تمام
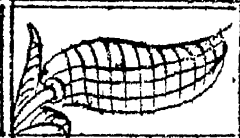
جسکی سہاگ کی چڑیان پہنی لگھا یوت سہاگ کا باندی

میرے سہاگ کو مولا رکھے سدا سہاگن میرا نام
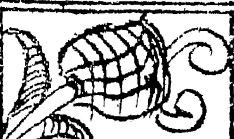
حافظ حافظ جسنے پکاری بگڑی ہوا ہے اوسکا کام

حبیب علیشاہ مین ہون سہاگن لاکھون ہین جسکی باندی غلام

۱۶۳ گیت ۶

محمدؐ کے گھر کے علیؓ نبی وارث

خوب ایہی نبی گھردا مادی

نبی کی بیٹی علیؓ کی دولہن

ہژدہ ہزار عالمکی ہی شاہزادی

انبیا اور کیا حور و ملائک
سب دیتے ہین مبارکبادی

ابو طالب کے گہر کے لوگ کہت ہین
فاطمہؓ نبری سے ہوئی آبادی

علیؓ جی کی دولہن فاطمہ زہراؓ
بی بی آمنہؓ ہر جنکی دادی

خدا کے کرمسے حبیب علی کو
ایسے گہر کی ملی خانہ زادی

۱۶۳ گیت ۳
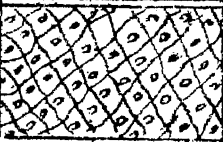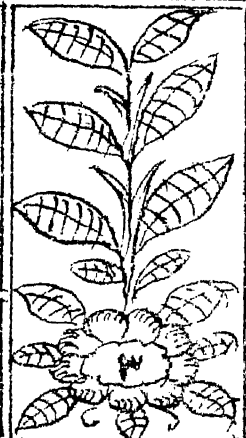
خیرآباد شریف کو مان مین سر چلتے جاؤ آونگی
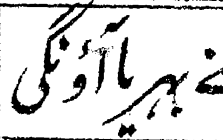
من بانی سو مرادان مان مین اپنے بہر یا آونگی

پیر کی اپنے تربت پہ مان مین گیند کنوارہ چڑہاونگی

بچا یا لک بیٹین گے تو مان مین دودہ ملیدہ بناونگی

نہلک گیلے بالونسے مان مین حبیب بندی جاونگی

پہیر کے در پر مظفر کی مان ہین کشتی بہر کے لٹا اونگی

چیزہای ہندی

۱۶۶ — ۶

ہوری

ہوری کہیلوں پیا ہین سو سو بار
چشت نگر کے گنج گلین بیت
فخر جہانکی رینی رچی ہے
محمد علیشاہ کو دولہن بنائی
عبیر گلال کو چہرکت سو تخبر

خواجہ معین الدین کے دربار
نظام الدین اولیا کہیلن ہار
نور کی پڑت پہنوار
خواجہ سلیمان نے کر کے سنگہار
ڈالت ہے گلے ہار

بہر پچکاری حبیب کو مارے
دیکہت مے سنسار
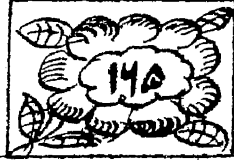
۱۶۵ ۵

ٹھمری

جسکی ہمکو آس ہے جسکی ہمکو آس ہے
رے جوگیکا بیگی ہیں اوپہر آکر دیس بدیس
اپنی مین تو جان آو جو ن دو پیچہان آوے
رے بی کسنی بولالن ترانی کون کہا
پاس رہت ہی نجر نہ آوی جوں پہولن مین باس ہے
بہیم نگر مین سین نو ایا پہر کیون مرت اواس ہے
سخن دو اقرب جسنی بولا وہی اپنی پاس ہے
من آنی کہہ احمد کا آیا ہن لباس ہے
وہی پہی وہی کاس وہی گر جی وہی داس
واکی بیت جسنی توڑو جب لگ تین سواس ہے

۱۶۶ ۳

ٹھمری
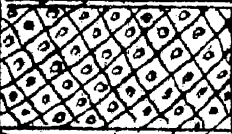
مین ہون دیوانی وانگری کے جانگری مورا سیان لسبت ہے
وہ ہی مورے منکی نگری وا ہو نگر مین پیا رہت ہے
آپ گرو جی آپ ہی چیلہ جگ درشنکا یو ہی میلا

سب مین رہت ہو واہو اکیلا جاکی بنیتی سبہون کرت ہے

تن من وہی سواس وہی ہر دم اپنے پاس وہ ہے

آنتا ہمکا حبیب بتاوے پہر کیون توری آنسو بہت ہے

ٹہمری

ستا ہو ریکو ساتہہ سنگر مین جاتی	ہنکی مرادین سبہی مین پاتی
از ربط الفت وز شوق وصلت	ابنکے جوگنیان سیس نواتی
خواجہ سلیمان کرم کرین تو	حافظ پیا کو مین اپنے مین پاتی
شادان و فرحان در بزم جانان	اپنی گرو کی چیری کہاتی
جانان چگویم حال دل من	تا بولے بتیان نا ہیہے پاتی
بے تابی دل پایان ندارد	آنکہونسے دریا اپنے بہاتی
لرزان و ترسان در بزم شاہان	منکے مین بتیان اونکو سناتی

پہنکے چوڑیان سب سکھین مین
مین سب بے سہاگن اونکے کہاتی

خطِ غلامی در دست دارم
تمری کہا کے کسکی کہاتی

چشتی نظامی فخری کہا کے
اونکی چرن پہ سیس نواتی

عاجز حبیبم یا شیخ ارحم
تمی بہی ہو جیا گے سنگاتی

۱۶۸

ٹھمری

۲

کیسے سنگر پہونچونگی سکہری ندیان گہیری برن اٹک
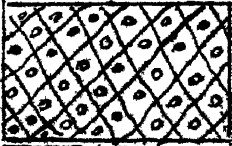
فخر کے نور سلیمان تہاری لاگ رہی موری منین چٹک

چاہر کہونٹ چودیس پہیر مین حافظ پیا توری بہائی ٹٹک
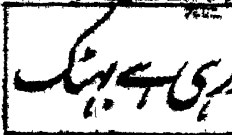
ناو حبیب کی پار لگادو بیچ سمندر رہی ہے بہٹک

۱۶۹

ٹھمری

۳

مین توگرُسی دہیان لگائی سیکری
شام سُندر کا ابتو درسن

فخر پیا بر پائے سیکری
یا گہٹ مین ہین پائی سیکری

بائین حبیب کی پکڑ سیان نے
سیدہی راہ بتائے سیکری

۱۷۰

ٹہمری

۴

سگر بے کی ہی ہون دیوانی
نظام الدین کے کنور لاڈلے
بہت دنن سے آس لگ کے

جا کو کہت ہین یوسف ثانی
دولہ بنو ہے فخر جہانی
تمری دوار کہڑی ہون نوانی

محمد علیشاہ حبیب علی کو
پلائے گیو ہے مد سبحانی

ٹہمری

۱۷۱

۴

الست بربکم سنکے سکھیان قالو بلی کی بنسی بجائی
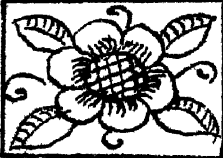
بنسی بجائی سد بسرائی اور توری در پر سیس نوائی

نحن اقرب کہکے سبہی کل شیئ محیط سنائی
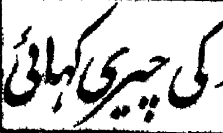
وھو معکم اینما کنتم ایسے گرو کی چیری کہائی

سنکی بتیان کچھ نا بولون منہ سے نکلی ہوئی پرائی
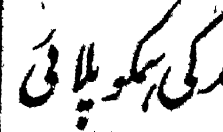
شراب طہورہ وا سے جو مانگی مدا احمد کی ہمکو پلائی

غیب سے آکے بیچ شہادت وحدت سے در پردۂ کثرت

ڈنکا بجاکے دین نبی کا حبیب علی کو ناچ نچائی

۱۷۲ ٹھمری ۶

اجمیری رنگ مین رنگ دے چوندریا — واری واری جاؤن پورب کے بسیا
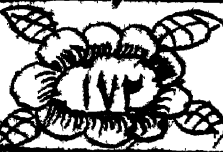
تمری کہاکے کت گہر جاؤن — مائی باپ ہین نہ ہمکو بہیا

ہون اوگن کچھو گن نہین مجہ مین
بالاپن سے آس لگا کے
من کی بتیان کسکو سناؤن

تم ہو موری لاج رکھیا
بیٹھ رہی مین تمری ڈگریا
تم بن کون لے موری کھبریا

محمد علیشاہ حبیب علی کے
لاج رکھیا سدکے لیو تیا ۔

۱۷۳

ٹھمری

۳

ہوجی مورا بانکا کنہیا ری
جیست نگر کے لاکہن گلیان

واری جاؤنگی توری بلہاری جاؤنگی
او سین ڈہونڈ پیا کو پاؤنگی

آن ملے جو حبیب سے اپنے
سنکی مین بتیان اونکو سناؤنگی
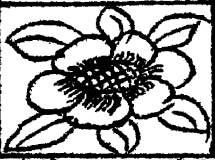
۱۷۴

ٹھمری

۳

چلو چلو رے سکھی وس دیس مین جہان پیو کا اپنے درسن ہوے

وہان پیو سوا نہین کوئو ملے وہان جائے جو اپنی خودی کو کھوے

کبھی جانت ہون نہ پہچانت ہون وہ ملی دسی مین اوسکو مانت ہون

من مین ہے صورت ہر گھٹ مین وہ تو گروا لگا کے تبا دینو موے

مین تو چیری ہی وہ گرو جی ہے جو **حبیب** کا حافظ مولا ہے

ابہی چاہے تو ایک نجر مین وہ ہیر رنگ دو بیکو ڈلسے کہوے

۱۷۵ **ٹھمری** ۴

پیر خواجہ کے مین بلہاری
سپنے مین آؤ درس دکھاؤ
ہمرو پیا اجمیر بست ہے

دیکھو مرادان میری ساری
ابتو سدھ بدھ گئی ہے ہماری
یون ہی کہت نزناری

حبیب تہارو نام جپت ہے
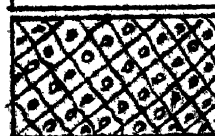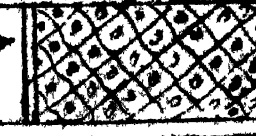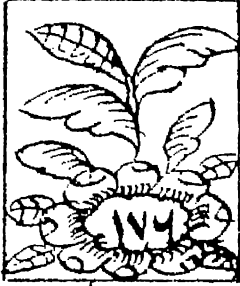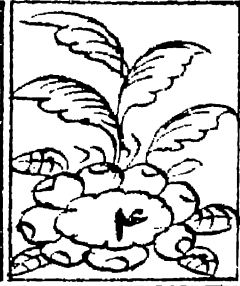
۱۷۶
مین توری صدقے مین توری واری
ٹھمری
۴
تمری کارن بہی ہون دیوانی
لاکہن بتیان تمری سہی ہون
دونو جہان مین پیر ہمارے
مکھڑا دکھادو یوسف ثانی
ہمرا کہا تم ایک نہ مانی
معین دین اور غوث سبحانی
بائین حبیب کی بیگی پکڑلو
فخر کے نور سلیمان کے جانی
۱۷۷
ٹھمری
۳
خواجہ محمد علیشاہ پیر تمہارے مین بلہاری
صدقے واری صدقے واری پیر تمہارے مین بلہاری
مین ہون باندی آپکے در کی مین ہون لونڈی آپکے گہر کی
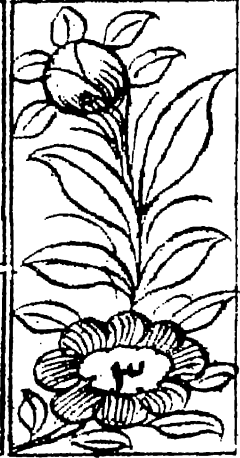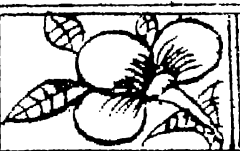
پیرو مرشد خواجہ میری صورت اپنی دکھاؤ پیاری
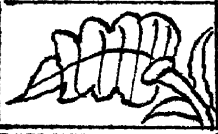
سر سے اوتار و پیر ہمارے مجکو سنبہالو پیر ہمارے

میرے سر پہ گناہوں کی گٹھری کیسی ہے یہہ بہاری

ٹھمری

۱۷۸

۴
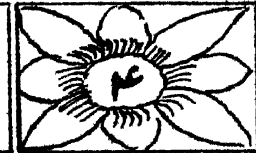
سیاں بولوجی ندریا موری کون لگائے پار

ندیا گہیری بانس نہ بلّی آن پڑی مجے دہار
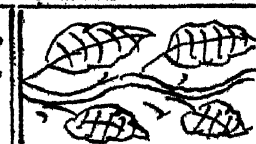
ندریا موری کون لگائے پار

آن ملو نہیں تو جیئ اپنی دوں گی اور ہونگی گلے کا ہار

ندریا موری کون لگائے پار

حبیب گریب کی اج یہی ہے حافظ کے دربار

ندریا موری کون لگائے پار

ٹھمری

۱۷۹ — ۵

سائین ہمارا تو سہ والا اوسکے چرن کا ہمکو سہارا

مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا

کوئی ہوا ہے ایسا نہو گا حق کا پیارا حق کا پیارا

مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت روائے آن ہے جسکی

معشوق حق کا محبوب رب کا حسن و ادا مین سب سے نرالا

ٹھمری

۱۸۰ — ۵

ہر گھٹ مین وا کا روپ نرالا — وہ تو اپنا نام چھپائے رے لوگو

حافظ پیا مین سب پیرن ہین — قطرہ مین دریا سمائے رے لوگو

گروا لگائے سُندہ بسرائے — وہ تو اپنی چھب دکھلائے رے لوگو

آپ ہی گاوت آپ ہی ناچت — آپ ہی ڈھول بجائے رے لوگو

ٹھمری

۱۷۹ — ۵

سائین ہمارا تو سہ والا اوسکے چرن کا ہمکو سہارا

مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا

کوئی ہوا ہے ایسا نہو گا حق کا پیارا حق کا پیارا

مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت روائے آن ہے جسکی

معشوق حق کا محبوب رب کا حسن و ادا مین سب سے نرالا

ٹھمری

۱۸۰ — ۵

ہر گھٹ مین وا کا روپ نرالا — وہ تو اپنا نام چھپائے رے لوگو

حافظ پیا مین سب پیرن ہین — قطرہ مین دریا سمائے رے لوگو

گروا لگائے سُندہ بسرائے — وہ تو اپنی چھب دکھلائے رے لوگو

آپ ہی گاوت آپ ہی ناچت — آپ ہی ڈھول بجائے رے لوگو

جو نظام نگر کا باداسی
وہ جگمین حبیب کہاوت ہے

ٹھمری

تیرے سوائے کوئی نہین ہے
رام نام کی سمرن پہیرے
لاجکی ماری کہہ سکت ہون

مائی باپ ہین نا موکو بہیا
کوؤ نہین اب اوسکا لویا
منکی موری کون سنیا

حبیب تہاری بنتی کرت ہے
محمد علیشاہ سدہ کے رکہیا

ٹھمری

سیان موری پکڑلے بیان
حبیب پیلے عرجکرت ہے

بیان پرون تورے سیان
ایسی نگر کے بتا مجے رستیان

ٹھمری

۱۸۴ — ۳

کرم کرو اب بندہ نوازا
تم بن کون پار اوتارے
پیر نصیر نے تمکو پکارے
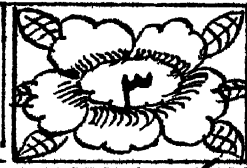
حضرت تم ہو صاحب رازا
اٹک ہٹ ہے ہمرا جہازا
سیّد محمّد گیسو درازا

ٹھمری

۱۸۵ — ۵

موری پت نرہی سب سکھین مین
نس دن میکا سوجھت ناہین
اتنی بات من موہن مانو

تمری کارن بی پت بہرت ہون
تمری ڈگریا تاک ہٹ ہون
سیس نوائیکی عرج کرت ہون

بائین حبیب کی بیگی پکڑ لو
حافظ پیا توری بیان پرت ہون
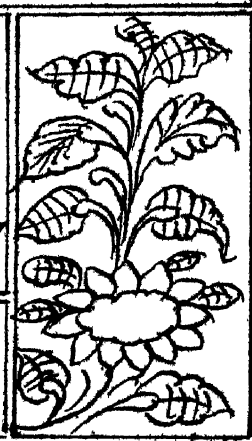
ٹھمری

چشت نگر کے رہنے والو
ہمری یہ بات پیا کو سناؤ

تمری دَرسکی بھی ہون دیوانی
ہان بیگی آؤ ہان بیگی آؤ

ندیا ہے گہیری بانس نہ بلّے
ہمری ناؤ دریا پار لگاؤ

۷
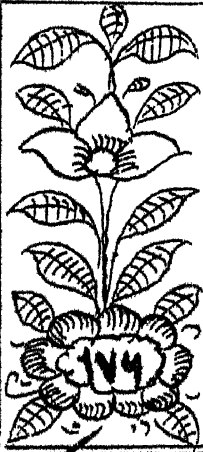
بھول بھولیّا نمین پڑ گئی سجنی
اپنے حبیب کا باٹہہ بتاؤ

۱۷۶

ٹھمری

موکو گروا لگا دے سیّاں ڈراہی بہنسکی
جوت دکہا جا نینو نمین بکی
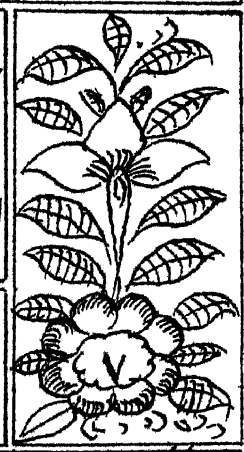
فخر پیا کے بھی ہون دیوانی
چشت نگر کے گلین ہین پہنکی

انملو نی توجیارا ہین دونگی
تمرے چرن پر سیس گوہکی

حافظ پیا کی سنجر کے یرچا چہی
موری کلجوا مین رہ گئی دہاہی پھینکی

چشت نگر کے گہرے ندیان
باوری بھی ہونین او ہمین پہنکی

منکی مرادین سب ہین نے پائی
واکی چرن پر ہیں گو ہسکی
اپنے حبیب کی بات کو مانو
بنتی کرت ہے تم سے ترسکی
۱۸۷
۳
ٹھمری
موری گہر آوے چشتی پیارا
بن درسنکی اب نہین یارا
خواجہ معین الدین میرے من آؤ
اپنے ہین سے کرونگی نجارا
اپنے حبیب کی عرجکو مانو
بنتی کرت ہے یہ تم سے بچارا
ہوری
حافظ پیاری ہین جیری ہو توری
چشت نگر مین کہیلونگی ہوری
گونا لیگئے پیّو دواری
موری ٹوٹی لاجکی ڈوری
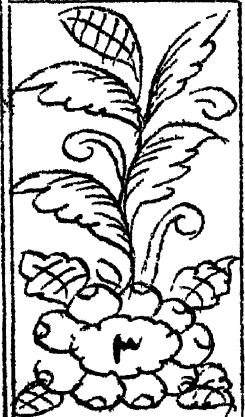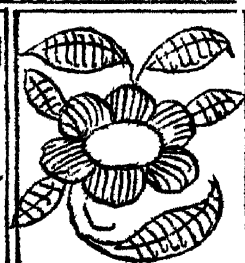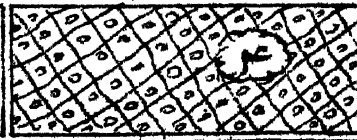
فخر کے نور سلیمان کی رنگ مین

ذرا رنگدے چونڈریا موری

کوئی جا بولو حبیب پیا سے

سیج پلنگ پر بیٹھی ہے گوری

۶ ۔ ۱۸۹

ٹھمری

کہین باغ بنا کہین ویرانا

ہر گھٹ مین آپہی رست من موہن

کہین گرو بنا کہین ہے چیلا

کہین مومن ہے کہین ہی ہندو

کہین حشمت نگر کو جا کے بسایو

کہین شمع بنا کہین پروانا

کہین دیوانا ہے کہین ہی شانا

کہین جشن ہو کہیلا کہین ہی میلا

کہین کعبہ ہے کہین ہے تبخانا

کہین توسہ والا سلیمان کہایو

کہین عاشق آپ حبیب کی صورت

کہین جماوت ہی منین پیو کی مورت

ٹھمری

رُت آئی پیا بن برسنکی
محمد علیشاہ سے کوئی جاکہیو

بات کرت ہی موری چیاترسنکی
مین تو باوری ہی تورے درسنکی

چشتی حبیب جب بلت نہین مین ہن
بنتی کرت ہون مین ہرسنکی

ٹھمری

چشت نگر کی ساری کمائی
سیسی مین لکہہ سند چہپ اکی
نظام الدین محبوب الٰہی
دن نہین چین نیند نہین نندیا
واہو نام کا مالا جپت ہون

محمد علیشاہ پیانے پائی
لیکے بلیان سمیس نوائی
موری نکیجے جگ مین ہنسائی
کس چاترنے آنکہہ لڑائی
جا نگری مین پیا کو پائی

مائی باپ سب چھوڑ کے سجنی — حافظ پیا کی چیری کہائی
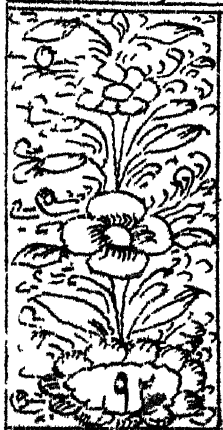
حبیب علی کی بات کو مانو
دیتی ہون تم کو فخر دوہائی

جوگی

چشت نگر سے آیا جوگی — پیم کی بتیان سنایا جوگی
کیسی دہونی لگایا جوگی — جگ مین دہوم مچایا جوگی
کس جوگن کا جوگ لیا ہے — انگ بہبوت رمایا جوگی
فخر پیا سے پیت لگا کر — نینن نیر بہایا جوگی
محمد علیشاہ نام ہے جنکا — اوسنے ہمکو بنایا جوگی

حافظ نام کا مالا پھیرا
نام حبیب دہرایا جوگی

افرا دھندی

پنجابی

مینوآس لگی ہے دل وچ تینڈی

آمورے ڈھولا خبرلے مینڈی
آس لگی ہے دل وچ تینڈی
حبیب تو بنا نو کوئی نہین وسدا
تو مینڈا صاحب مین تیری لونڈی

۱۹۳ ۳

ہوری

۱۹۴ ۵

چشت نگر کی ہی ہو مین چیری
پیا ملنگ کہیلون گی ہوری
رنگ اجمیری نظامی ہی رنگدی
چیری ہی ہو مین توری
خواجہ سلیمان تو سہ والی
دو جگہہ مین شرم رکہہ موری
بیان پکرکے چہوڑو نہ بالم
بہوت گئی رہی تھوڑی

بہر پچکاری حبیب کو ماری

ساس نندیا کی کارہی چوری

ٹھمری

۱۹۵ ۴

توری درسن کو مورا جیا للچائے مان

جو وا کے نام کا بھروسا کہت ہی
سنگی مرادان وہ ہی بہرائی مان

تین برس سے آس رکہت ہون
آن ملونی تو جیا موا جائے مان

سپنے مین دیکھی حبیب کی صورت
رات سیان مورے گھر آئی مان

ٹھمری

۱۹۶ ۵

جاگت جاگت عمر گجاری بن جاگت نہین چین

جانہان مین پیا بستے ہیں واکو نیند کب آیو ری

پورب پچھم اوتر دکھن ڈھونڈ پہری چودیس

شان محمد علی کی سے لیکے حافظ نام بتایو ری

شاہوری کا جوگا وٹھا کے گہر گہر الاگ جگا یوری

۱۹۷ ٹھمری ۳

تمنا ہمکو ایک نہین ہے ہمسے تمکو لاکہہ ہجارو

جو واکے دیس کی راہ بتاوے تن من دھن سب اونپر وارو

حبیب کی بتیان ہے اسے بولو پیر سنگر کی جانیوالو

۱۹۸ ٹھمری ۵

خواجہ قطب کی آگی نگر مین سنکی مرادین سب مین بہر پائی

سب کچھہ اپنی فخر کا صدقہ مانگ کے اون سے لے آئی

دریہ کہڑی سارا اولیا اللہ ہوتی ہی کسکی یہانپہ رسائی

کوئی خالی نہ یہانسی گیا ہی دم مین کرتے ہی حاجت روائی

سنلے حبیب وہ در پر آوی ہوتی ہی قسمت مین جسکی بہلائی

۱۹۹ ۳

ٹھمری

معین الدین پیر چشتی اجمیری تم بڑے گریب نواجا
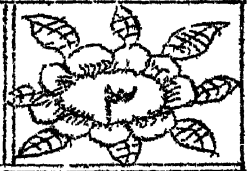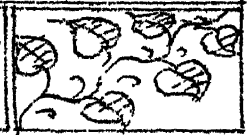
قطب دین اور گنجشکر موری کیجے مستکی کاجا

نظام دین محبوب الٰہی تم رکھیو موری لاجا

۲۰۰ ۴

ٹھمری پنجابی

تم آؤ میرے ڈھولن یار دی

بیاں پرت ہوں منتی کرت ہولن

میڈی لیلی توسانڈا کوئی نہیں دسلایا
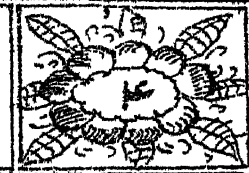
آس لگی ہے مینو تینڈی

تم بیگی کہیر یا لیؤ میڈی

میاں مجنوں یہ کہدا بہرداوی

سائیں گلاں مٹھیاں تینڈی

حبیب پیا نوں دل وچ رہندی

مبارکبادی

۲۰۱ ۶

سگر نئی کی مین ملہاری بنڑا بنی کو لی آیا مان

رنگ رنگیلا چھیل چھبیلا ہنس ہنس گروا لگایا مان

ایسے بنے پر ہیرا موتی واروں تن من دھن سب وارون ری

نیہا لگایا سد بسرایا نیناسے نینا لڑایا مان

سب مل دیو آؤ مبارکبادی چشت شہر مین مچی ہی شادی

نظام نگر کی آئی براتی پھولن سیج بچھایا مان
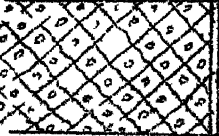
فخر کا نور سلیمان کا پیارا محمد علیشاہ راج ڈولارا

جس بنڑے کی حبیب دیوانی وو تو خیر آباد بسایا مان

۲۲ چانول چھڑنیکے گیت ۵
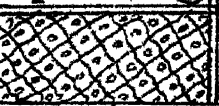
حافظ حافظ بول کے بہنا چانول مین کو ٹونگی

محمد علیشاہ پیر کے گہر سے نعمت مین لوٹون گی
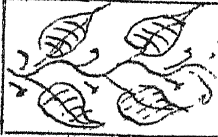
آؤ بہناں پہنو گہناں چشت شہر سے لائی ہون

نظام دین محبوب کا صدقہ فخر الدین سے پائی ہون

کنگی کونڈا بہو سا اوسکا ملاؤن نے پائی ہین

کوئی کٹائے چانول فقرا نبی کے در سے لائی ہون

سب سکہیاں مل چانول کوٹے اپنی اپنی باری ہے

نکی پکائی دیگ لیوے جو مرشد کی پیاری ہے
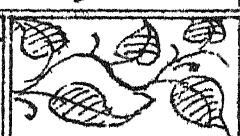
عشق کا موسل دلکی اوکلی وصل کے چانول مین پائی ہون

لچھمہ پوت سہاگ کا باندہے حبیب سہاگن کہلائی ہون

ایضاً

۵ — ۲۰۳
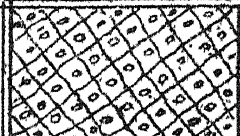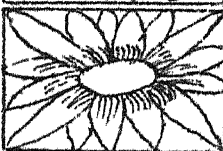
حافظ پیا کو سب جا دیکھی ہر ایک بستی اور بن مین

در مین حافظ گہر مین حافظ حافظ مورے آنگن مین
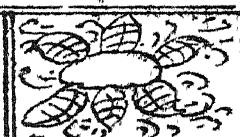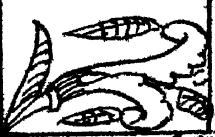
میرا پیارا مجھ مین آیا نفخت فیه سدحی سنایا

تن مین حافظ من مین حافظ حافظ موسے انکھن مین

ہر جا وہ ہی ہے موجود اوپر نیچے دیکھو کھوب

حافظ پورب پچھم مین حافظ اوتر دکھن مین

مکہ مدینہ جا کے آیا چشت کے گھر سے نعمت پایا

آکے خیر آباد بسایا جسکا شہرہ لاکھن مین

پیر سنگٹ سے سب کچھ پایا محمد علیشاہ نام دھرایا

حبیب کو اپنا داسی بنایا کون ہی ایسا جن مین

۲۴ دیگر ۵

چشت شہر مین دھوم مچی ہے دولہ دلہن کو لے آیا

دئی براتی مبارکبادی ہنس ہنس گروا لگایا

چشت شہر اجمیرن دہلی روپ بدلکی آپ ہی آیا

خواجہ حافظ محمد علیشاہ اپنا نام دہرایا

حسن وادامین یوسف ثانی ایسے لہن کون ہانی آیا

چار کھوٹ چودیس پہری مین تجہسا نظر مین نہ آیا

خواجہ سلیمان پیارا سڑا میرے رب سے مجکو ملایا

حوران پریان منجلا کے پہولن سیج بچھایا

اولیاء اللہ غوث و قطب سب تین مانگ بہرایا

عاشق نام حبیب کا رکھ کے اپنا داسی بنایا

۱۱ دیگر ۲۰۵

مجہی پیا کے دیس بہجیا مورے بابل
میری بیگی ڈولی لگا مورے بابل

چشت کے گہر جو دیا بالے پن مین
مری دہوم سے شادی مچا مورے بابل

نبڑا بدیسی جانت ہو جب — مجھی تو ہی نوکر کے دیا مورے بابل

اب نا رہون گی بابل تورے گھرین — مجھے خیرآباد پہنچا مورے بابل

پیا بن میکا چین نہین ہے — مجھے کوئی طرح سے ملا مورے بابل

والف بینہما کا منتر — کسی کامل سے پوچھہ سکا مورے بابل

حافظ بنے کو بلا مورے بابل — سیج پلنگ پہ بٹھا مورے بابل

کوئی ٹونا ٹامن جنتر منتر — مجھے پیا ملنکا بتا مورے بابل

موری حکومت مولا رکھے — سائین کے گھرمین سدا مورے بابل

بہت دنن پچ پیا گھر آ بیلو — باندہ بیٹی سے بٹھا مورے بابل

غزلیات فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف تاء فوقانی

۲۰۶ ۵

نگاہم از نگاہِ یار شد مست — دلم از دیدن دلدار شد مست

خرامان چون گذشت آن غارت ہوش — سر ہر کوچہ و بازار شد مست

ز بوی زلفِ عنبر بوی پرخم — اسیر الفتِ دلدار شد مست

ز چشمِ مستِ آن ساقیِ گلفام — چہ بیکش صوفی و دیندار شد مست

۲۰۷ ۹

کرم فرما مرا این نیست طاقت

حبیب از فرقت بسیار شد مست

نظام الدین نظام اہل دین است | که محبوب الٰہی بالیقین است

محمدؐ ابن احمد نام نامیست | بلا شک رحمة للعالمین است

چه سلطان المشائخ سرور دین | برائی خرقه پوشش حبل المتین است

به محشر گل بن شادی کند گل | درین غم بلبلت زار و حزین است

شهِ اصحاب تمکین اہل تلوین | ولا معشوق رب العالمین است

تعالی الله بدہلی روضهٔ پاک | که رشکِ آسمان فوق زمین است

شوم قربان آن قبر مطهر | که در دل آرزوئی من همین است

بحمد الله ز خلفائے طریقش | سلیمانِ زمان و فخرِ دین است

کار دیگر مرا چه کار آید — اشتیاق ست این که یار آید

موسم گل رسید اے بلبل — بے گل من چه خوش بہار آید

خال و زلف تو دانه و دام است — مرغ دلها باضطرار آید

یافتم جرعهٔ ز جام لبش — بر زبان شکر بار بار آید

آمدم بر درت محمدؐ علے — که نہال دلم ببار آید

فخر دین است اینکه بر قدمش — جان و ایمان اگر نثار آید

۶ — ۲۹

بیقرار است اے حبیب حبیب
جز در تو چسان قرار آید

بدانائے عالم که ہرگز نبود — تغیر از وجود تو دیگر وجود

ظہور من و شش جہت نام من — بہر جا نمازم بہر سو سجود

که خود دیر و کعبه مکان منست — ہمه جلوهٔ خویش کردم نمود

دلا غیر خود را چو دانی که نیست
اگر هستی خویش فانی کنی

درِ علم حق بر تو خواهد کشود
ترا جلوهٔ یار خواهد نمود
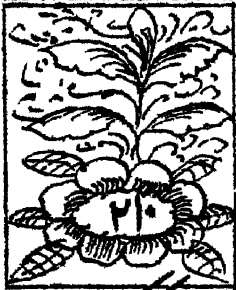
بدیر و حرم چون نشر دم قدم
حبیب او در آمد بچشم وجود

۲ — ۲۱۰

نبود و نبود و نبود و نبود
بغیر از وجود تو دیگر وجود

ظهور من و شش جهت شد علم
معمائے نغز این که دانا کشود

قبا گشت چون دامن غیرت
هما نا که از راز پرده کشود

اگر از وجود خودت بگذری
خدا را به بینی بچشم شهود

گهے جلوه در داد مجنون صفت
چو لیلی گہے عقل و دین در ربود

گہے قیس و فرہاد گشتم حبیب
که لیلی شده بس دل خود ربود

ردیف راء مهمله

فریادرس ما یادرس خواجه سلیمان دستگیر
جز تو ندارم هیچکس خواجه سلیمان دستگیر

تو دستگیر بیکسان تو چارۂ بیچارگان
فیض تو می خواهم هوس خواجه سلیمان دستگیر

این بنده پابند را جز درگهت مأمنی
در کار من لطف تو بس خواجه سلیمان دستگیر

ای ساقی اینجا یک قطره از بحر عطا
افشان برین ناچیز خس خواجه سلیمان دستگیر

ای تو سلیمان زمان من همچو مور ناتوان
رحمی بحالم یک نفس خواجه سلیمان دستگیر

ملک و ملک جن بشر وابستۂ فرمان تو
سیمرغ پیش تو مگس خواجه سلیمان دستگیر

حفظ شما در دو جهان حافظ شود در هر زمان
دارد حبیب این ملتمس خواجه سلیمان دستگیر

ردیف زاء معجمه

حضرت شیخ المشایخ خواجۂ بنده نواز
بر درت سجده کنان گویم بصد عجز و نیاز

دین و دنیا دولت و ایمان با عیش و سرور
کن عطا بہر خدا ای صاحب ناز و نیاز
رحم کن ای دستگیر اینجہان و آنجہان
کن کرم سید محمد حضرت گیسو دراز

۴

با این حبیب خستہ تن جان تباہ نامہ سیاہ
ورد قرآن زیادہ توفیق با روزہ نماز

۲۱۳

دلم محو جمال یار امروز
تنم مشتاق آن دلدار امروز
ہزاران مست صدہا بیقرار اند
ز چشم نرگسین بیمار امروز
بزم چشتیان ہر سو دویدم
شدم مست خمار یار امروز

۵

ترحم بر حبیب خستہ دل کن
طفیل حیدر کرار امروز

۲۱۴

ردیف شین

دوش از پیر خرابات بیامد در گوش

نو بہار آمد و گل چتر زد و بادہ بنوش
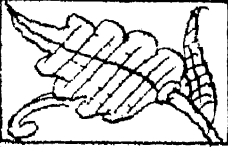
بادۂ الفت جانانہ اگر پیمائے

راز را از لب پیمانہ مکن گل کن گوش

نیستم قاضی و ہم محتسب و زہد پرست

ہان خراباتی و رندم نہ فقط بادہ نوش

گر بخواہی کہ بکف دامنِ شاہی آری

خرقۂ فقر بہ تن ساز بانگ نہی و نوش

لطف کن سوئے حبیب و زجفا شانہ مپیچ

یک نگاہِ تو ربودہ دل و دین دانش و ہوش

۲۱۵ ردیف لام ۱۰

نَبِیٌ کَرِیمٌ رَسُولٌ خَلِیلٌ

رَؤُفٌ رَحِیمٌ عَزِیزٌ جَلِیلٌ
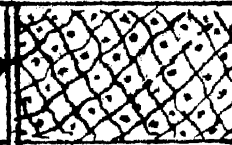
هُوَ اللهُ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الجَمَالُ
لِقَاءُ الخَلِيْلِ شِفَاءُ جَلِيْل

اگر مشکلی پیش آید ترا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ نِعْمَ الوَكِيْل

مرا نامِ پاک تو یا مصطفیٰ
کہ حصن حصین است وظفر جلیل

بغیر از وصال تو احوال من
مَرِيْضٌ مَرِيْضٌ عَلِيْلٌ عَلِيْل

دوای دل دردمندان توی
فَاِنِّيْ عَلِيْلٌ عَلِيْلٌ عَلِيْل

تو عین تجلی تو اظہار حق
تو صاحب جمالی تو حسن جمیل

تو انسان کامل بجمع صفات
فَاِنِّيْ غَرِيْبٌ رَذِيْلٌ ذَلِيْل

اگر تارک دو جہانت شوی
بگویم عَقِيْلٌ عَقِيْلٌ عَقِيْل

حبیبا بعشق محمد علے
فَاِنِّيْ قَتِيْلٌ قَتِيْلٌ قَتِيْل

۱۰ ردیف میم ۲۱۶

السلام ای تاجدار ملک وحدت السلام
السلام ای والی اقلیم کثرت السلام

السّلام ای مجمع کل انبیا و اولیا
السّلام ای مرجع کل اتقیا و اصفیا

السّلام ای دارو کل دردمندان السّلام
السّلام ای حاجت کل مستمندان السّلام

السّلام ای جملہ ازواج نبوت السّلام
السّلام ای آل و اصحاب رسالت السّلام

السّلام ای رحمت عالم برائے مرتضیٰ
رحم فرما از برائے فاطمہ خیر النساء

السّلام ای چار یاران نبوت السّلام
السّلام ای یار یاران رسالت السّلام

یا ابوبکر و عمر عثمان وحید السّلام
حضرت زین العبا باقر و جعفر السّلام

السّلام ای ساکنان شہر شبر السّلام
والصّلوٰۃ اللہ علیکم دائما ذاک المقام

صد سلام ای طبع روشن زندہ خاطر خفتگان
السلام ای شمع نور افشان بزم قدسیان

چشم را دریاد حسرت اشک ریزان میکنم
دل بسودائے سر زلفت پریشان میکنم
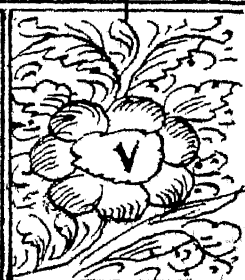
طاعت صد ساله ام یک گردش چشم پر بود ‏ ‏ ‏ نقد جان را نیز اکنون نذر ترکان میکنم

در خیال عارض گلرنگ آن سیب چمن ‏ ‏ ‏ سینهٔ پر داغ را رشک گلستان میکنم

نیست غم از داغهای سینه و سوز جگر ‏ ‏ ‏ گر ز باغ حسن وی یک گل بدامان میکنم

هر سحر گه از برای چاک کردن در جنون ‏ ‏ ‏ وام از یاران خود دیگر گریبان میکنم

خضر فرخ پی ندارد آه لطف از من دریغ ‏ ‏ ‏ مورم و قصد قدمبوس سلیمان میکنم

۶ ‏ ‏ ‏ ۲۱۸

مطمئن شو ای حبیب از شر دشمن نیست باک

شاه خیرآباد را من حرز ایمان میکنم

عشقت از ماه و سال میدارم ‏ ‏ ‏ آرزوی وصال میدارم

خرقه کن خرقهٔ جدائی را ‏ ‏ ‏ بی تو از بس ملال میدارم

کن مدد خواجه محمد علی ‏ ‏ ‏ بار عصیان کمال میدارم

تا فتد پرتوی ز عکس رخت ‏ ‏ ‏ دل سجنجل مثال میدارم

پر گناہم بہ بند صورت عفو | صورت انفعال میدارم

پیش لطف حبیب نیست مجال
گرچہ فکر محال میدارم

۵ — ۲۱۹

در آرزوی وصلت میگریم و میرقصم
وز جاذبۂ فرقت میگریم و میرقصم

در دائرۂ کثرت جز یار نمی بینم
وز جوش مئی وحدت میگریم و میرقصم

واللہ یکے دانم باللہ یکے خوانم
چون دیدہ بہر صورت میگریم و میرقصم

در کثرت ہو ہو مہ از وی نشدم غافل
نی نی سبب غفلت میگریم و میرقصم

با ساقی مہ روی حقا چو جیبا می
حقا کہ ازین فرحت میگریم و میرقصم

۶ — ۲۲۰

غریبم عاجزم مسکین گدایم
بنام چشتیان از دل فدایم

گہے تیمار دار درد مندم
گہے چون دردمندان می نمایم

گہے دریا گہے ساحل گہے موج — گہے سن وصل وگاہے جدایم

گہے در وجد حالت مست و مدہوش — گہے رقاصم وگہ مے سرایم

گہے حسن مقید گاہ مطلق — بشکل خود اسیرم مبتلایم

۷

گہے دل دادہ بیچارہ حلیم

گہے محبوب باناز و ادایم

۲۲۱

غلامِ خواجۂ بندہ نوازم — سگِ کوئے شہِ گیسو درازم

گہے در بتکدہ چون بت پرستم — گہے در کعبہ دربند نمازم

گہ ابن الوقتم وگاہی ابوالوقت — باوصاف جمال خویش نازم

گہے در میکدہ ہستم سیہ مست — گہے رندم گہے از پاکبازم

گہے در کسوت صورت پرستان — گہے معنی شناس و سرفرازم

گہے باران گہے ابرم گہی برق — گہے طوفان گہے اندر جہازم

گہے دریا گہے ساحل گہے موج
گہے در وجد و حالت مست و مدہوش
گہے حسن مقید گاہ مطلق

گہے مستِ وصل و گاہے جدایم
گہے رقاصم و گہ مے سرایم
بشکل خود اسیرم مبتلایم

۷

گہے دل دادہ بیچارہ حلیم
گہے محبوب با ناز و ادایم

۲۲۱

غلامِ خواجۂ بندہ نوازم
گہے در بتکدہ چون بت پرستم
گہ ابن الوقتم و گاہی ابو الوقت
گہے در میکدہ ہستم سیہ مست
گہے در کسوت صورت پرستان
گہے باران گہے ابرم گہی برق

سگ کوئے شہِ گیسو درازم
گہے در کعبہ در بند نمازم
باوصاف جمال خویش نازم
گہے رندم گہے از پاکبازم
گہے معنی شناس و سرفرازم
گہے طوفان گہے اندر جہازم

ید الله فوق ایدیهم بر و سر | که زیر دست پیران هست وستم

۷ — ۲۲۴

حبیب الکل فی الکلیست ثابت
همه اسرار حق در خویش جستم

رسیده کاسهٔ پیری می بدستم | ازان رو جام رسوائی شکستم

ازان روزی که در دل عشق آمد | بغیر از قاصدی نامه فرستم

کشیدم سجده پیش طاق ابرو | بیاد کعبه رو احرام بستم

بدست ساقی کن جرعهٔ خوردم | من آن مستم که از روز الستم

همه عالم گواه هستی اوست | وگر لب وا کنم من نیز هستم

زدو غط اهل کسوت بخیه بر لب | زدم از فکر این و آن برستم

۶ — ۲۲۵
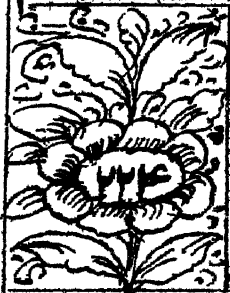
حبیب از اولین پابند عشقم
مسلمان نیستم نے بت پرستم

بندِ خودش از همه بگسیختم | در سرِ زلفِ تو دل آویختم

شیردلان سخت فرومانده اند | لاف ز عشقت چه زنم کیستم

خلعتِ هستی تو در بر رسید | فاش بگویم که ازان زیستم

تخمِ هوائے تو بکشت دلش | از تهِ دل روزِ ازل ریختم

جز بوجودِ تو وجودی کراست | هست چگویم که خودش نیستم

۷ — ۲۲۶

کف بگریبانِ وصالش زدم
رشتهٔ حبیب از همه بگسیختم

ای شاه عالم جانِ من در عشق تو دیوانه ام
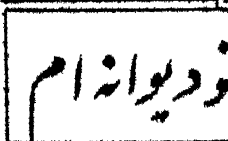
گاهے نظر بر من فگن در عشق تو دیوانه ام

عاشق شدم بر روے تو افتاده ام در کوے تو
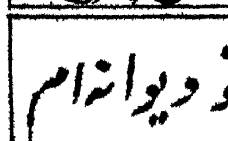
بگذاشته حبّ الوطن در عشق تو دیوانه ام

مصحف رخ نیکوی تو طاق حرم ابروی تو

نظاره ات سیر چمن در عشق تو دیوانه ام

ای جان من جانان من در دل بیا سلطان من

خالیست بی تو انجمن در عشق تو دیوانه ام

من در فراقت چون شدم دیوانه و مجنون شدم
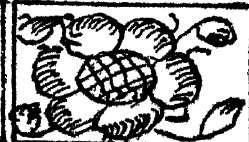
صد پاره دارم پیرهن در عشق تو دیوانه ام

رویت چو گل اندر چمن و آن قامتت سرو روان
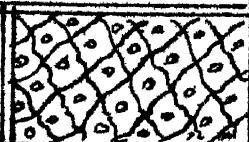
مانند بلبل ناله زن در عشق تو دیوانه ام

گفت آن طبیب جان بگو درد دیگه داری در نهان

گفتا حبیب خسته تن در عشق تو دیوانه ام

ماه[٩] در طشت آب می بینیم | بحر را در حباب می بینیم[۲۲۷]

هست چون یار ماست هر جائی | عاشقان بے حساب می بینم

چون یکی گشت خواب و بیداری | همه در عین خواب می بینم

چون بهر ذرهٔ نظر کردم | شاهد بے نقاب می بینم

آفتاب حقیقت احدے | همه جا بے حجاب می بینم

عاشقان جمال مطلق را | سینه مثل کباب مے بینم

صوفی و مطرب و غزلخوان را | هان بچنگ و رباب می بینم

مفتخر شو بحبّ آل نبی | کاندرین فتح باب می بینم

عشق و عاشق محبّ و حبّ حبیب
در سوال و جواب می بینم

روی خوشت دیدم و نگریستم | هان دل خود را بتو آویختم

دعوهٔ عشقت چه زنم چیستم | کیستم و کیستم و کیستم

گوش چو گردید بسویم نگار
بود نه در رشتهٔ مریم مسیح
گرد سرایت اثر زندگیت
تخم محبت بزمین دلم
جز بوجود تو کسی نیست نیست

نقش بدیوار شدم شیفتم
دست بدامانِ تو آویختم
زیستم و زیستم و زیستم
ریختم و ریختم و ریختم
نیستم و نیستم و نیستم

۶

گرد چو نظارهٔ بروے حبیب
شیفتم و شیفتم و شیفتم

۲۲۹
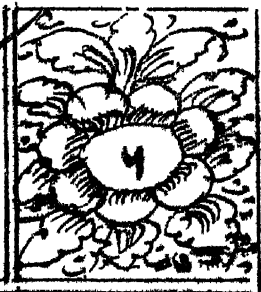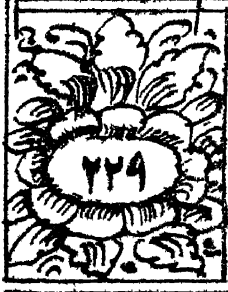
اگرچه ساقیا من دلق پوشم
نه قاضیم نا مفتیم نه عالم
حدیث حسن حافظ را چه پرسی
مبره هیبت تقید و اضافات

بده جامی که تا خرقه فروشم
خراباتِ جهانم میفروشم
بیک نظاره اش گم کرده هوشم
خداوندی که او آورده جوشم

که الفقر اذا تم هو الله | صدا از غیب این آمد بگوشم

مددُ العشقِ فی حالِ حبیبِ

فانظر حسبةً لله خروشم

ردیف نون

در دلم کوئے اوست خانه نشین | رو تو فردوس برکرانه نشین

دلبر ما بدلبرئے همه | در دل ماست دلبرانه نشین

سالها بے تو آفتاب خورم | مهر کن ماه یک زمانه نشین

اے سلیمان فخر انس و جان | دل بدرگاه تست خانه نشین

محفل عاشقی است ای ساقی | پرده بردار و دلبرانه نشین

تار بند خودی شوی آزاد | بردرِ یار بیخودانه نشین

برو رحافظ آئی بنده صفت | بعد ازان خیز و خواجگانه نشین

۶ — ۲۳۱

چون خدا امید بہ حبیب ترا
بزل در ساز و شادمانہ نشین

ہست محبوب خدا فخر الدین — درۃ التاج ولا فخر الدین
از یدت شان ید اللہ ظاہر — دستِ تو دستِ خدا فخر الدین
من کہ آلودۂ عصیان ہستم — رحم کن بہر خدا فخر الدین
متصف با ہمہ اوصاف الہ — بخدا شان خدا فخر الدین
سر زد از ہمت عالی یکسر — ہست اللہ نما فخر الدین

۱۲ — ۲۳۲

نظرے کن بہ حبیب نالان
خبر تو کس نیست مرا فخر الدین

سید الاولیا معین الدین — سند الاصفیا معین الدین
جانشین جناب پیغمبر — خلف مرتضیٰ معین الدین

نام پاک تو حرز جان منست — درد دل را دوا معین الدین
بادشاہِ زمان و اہل زمین — سرورِ اصفیا معین الدین
از غم ہند و کاہش و رنجش — ساز ما را رہا معین الدین
تاج عرفان گدائے را بخشی — یا حبیبِ خدا معین الدین
بدرت عاشقانہ پا کوبم — شد دلم مبتلا معین الدین
کن بحق محمد عربی — یک نظر سوئے ما معین الدین
فخریان یافتہ خدا از تو — یافتم از خدا معین الدین
ہست ہند الولی عطائے رسول — نامِ پاکِ تو یا معین الدین
نیست اندوہ و غم مریدان را — اے معین جزا معین الدین
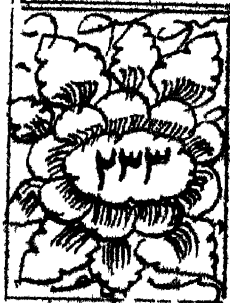
چارۂ این حبیب بیچارہ
ساز بہر خدا معین الدین

یا معین الدین چشتی بادشاه صوفیان	سالک راه طریقت هادی کل گمرهان
خود توئی کعبه توئی قبله توئی قبله نما	خود توئی حاجی مطوف سجده گاه عارفان
خود توئی عاشق توئی معشوق محبوب خدا	خود توئی رشک گلستان خوج و توئی باغ جنان
خود توئی انسان کامل جامع جمله صفات	خود توئی نور و تجلی گشته پنهان و عیان
خود توئی معشوق یزدان ازانکه حق داده خطاب	در جبین پاک تو هذا حبیب الله عیان
یا فتی قطب المشایخ خوش خطاب از مصطفی	مرکز پرکار وحدت خلوتی لامکان
خود توئی ابن علی یا خواجه سید الولی	یک نظر سوی گدا کن والی هندوستان
خواجه عثمان هرونی گفتا ترا غیب فقیر	فخر گر بر فقر داری میسزد غوث زمان

آن آفتاب حسن بایوان برآمده — نی نی مسیح زطوطی پران برآمده

انگیخ مختفی بظهور جمال خویش — آن واجب الوجود بامکان برآمده

ای فخر دین محب نبی چون شدی عیان — کز جلوهٔ تو نور سلیمان برآمده

شان محمد است جلی نام پاک تو — حقا که حق بصورت انسان برآمده

٨

گاهی حبیب خسته و گاهی طبیب دل
گه خضر و گاه موسی عمران برآمده

٢٣٥

شوریدگان حضرت چشتیم آه آه — دیوانگان اهل بهشتیم آه آه

کردیم یاد و ورد دل خود صد هزار بار — بی قید پیک نامه نوشتیم آه آه

هر دم طواف کعبهٔ ابروی او کنیم — ما روزه و نماز بهشتیم آه آه

کردیم آه و ناله و زد جوش بحر اشک — ما آب و گل ز عشق سرشتیم آه آه

جنت وصال یار جهنم فراق اوست — وز آتش فراق بکشتیم آه آه

مارا بزہد و تقوی و طاعات نیست کار
در یاد او ز جملہ گذشتیم آہ آہ

سوز و گداز و عشق و محبت بذوق و شوق
اندر زمین دل ہمہ کشتیم آہ آہ

گاہ حبیب خویش نگفتی دعا سلام
اے صد ہزار نامہ نوشتیم آہ آہ

٥ ٢٣٦

ردیف یای تحتانی

بت من بی نیازی جان گذازی
کہ مے آید نظر ہر دم نیازی

کنم سجدہ میان طاق ابرو
درین مسجد ادا کردم نمازی

رخت چون ماہتاب و مہر طلعت
قیامت قامتی فتنہ طرازی
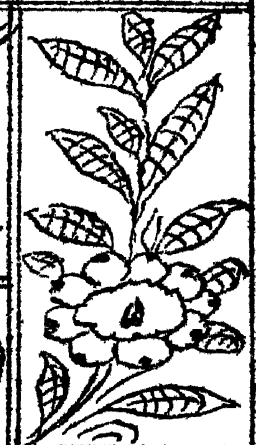
بت نکتہ نوازی نکتہ چینی
کہ حسنش دل فریبی جان گذازی

٧ ٢٣٧

حبیبم لیکہ در عشقت اسیرم
بنام آن خدائے کارسازے

ختم مرسل محمدؐ عربی — ابطحی ہاشمی و مطلبی

گفت خالق ترا رؤف و رحیم — رحمة العالمین چہ خوش لقبی

چون نہ نازیم ما سیہ کاران — شافع روز حشر بی سببی

نام پاک تو حرز اہل یقین — دافع الہم رافع الکربی

گفت حق از برائے امت تو — سبقت رحمتی علی غضبی

از عبادات سالہا اولیٰ است — گر ببیندے یکی ز بے ادبی

اے قاصد و نامہ نے پیامے — قربان تغافلم کہ داری

ارنی تو مگو کہ لن ترانی — کی تاب جمال یار داری

مرہم نہ نہی چو بر دلِ من — بیچارہ دلم چرا فگاری

ما سجدہ کنیم پیش آن بت — زاہد تو نماز اگر گذاری

حال دل خستہ چون دہم شرح — خون شد دل من بانتظاری

جانا نہ بیا کہ جان بلب شد — در ہجر تو گل شدست خواری
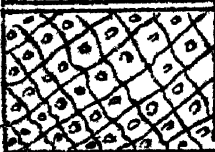
شاہ ولایت بحر ہدایت فخر کرامت لحمک لحمی

آن خم ابرو دیدہ جادو چہرۂ گل رو بینم یارب

شوق لقاک روحی فداک ارحم حسنی خیرآبادی

ہجر تو ایجان سوختہ جانم وصل تو بخشد آب حیاتم

نحن مریض انت طبیبی نحن غریب انت نصیری
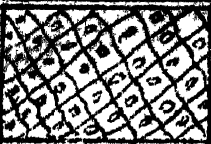
با دل نالان دیدۂ گریان در سر تو سر گردانم

نحن حبیب انت محبی کیف بحالی انت نصیری

حضرت قطب المشایخ خواجہ بندہ الولی
شیر صحرائی طریقت شاہ باز معرفت
انتسابش قربت با مرتضی شد متصل
ذکر میگویند حماد ذاکران ہر صبح و شام

فاش میگویم تو ئی ابن علی ابن علی
فی الحقیقت تو شبیہ شہسوار دلدلی
وصف پاکت می سزد گویم اگر نادعلی
بر درت سر خفی اخفی و قلبی و جلی

ہر کہ از چشتی کند بیعت بہشتی میشود
شد حبیب خستہ را اینک ندا از ہر ولی

مخمسات فارسی

۲۶ ۵

عشق تو رہنمائے حریم جمال تست
بعد از فنائے خویش کہ این غنچہ میشگفت

دردی کہ داد دولت دایم بدست معرفت
چو روح در نظارۂ فنا گشت این بگفت

نظارۂ جمال خدا جز خدا نکرد

خمسہ

۲۴۲ ۵

در یاد تو مستان ازل مدہوشند
از عاقبت کار ہمہ بیہوشند

چون بادہ ز مستی تو ہر دم جوشند
ما میکوشیم و دیگران میکوشند

تا بخت کرا بود کرا خواہد دوست

مخمس

سیدی مرشدی و مولائی
کہ بہ حسن و جمال یکتائی
برمن خستہ رحم فرمائی
اے بسا شیر گان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا داروست

ہے بہت دل پہ میرے رنج و تعب
جلد پورا کرو میرا مطلب
کیجیئے حاصل مرادین میری سب
اے بسا شیرگان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا داروست

اندنون ہون فقیر ذلیل و خوار و حزین
اور پریشان حال و دل غمگین
سیرا تیری سوا اُٹھ کوئی نہیں
اے بسا شیرگان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا داروست

یا محمد علی امام زمان
تیرا در چھوڑ کر مین جاؤن کہان

میرے اس درد کی کرو درمان
ای بسا شیر گان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

رحم کر مجھپہ ابن بنت رسول
ہے ہند الولی عطائے رسول

عرض حاجت غلام کی ہو قبول
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

تم بلاشک نبی کے نائب ہو
ہو معین فریاد داد کو پہونچو

دور سب دشمنونکو میری کرو
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

مین پریشان ہون شیخ حاضر باش
سخت حیران ہون شیخ حاضر باش

سینہ بریان ہون شیخ حاضر باش
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

در پڑی کی میرے رکھو اب شرم
شاہ تاکے یہ مجھ پہ ظلم و ستم

دو جہان سے کرو مجھے بے غم
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا دار دست

عاجز و ناتوان و خستہ حبیب
ایسے بیمار کی تمہی ہو طبیب

تیرے در کا غلام ہر وہ غریب
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

اب عدو کر رہا ہے ظلم و ستم
دور کر میرے سب درد و الم

تیرے بندہ پہ مرشدِ عالم
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

رباعیاتِ فارسی

انت سید انت حافظ انت پیر | انت یا شیخ المشایخ دستگیر
انت مولائی ندارم ماسواک | جز در پاک تو یار و شنضیر

رباعی

۲   ۲۴۵

ای امام دو جہان حضرت حیدر مددے | نائب مملکت ختم پیمبر مددے
عاجز و بندہ و مسکینت حبیب کمتر | بہر اصغر مددے واز پے اکبر مددے

رباعی

۲   ۲۴۶

الٰہی مصطفے بابا مدد کن | جناب مرتضے بابا مدد کن
بحالِ این حبیب دل شکستہ | بیا بہرِ خدا بابا مدد کن

رباعی

۲   ۲۴۷

ایحافظ ہادی حق آگاہ مددے | وی وارث مرشدان فریجاہ مددے
برحال حبیب ناتوان و خستہ | للہ مددے شئ للہ مددے

رباعی ۲۴۸

کجا رفیق کجا همدمی کجا خویشی — که در طریق ادب کس ندارد اندیشی
نگرد گاه نگاهی صنم بزاری او — خطا چه کرد حبیب کمینه دلریشی

رباعی ۲۴۹
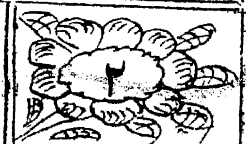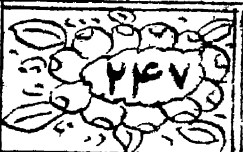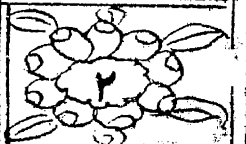
علی شیر خدا با ما مدد کن — جناب مرتضیٰ با ما مدد کن
همین گوید حبیب ناتوانان — علی موسیٰ رضا با ما مدد کن
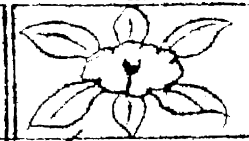
رباعی ۲۵۰
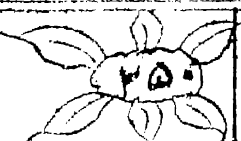
از رخ نقاب بر کن یعنی ترا ببینم — سویم نگاه افگن یعنی ترا ببینم
ای شیخ هر دو عالم بر گور من چو آئی — تا دیست بعد مردن یعنی ترا ببینم

رباعی ۲۵۱
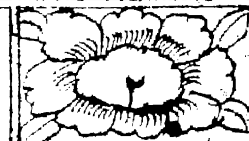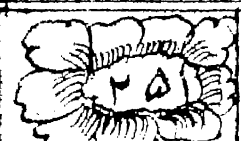
ای راه نما بحر خدا راه نما — راهی بنما چونکه توئی راه نما

تا کے این حبیبِ دل گمراه بنالد	عالم همه گویند ترا راه نما

۲ **رباعی** ۲۵۲

واقف اسرار شیخی رهنمای طالبان	در جهان کس نیست جانا چون محمد چون علی
حال خود را با که گویم با که گویم حالِ خود	داشتم ملجا و ماوا چون محمد چون علی

۲ **اشعار** ۲۵۳

إِنِّي حَبِيبٌ مَا لِي سِوَاكَ	يَا شَيْخِ أَعْظَمُ رُوحِي فِدَاكَ
أُنْظُرْ إِلَيْنَا فِي كُلِّ وَقْتٍ	إِرْحَمْ عَلَيْنَا فِي كُلِّ حَالٍ

۱ **شعر** ۲۵۴

ما پیر خدا و مصطفی را	دانیم یکی نه فرق اصلا

شعر ۲۵۵

هر چه که می بنگرم در نظرم هست دوست	نیست کسی غیر حق فاش بگو دوست او

۲۵۶ شعر ۱

ہفتاد و ہفت سال و دہ ماہ و نہ روز | سن شریف خواجہ محمد علی ستاین

۲۵۷ شعر ۱

ایکہ فرزند جناب مرتضیٰ مولا توئی | یا معین الدین چشتی سرورا اعلیٰ توئی

۲۵۸ شعر ۱

ای شیخ ہر دو عالم نظرے کنی بحالم | من ذرہ کمینہ تو نور کبریائی

۲۵۹ شعر ۱

جانم ز دود بیاد دیدہ بزیر پایت | بر دلم شور لب خندہ بسر سودایت

۲۶۰ شعر ۱

دنیا نخواہم از تو نہ عقبیٰ طلبم | اے یار خدا از تو ترا می طلبم

شعر

چشم رحمت بکشا کن نظرے شاہانہ
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود دیوانہ

شعر

حبیبا بہر سود دیدم بسے
ندیدم بغیر از تو دیگر کسے

تمت

در مطبع مخدومی المرتضوی واقع بندر بمبئی درماہ
صفر المظفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری النبوی
صلے اللہ علیہ وسلم طبع شد۔